



UNIVERSITY OF KASHMIR
LIBRARY

56675

UNIVERSITY OF KASHMIR
Acc. No. 56675
Author.....
Title.....

X

56675

(1352)

[illegible]

Date.....

J. & K. UNIVERSITY LIBRARY

This book should be returned on or before the last stamped above. An overdue charges of 6 nP. will be levied for each day. The book is kept beyond that day.



MOONIS BOOK DEPOT
BUDAUN. U. P. (INDIA)

۱۱۴
۱۱۴

~~۱۹۱۵۲۳۴~~
۱۵۱۱۴

MIR

SHMIR

کتابخانه تجارتی نامی پریس لکھنؤ میں ہر علم و فن کی کتابیں بسن و فو بیچتی ہیں اور غرض فروخت ہو جود ہی ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّىْ عَلَى رَسُوْلِكَ الْكَرِيمِ

شعاع

رُفَعَاءِ عَنَاءِ

بہت نام حاجی حافظ خواجہ قطب الدین احمد پریس

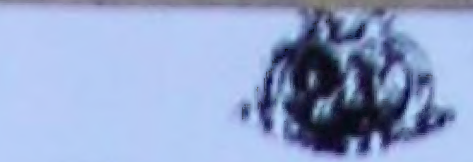
نامی پریس لکھنؤ میں چھپا

طبع
مذاختگر

J. & K. UNIVERSITY LIB
Acc. No. 56675
Date 23.3.65

SI 01

RG1



Allama Iqbal Library



56675

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حمد و سجد کے لائق وہ خالق کون و مکان ہر کہ جس کے قبضہ قدرت میں تمام عالم کی
ہر اور درود نامہ محدود اس سرور کائنات پر شایان ہر کہ جس کا نور باعث ظهور جان ہر
خدا و نعت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم کے خاکسار ازلی بند محمد عنایت علی
بیٹا محمد گلاب خان کا پوتا محمد سکندر خان کا ساکن قصبہ کلا نور محلہ جین خان ضلع روہتنگہ
مکشرمی ملی خدمتین ناظرین پر تکمیل کے عرض کیا کہ اس حقیر نے سن ۱۳۰۳ ہجری میں
عنایت علی تصنیف کر کے پانچ سو جلدیں چھپوائیں شایقین کی حسن قدر وانی سے وہ
دست بدست اسی فروخت ہوئیں کہ ایک جلد تک باقی نہ رہی جب انشا ہر غیر و کبیر کی مرغوب الطبع
ہو کے مطابع میں چھپ کے کثرت سے لکھے گئے تباہ حقیر کو یہ خیال ہوا کہ ایک کتاب بطرز سوال
و جواب روز زبان میں بھی ایسی سلیس لکھی جائے کہ جس سے طالب علموں کو خطوں کی گفٹ پر
من نہایت آسانی ہو اور بعد مرگ مانہ میں بطور یاد گار اپنی نشانی رہے چنانچہ سن ۱۳۰۴
چند رقعات اوراق سفید کو سیاہ کر کے نام اس کا رقعات عنایت علی رکھا
غیر عام و نافع نام فرما دی اگر مقتضای شہرت کوئی غلطی واقع ہوئی ہو تو اس سے ناظرین

حق گزین اس مولف کو معاف فرما کے اصلاح دین اور جو صاحب اس کے پڑھنے سے
فائدہ اٹھائیں اس عاصی کے حق میں دعا خیر فرمائیں نظم

بفضل خدا و طفیل رسول اسے جو پڑھے جلد ہو پرمتسیر اور اس روزمرہ کا چر چار ہی میں رقعات آئیں نہایت سلیس نہ اپنے سخن پر مجھے ناز ہے جو ہوں حق گزین اس کے پڑھنے کی شاد	خلائق کی نظروں میں ہو یہ قبول رہے تا قیامت یہ ہر دل عزیز شغل اس کا ہر وقت ہر جا رہی ہے طلبائے اردو کی گویا آئیں یہ عاصی دے عرض پر داز دعا خیر سے مجھ کو فرمائیں یاد
--	--

اور یہ کتاب سات فصلوں پر مرتب ہوئی پہلی فصل میں ہر ایک کے القاب وادب
لکھنے کے طریقہ دوسری فصل میں سوال و جواب چھوٹوں اور بڑوں کے
تیسری فصل میں سوال و جواب برابر والوں کے چوتھی فصل میں تنہا کے خطوط
پانچویں فصل میں تعزیت کے خطوط چھٹی فصل میں طریقہ تحریر عرائض پر نوٹ یعنی
رقعہ عند الطلب۔ متکے سید و فارغ خطی رہن نامہ۔ بیع بالوفہ بیع نامہ۔ بیہ نامہ۔ مملکت نامہ
وصیت نامہ۔ اقرار نامہ۔ نکاح نامہ۔ طلاق نامہ۔ حاضر ضامن نامہ۔ ضامن نامہ۔ ضامن نامہ۔ مختار نامہ۔ عام۔ وکالت نامہ۔ امانت نامہ۔ سرخط پٹہ۔ اراضی نامہ۔ تقسیم نامہ۔ اقرار نامہ۔ ثالثی یعنی
پنجائست نامہ۔ شجرہ نسب نامہ۔ سالوین فصل میں ذکر خاتمہ کتاب پوشیدہ نہ رہے کہ اول
مرتبہ یہ کتاب سرسری طور پر مین نے لکھ کر چھپوادی تھی ۱۳۰۹ ہجری میں بافرازش چند
رقعات بعد نظر ثانی درست کر کے پھر چھپوائی

پہلی فصل میں ہر ایک کے القاب وادب کے لکھنے کے طریقہ
چونکہ اس وقت کے فصحا و عقلا بڑے بڑے القاب وادب لکھنا پسند نہیں کرتے لہذا مختصر لکھے گئے

تصریح مراتب

مضمون القاب آداب

باپ کو یہ لکھے

میرے والد ماجد مدظلہ العالی تسلیمات خادمانہ و کورنشات
فرزندانہ بجالائے عرض پرداز ہے۔

مان کو یہ لکھے

والدہ ماجدہ میری مدظلمہ بعد ادائے آداب فرزند
دست بستہ عرض رسا ہے۔

بیٹے کو یہ لکھے

فرزند و بلند اطال اللہ عمرہ بعد دعای عمر حضری و طالع سکندر فیاض

دادا زانا چچا خالو پوپا
مامون خسر کو یہ لکھےمکرم معظم بندہ دام اقبالہ شرائط تسلیمات نیازمندانہ و قواعد
کورنشات فدویانہ بجالائے عرض پرداز ہے۔دادی نانی چچی خالو پوپا
مانی خوشدامن کو یہ لکھےمکرمہ معظمہ میری دام عظمتہا بعد ابلاغ تسلیم و تقیم کہ ریحہ سعادت
دارین ہے عرض کرتا ہے۔بھتیجا بھانجا پوتا نواسا
داماد کو یہ لکھےبرخوردار سعادت آثار طول عمرہ بعد دعائے حصول سعادت
ابدی مطالعہ کرو۔حقیقی و مجازی بڑے
بھائی کو یہ لکھےاشرف الاخوان امیدگاہ برادران مدظلمہ بتلیغ مراسم تسلیم
بعد متمسک ہےحقیقی و مجازی بڑی بھانج
کو یہ لکھےرونق بخش دولت خانہ انجی جناب بھوج صاحبہ ام الطافہ
کورنشات نیازمندانہ کے بعد یہ التماس ہے۔

حقیقی بڑی بہن کو یہ لکھے

ہمیشہ صاحبہ پرورش فرما برادران سلما الرحمن بعد تقدیم شرائط نیازمندانہ

مجازی بڑی بہن کو یہ لکھو

خواہر حنا توجہ فرمائی برحال برادران سلما بعد تقدیم لوازم تقیم متمسک ہے

حقیقی و مجازی چھوٹی بھائی
کو یہ لکھے

عزیز القدر گرامی منش سلمہ بعد دعائے خیر اتما مدعا یہ ہے۔

حقیقی چھوٹی بہن کو یہ لکھو

میری ہمیشہ صغیرہ جیتی رہو دعائے و رازی عمر کے بعد معلوم کرو۔

تصریح مراتب

مضامین القاب و آداب

بجاری جھوٹی بہن کو یہ لکھے	میری عزیزہ عصمت پناہی ہمیشہ حفاظت الہی میں رہو۔ بعدد عا طول حیات واضح ہو
بیٹی بھتیجی۔ پوتی نواسی بھانجی شاکر دانی کو یہ لکھو	نور چشمی احسان جانی ہمیشہ حمایت سبحانی میں رہو بعد ادعیہ و افیہ معلوم ہو۔
شوہر کو یہ لکھے	تسکین بخش خاطر بقیر اسلم اللہ الغفار۔ بعد اشتیاق مواصلت و آرزوئے مکالمات ملتئم ہوں۔
بیوی کو یہ لکھے	محرم راز مونس و مساز زاد مجتہد۔ بعد شوق ملاقات جسمانی کہ موجب لذت زندگانی ہے مدعا نگار ہوں۔
استاد کو یہ لکھے	قبلہ خدا نگان قدر دان تلمیذ ان دام فیضہ۔ یہ خیر طلب کتاب ادب میں مؤدب بیٹھکر سبق مدعا پڑھتا ہے۔
شاگرد کو یہ لکھے	تلمیذ عزیز سرا پا تلمیذ زاد اللہ علہ و نہرہ پسرانہ و عالی ترقی فہم و کاملاً
مولوی کو یہ لکھے	جناب مولوی صاحب فضائل اب فیض انتساب دام فیضہ۔ مدرسہ عقیدت و عبودیت میں بزاوئے ادب بیٹھکر کتاب مطلب کا درس کرتا ہے
سیر کو یہ لکھے	پیر و شنفیہ سیر الہی القدرہ شریک التسلیمات مریدانہ و قواعد کور نشات معتقدانہ بحالاکے عرض رسا ہے
مرید کو یہ لکھے	کامل الانقیاد وائق الاعتقاد ہمیشہ راہ رضا پر رہو بعد عمار حصول مقاصد کو میں معلوم کرو
قاضی و مفتی کو یہ لکھے	فرازندہ راست شریعت و مروج احکام فتوت ام عظمیہ بعد سلام سنت الاسلام کہ طریقہ اہل اسلام پر واضح رہے عالی ہوں

لیکھ کر مراتب

مضمون القاب آداب

حکیم کو یہ لکھے

حکیم صاحب مسیح دوران سلامت۔ آپ کی ملاقات کو قوت
روح سمجھ کر عارض حال ہوں

سید کو یہ لکھے

جناب میر صاحب زبدہ سادات و ستودہ حنات عم نوالہ۔
آداب و نیاز کے بعد گزارش کرتا ہوں۔

شیخ کو یہ لکھے

معدن لطف و کرم جناب شیخ صاحب زاد کرمہ۔
بعد ادائے مراسم اشتیاق ملتزم ہوں۔

مغل کو یہ لکھے

جناب مرزا صاحب جمع مکارم اخلاق زاد لطفہ۔
بعد آرزو سے ملاقات واضح رائے شریف ہو۔

پٹھان کو یہ لکھے

خان صاحب جمع خوبہائے بیکران و مصداق بے پایاں
دام اخلاقم۔ بعد تبلیغ ہدیہ سلام منظر مدعا ہوں

برابر والے کو یہ لکھے

مشفق شفیق رفیق بالتحقیق زاد اشفاق لیس از سلام علیک طراز ہوں

مخدوم یعنی آقا کو یہ لکھے

میرے ولی نہی دام اقبالہ و افضالہ سیر تسلیم عجز کی خاک پر رکھ کر
عرض کرتا ہوں

خادم کو یہ لکھے

معتذر الخدمت مستحق فلان کو معلوم ہو۔

نواب کو یہ لکھے

جناب نواب صاحب فیض آداب علی القاب ام اقبالہ
نہایت عجز و آداب کے دست بردار خادم والا میں عرض سہا ہے۔

حاکم مقتدر کو یہ لکھے

غریب پرور سلامت

وزیر خیر الکیں

بعض عرض عالی متعالی۔

پہنچاتا ہے

کو یہ لکھے

حضرت ظل اللہ

خداوند ملکہ و دولت

بادشاہ کو یہ لکھے

دوسری فصل میں سوال و جواب چوٹوں اور بڑوں کے

سوال - اے میرے سرایہ زندگی مان باپ کیسے کیسے پیار و محبت سے اولاد کو پرورش کرتے ہیں اسکی پرورش و تعلیم میں کیسی کیسی تکلیف اٹھاتے ہیں اور پر اٹھاتے ہیں تو اولاد کو بھی لازم ہے کہ مان باپ کو اپنی اطاعت گزار کی خوشی کو کیونکہ لڑکے کو صرف اسی واسطے پرورش کرتے ہیں اور تعلیم دلاتے ہیں کہ وقت ضعیفی میں اس سے آرام ملے مگر ابتداء سے ملازمت سے اس وقت تک ایک کوری خرچ کی تمہیں بھی بدون خرچ جیسی ہم پر تکلیف گذر رہی ہے لائق تحریر نہیں العافل تکفیه الاشارة فقط

جواب - میرے والد ماجد ظلہ العالی نامہ والا صادر ہوا معزز فرمایا واقعہ خدا و رسول کے بعد بزرگان باپ ہیں کیونکہ سبب تمام سامان ظاہری کے ہو ہی ہیں انکا ادب و لحاظ سچے دل سے کرے جہاں تک ہو سکے ان کی خدمت گزار کی و فرمانبرداری میں قصور نہ کرے جسقدر انکی خدمت کرے اپنا احسان نہ دھربلکہ شرم کرے کہ انکا حق زیادہ ہے چونکہ حالت موجودہ سے پہلے بوجہ قلیل تنخواہ خرچ بیچنے سے فدوی قاصر تھا اب نیکو خرچ بیچنے میں غفلت نہ کریگا مبلغ دو سو روپیہ بذریعہ منی آرڈر مرسل ہیں ڈاکخانہ کلانور کو وصول فرما کر رسید سے سرفراز فرمائیے گا۔ فقط

سوال - بر خورد از بخیر از حال پدر خط لکھتے لکھتے ہاتھ تھکے قلم گھسا کر تمہاری عقل یہ کیسا پردہ غفلت پڑ گیا کہ نہ خرچ بھیجا اور نہ خطوں کا جواب لکھا شاید باش جزا الہی چاہیو دانائی اسی کا نام ہے بھلا مان باپ کے کیا کام ہے یہ نہیں سمجھتے کہ جسے خدمت والدین کی جنت مولیٰ الجنت تحت اقدام امہاتکم یعنی جنت نیچے قدم والدین تمہارے کے ہیں کچھ تمہارا شکوہ نہیں زمانہ کی یہ خوبی ہے تیرے عین صدی کی خوش اسلوبی جو میں نے چاہا تھا کہ اب تم کو خط نہ لکھوں لیکن تمہارا سادہ دل کہان سے لاؤں ہمارا حال دیکھ کر دشمن کو خوشی دست کو

جواب جناب قبلہ گاہی صاحب دام ظلہ فدوی سے ایک کاغذ میں سہواً غلطی ہو گئی تھی اسکی جواب ہی میں چار ہفتے تک پریشان رہا لیکن فصل آگے سے حاکم منصف کی رائے میں وہ قصور عداوت ثابت نہ ہوا معاف کر دیا اسوجہ سے ارسال خرچ میں توقف ہوا شریعت و انار دار عدالت بذراجمہ سے عداوت رکھتا ہے جب میرا دامن پاک ہو تو مجھ کو اس سے کیا باک ہے نیست میری درست دشمنی ہی نیست میں اپنی خدا پر نظر رکھ کر کار متعلقہ کو نہایت ہوشیاری سے انجام دیتا ہوں فی الحال معرفت محمد کمال مبلغ سو روپیہ بھیجتا ہوں وصولی سے آگاہ فرمائیے فقط سوال بر خور دار فراموشکار ہم نے لطیفی خرچ کئی خط تمہارے پاس بھیج کر باوصف انتظار میں نہ خرچ آیا نہ کسی خط کا جواب پایا ہر چند بذریعہ تحریر تم کو سمجھایا لیکن افسوس ہمارا لکھنا تمہارے خیال میں نہ آیا واقعی میں بڑا ہی بھیا ہوں جو بار بار تم کو لکھتا ہوں الا کیا کروں بے لکھ کر کچھ نہیں پڑتا ارے میان ہمارا خیال نہ سہی اپنے بال بچوں کے تو خبر گیران ہوئے ہوتے دس بارہ آدمی کا خرچ و ہیز متفرق روزمرہ کا صرف اوے تو کمان کے اوے ہر طرف سے لاؤ لاؤ بتاؤ کمان سے لاؤں تہمتی و مفلسی کی پریشانی غلہ کی گرائی جتنے ضعیف اور اس سن میں یہ تکلیف دیکھوں حالت بڑھاپے میں گردش تقدیر کیا دکھاتی ہے عقل حیران ہو کہ صر جاؤں کیا کروں خدا جانے کس شکل میں تم ہو کہ خوف نہیں ایسے وقت میں یہ غفلت پہلے تمہارا ایسا مزاج نہ تھا بے مانگے خرچ پیچھے تھے اب مانگنے سے منہ چھپاتے ہو نہیں معلوم کس طرح تم پیتے کھاتے ہو ہمارے حال تمہارا یہ خیال اللہ ہمارے فکر کے پوشیاں تو چتا ہوں زندہ ہوں لیکن مردے سے بدتر ہوں فکر کی صعوبت کا تحمل نہیں کبھی اسی مصیبت میں غالب رہے روح نکلائے گی بس تمہارا زندہ ڈھنگ دیکھ لیا اب کیا کہوں اور کیا لکھوں انتہا تحریر کی ہو چکی فقط

جواب قبلہ صوری و معنوی دام مجدہ - تاریخ ہم فروری کو حکم محکمہ کٹری بنام فدوی اس مضمون کا صادر ہوا کہ تم ایک ہفتہ کیواسطے بکار سرکار فوراً ایمان آؤ بندگی بجا رکھو کہ ہو چکے ہی میں روانہ ہو کر محکمہ کٹری میں پہونچا وہاں تین مہینے لگ گئے - یکم مئی کو اپنے

مقام خاص پر واپس آیا آپ کے مفتخر نامحیات جو میری عدم موجودگی میں نافذ ہوئے تھے مشرف
ہوا چنانچہ مبلغ دوسو روپیہ توسل ڈاکخانہ خدمت عالی میں بھیجتا ہوں وصول فرما کے آگاہی
بخشے اور قبلہ برحق آپکا مجھ پر راجح ہے یہ خاکسار آپکی خدمتگزاری میں ہر طرح اپنا افتخار سمجھتا ہے فقط
سوال حضرت والد ماجد مدظلہ العالی نہایت عجز و ادب سے عرض کرتا ہوں کہ عرصہ دینیہ
سے نامہ والا درود نہ ہوا اس سبب ہر وقت طبیعت متفکر رہتی ہے امید کہ کیفیت مزاج
وہاج خود بدولت سے مفصل اطلاع بخشے۔ دوسو روپیہ رسولہ فدوی ڈاکخانہ سے وصول
فرمائے امسال یہاں پچ کال ہوا بارش ایسی ہوئی کہ بوئے ہوے دانے بہ گئے جنھوں نے
نہیں بوئے تھے وہ بوئے سے رہ گئے فقط

جواب جان پدر نور نظر خط مسرت نما تمھارا آیا مبلغ دوسو روپیہ ڈاکخانہ سے وصول
پائے۔ بیٹا ہمارا حال کیا پوچھتے ہو جو اس میں فتور نسیان کا و فور چلنے پھرنے سے مجبور حال روز
بروز اتر ہوتا جاتا ہے۔ پوست و استخوان جسم ناتوان میں باقی ہے سب اعضا جواب لگے ہر
وقت طبیعت علیل زندگی کے دن قلیل حلت کی دلیل آئے دن بیمار رہتا ہوں طاقت تکلم
نہ رہی حکیم نہیں دوا نہیں بجز خدا دوسرا نہیں اسے میرے باعث تاب تو ان جسطرح ہو سکے
جلد آؤ حال میرا دیکھ جاؤ اب میرے جینے کا کیا اعتبار خدا جانے آج کیا ہو چکا ہو میں تو
قبر میں پاؤں لٹکائے ہوئے بیٹھا ہوں موت کا منتظر ہوں چراغ سحری ہوں کہیں ایسا نہو
کہ تمھارے دیدار کی تمنا میں کسی دن اپنا کوچ ہو جائے فقط۔

سوال عصاے پیری و نالوائی برخوردار محمد جیلانی گرمی کے موسم میں تو یہ گھر بھاڑ
بدتر تھا ہی اب برسات آئی یہ مصیبت و تباہی ہم پر لائی کہ کوٹھری میں کچھ اور دالان میں
دلہال سباب بہا بہا پھر تاہر چار پائی ہاتھوں ہاتھ چاروں کو نے دوڑتی ہو رہی تھی
برسات نے بگاڑ دی شاہراہ کی طرف کی دیوار منہدم ہو گئی مکان بے پردہ ہو گیا دروازہ میں
نہ چھٹ آنے والوں شاہراہ پر ہر دم کی لڑائی و کھٹ پٹ ہر خلق خدا کو ٹھیکرہ سنتی ہو چوڑا چلے کے

اندیشہ سے پہاڑ سی رات جاگتے کشتی پر روپیہ جلد بچھو چشم براہ سمجھو تاکہ درستی مکان کے
حرمت کے ساتھ رہیں۔ فقط

جواب۔ قبلہ کون و مکان خدا جانے کس نہ مانہ کا وہ مکان بنا ہوا ہے جو باوصف ہو
مرست ہر سال کے پھر آرام نہیں ملتا بندہ کی تنہا سے دلی یہ ہے کہ وہ مکان مساکر کے
از سر نو پختہ مکان بنوایا جائے چنانچہ مبلغ تین ہزار روپیہ خدمت فیض درجست میں بھجوا
ہوں ہر موسم کے آرام کے مکانات تعمیر کروائے مکان کا صحن فراخ رکھو ایسے تاکہ
ہر طرف سے اکسین ہوا اس کے قریب نہ مانہ مکان کے مکان مردانہ نشست کا بنوایا ہو کہ
مکان لچھڑی وسیع ہو باغ و چاہ پختہ واقع ہو جس قدر روپیہ کی ضرورت بڑی مجھے طلب مائی۔ فقط

سوال۔ قبلہ دین و دنیا دام ظلم۔ فدوی کو بوجہ بیکاری یہ انتشار تھا کہ اب کیونکر
بسر و قات ہوگی مگر سبب مطلق نے حالت اضطراب میں یہ رحم فرمایا کہ تاسیخ ۵ دسمبر کو جناب
صاحب محشر پٹہ باضلع نے ازراہ قدر دانی و فیض سالی خدمت نائب تحصیلدار ی ری بند
کو مقرر کیا خدا ایسے حاکم شرفا پرور کو خوش رکھے گو متنا دیر میں برائی لیکن درست برائی
اسل میدانری میں ایذا بہت اٹھائی الا انو کمری اچھی ہاتھ آئی شکر کا مقام ہے کہ انجام بخیر ہوا فقط
جواب۔ فرزند و التمنہ تمہارے نائب تحصیلدار ہونے سے ہماری دلی مراد برائی سا

بدر گاہ احادیث ہو کر یہ شعر پڑھا ہے

اے خدا قربان احسانت شوم این چہ احسان ست قربانت شوم

بیٹا بہت کچھ سمجھ بوجھ کر کام کرنا حوصلہ و نفسانیت کو مزاج میں خلل دینا حسن انتظام و خیر خواہی
کے التزام سے اپنے حاکم کو خوش رکھنا شعلہ غضب کو آب حلم سے بجھانا و سوسہ شیطانی سے اپنی
دل کو بچانے راستی و درستی پر رہنا کسی کی خاطر کسی کی حق تلفی نہ کرنا ہر وقت خدا سے ڈرنا
چال چلن شریفانہ رکھنا بڑی صحبت سے بچنا۔ خوشامدی بہت ہوتے ہیں دوست خیر خواہ ہمارے
و سوز کمین نہیں ملتا بہت سی باتیں ملاقات پر موقوف ہیں تپ و لرزہ بیان عالم گیر ہے

گرفتار مصیبت ہر برناؤ پر ہے فقط

سوال - عزیز وافر تیز ہر والدین پر فرض ہے کہ حتی المقدور اپنی حیثیت اور آمدنی کے موافق اپنے لڑکے کو اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم دلا دیں علم و ہنر سکھا دیں سواب خدا کے فضل و کرم سے برخوردار لطف علی خان مد عمر کیا بیچ برس کا ہوا اسکی تعلیم کیواسطے معلم ادیب نیک چلن و خوش مزاج ایسا ہم پونچاؤ کہ جس سے علاوہ تحصیل علم کے درستی اخلاق بھی ہوتی رہے کیونکہ جیسا سکھانے والا سکھاتا ہے ویسا ہی سیکھنے والا سیکھتا ہے استاد بد اخلاق کی صحبت طلباء کے حق میں نہ ہر قاتل سے بھی زیادہ موثر ثابت ہوتی ہے فقط

جواب - سرپرست مافرد بیان - نامہ عالی کے صادر ہونے سے بندہ کی نہایت عزت ہوئی اللہ تعالیٰ تادور شمس و قمر آپ کو سلامت رکھے برخوردار لطف علی خان گالیان دینا و حجت کنیا چلانا و چلنا مطلق نہیں جانتا جب اس سر کوئی حرکت بد خلقی اور بے ادبی کی ظہور پذیر ہوتی ہے تو میں اسکو تنہائی میں آہستہ سے منع کر دیتا ہوں ہر روز بڑی فجر گھر سے اٹھ کر دیوان خانے میں آتا ہے پانچون وقت کی نماز میرے ساتھ ادا کرتا ہے یہ اسکی سعادت مندی بلند اقبالی کے آثار نمایان ہیں ہفتہ عشرے میں دہلی جا کر حسب منشا آگے ایک معلم تجویز کر کے لاؤنگا فقط

سوال - سرایہ سعادت عرصہ سے خط تمہارا نہیں آیا موجب توقف کیا ہے لکھو اسے برخوردار

اس زمانہ میں اکثر بے وقوف لوگ ایک دوسرے کی دیکھا دیکھی یہ کہہ دیتے ہیں کہ دیکھو فلانا ہمارا ہمعصر تھوڑا لکھنا پڑھنا سیکھ کر فلان محکمہ میں ملازم ہو کے اپنی اوقات بسر کرتا ہے بلکہ کیا ضرور ہے کہ رات دن بیفائدہ دروسری سے اپنی جان کو مفت کھوینے آؤ ہم بھی کچھ نہ کچھ ملازم کے مزے اڑائیں جب یہ بات ان کے دلیں جم جاتی ہے تو کتب علوم کو بالائے طاق رکھ کر طالب روزگار پھرتے ہیں حسب لیاقت کسی نے انکو کوئی کام سپرد کیا تو اول چار یا پانچ ماہ ہوا رہے ہی خوش ہو گئے پھر جب کہ وہ تنخواہ انکی مکتفی نہ ہوتی تھ اسوقت مشکل آ پڑتی ہے یا وہ لیاقت نہیں کہ ترقی ہو یا کسی محکمہ عالیہ میں نہ کر ہو جائیں بغیر مصرع کہ عشق آسان نمود اول و لاف

الغرض انسان جب اپنے وجود میں کمال نہیں پیدا کرتا ہے اور کسب نامی عجیبہ و فنون غریبہ کے سیکھنے میں سستی رہا کرتا ہے تو اسکی حالت کیسے درست ہو سکتی ہے؟ نہیں نہیں ہرگز نہیں بس تم کسی کی واہی بتا ہی باتوں پر خیال نہ کر کے تحصیل علم میں بدل جان ضرور ہو کر ہو

عالم سے عقل عقل سے تدبیر اس سے حاصل مراد ہائے کثیر
جواب مکرم و معظم بندہ جناب چچا صاحب دام افصالہ عالی نامہ نافذ ہوا سر فرار فرمایا
عرصہ دو مہینے سے اس قصبہ و نیز گرد و لواحق کے باشندوں کو امراض بخار اور اسہال و پیش میں بہت تنگ کر رکھا ہے چنانچہ قدوی بھی عارضہ بخار و پیش میں مبتلا تھا اغلب
کے فضل سے صحت کلی حاصل ہوئی انھیں عوارض کی وجہ سے خطوط کے بھیجنے میں تاخیر ہوئی
تھی یہ حقیر بہودی اپنی سمجھ بھر وقت بڑھنے لکھنے میں مصروف رہتا ہے فقط

سوال بر خوردار خفہ بخت ہم نے سنا ہے کہ تحصیل علم کی طرف تمہاری طبیعت بالکل مائل
نہیں ڈاؤنڈول پھرتے ہو یہ حال نہ کہ مقتضائے فرط محبت و مزید الفت ہم کو
کمال ملال ہوا افسوس یہ تم کو معلوم ہی نہیں کہ صرف علم و ہنر ہی انسان حیوان سے
اشرف ہو ورنہ اسمین اور اسمین فرق ہی کیا ہے بشر کی عزت بڑھتی ہے تو علم سے دولت
و منزلت بڑھتی ہے تو علم سے غرض کہ سب نعمتیں اسی کی بدولت حاصل ہوتی ہیں اگر
بڑھکر دنیا کی بہتری و عاقبت کی بہبودی کے لیے کوئی آلہ نہیں ہے

لازم ہے آدمی کو کرے تجوی علم ہو ورنہ کوئی رزالت سوائے
غفلت کو کاہلی کو نہ و غفل آدمی ہو پیر بھی تو اسکو کہو کہ انہیں
بس تم تحصیل علم میں رات دن مصروف رہو تا کہید عالم فقط

جواب قبلہ کعبہ بندہ دام ظلہ میمنہ نامہ پونجا مفاخرت کوٹن حاصل ہوئی ام قبلہ عالم
علم کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو بغیر عمدہ طریقہ و بدون علم لائق و بہترین سامان کے آسان طور پر
آجای تک بندہ کیواسطے اچھا طریقہ تعلیم کا تجویز نہ فرمائیے گا تحصیل علم ممکن نہیں اطلاق غرض کیا

سوال۔ برخوردارِ عاقبت اندیش بمقتار تحصیل علم میں مصروف نہ ہونا موجب تباری
ناخوشی کا ہے سنو جبکہ علم نہیں وہ اندھا ہے اگرچہ آنکھوں سے دیکھتا ہے علم وہ چیز ہے کہ جسکی قوت
مشکلیں حل ہوتی ہیں غنی وہ ہے جسکو علم کی دولت حاصل ہو کیونکہ نہ اسکو کوئی چور لے
نہ اسپر کوئی دعویٰ کر سکے جتنی خرچ کرو اتنی بڑھے علم جو ہر بے بہا انسان کی زینت
ہے جہین یہ ہو وہ ہر دلعزیز ہے کہ دریافت دریافت عقلمندوں کا وقت لکھنے پر مہین گزرتا
ہے نادانوں کی عمر بھڑوہ گویٰ و خواب غفلت میں گزرتی ہے تم علم سیکھنے میں ہرگز کاہلی نہ کرو و خطون
میں مختصر عبارت پر از مطلب نہایت سلیس ایسی لکھو کہ سامع نہ کہ مختار سے الفاظ ملائم اور
روزمرہ مناسب کو پسند کرے۔ فقط

جواب۔ مخدوم بندہ جناب چچا صاحب مفاخرت نامے نے پوچھا کہ اقتدار بخشا اللہ تعالیٰ
آپ کی ذات بابرکات کو میرے سر پر دائم قائم رکھے یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ جس امر میں
آپ ارشاد فرمائیں میں اُس سے غافل رہوں قبلہ گا با بجز پڑھنے لکھنے کے کمترین کو
کسی امر کا خیال نہیں اطمینان فرمائیے۔ فقط

سوال۔ برخوردارِ ناپندیدہ اطوار سے زیادہ ہم کو یہ افسوس ہے کہ تم نے اب تک کچھ علم
نہیں پڑھا جگہ جگہ تمہاری جہالت کا چرچہ ہے ہر چند کہ میرا قلم نصیحت کے قصص لکھتے لکھتے
گھس گیا ہا تعزت تک گیا مگر تمہارے دل پر اسکا ذرا بھی اثر نہ ہوا۔ بیت
گفتہ گفتہ من شدم بسیار گو از شما یک تن نہ شد اسرار جو

ہاے افسوس تحصیل علم سے باز رہنا اور عمر عزیز کو بطلالت میں تلف کرنا بڑی نادانی اور
کمیختی کی نشانی ہے اب بھی اگر تم کمال استقلال اور ثبات کی سہ علم کے سیکھنے میں محنت کرو
تو امید ہے کہ تیرا یہی جہالت کی تمہارے دل سے دور ہو جائے گی اور تمہارے وجود پر سنگ پائے
کی تعریف صادق آئے گی بیت میا موز جز علم گر عاقلی کے بے علم بوندن و غافل
جواب بلجائے فرزندان مدظلہ۔ گرامی نامہ نصیحت شامہ صادر ہوا اعزاز بخشا بخدا جسکو تحصیل علم کا

کمال شوق ہے اور ہر دم یہ خیال ہے کہ جہاں تک ہو سکے تحصیل علم میں ترقی کرتا جاؤں
سوائے پڑھنے لکھنے کسی کام میں مصروف نہ ہوں مگر کیا کروں عرصہ دو تینے سے عارضہ بخاریہ میں
بیماریوں حکیم نہیں دوا نہیں طبیعت رو بصحت کیونکر ہو اکثر لوگ ہندوستانی نسخہ علاج الغریب طلب حالی
بغل میں دبائے حکیم یونانی بڑ پھرتے ہیں ان سے علاج کرنا اسوجہ سے مناسب نہیں کہ وہ تشخیص
بیماری کی اچھی طرح نہیں کر سکتے قطع نظر اسکے سیتا ناسن و ہیا نکی عطا کرنا کہ کلی شری و ایٹان کھڑے ہیں جسے بجائے
فائدہ کے غم ہو تا ہے ایسی صورت میں بشرط اجازت خدمت عالی میں حاضر ہو کر علاج ڈاکٹری کروانا چاہتا ہوں فقط
سوال سعادت نشان بر خورد از طرف علیخان زاد علمہ۔ دعای حصول علم کے بعد واضح ہو کہ
سے خط تمھارا نہیں آیا اسلئے طبیعت از حد پریشان ہے لازم ہے کہ دو کلمہ خیریت سے جلد خوشوقت
کر و تحصیل علم میں بدل و جان ساعی رہو کیونکہ عقل کا عروج و ذہانت کا صعود و تحصیل
علوم و تکمیل فنون پر منحصر ہے جب قدر انسان علم و ہنر میں ترقی کر گیا اسی قدر اسکی عقل و
فہم میں ترقی ہوگی انسان کو ہر حال میں مناسب ہے کہ حتی المقدور تحصیل علوم و فنون میں
سعی بلیغ عمل میں لاکے طرف عقل کو صفائی دیوے تاکہ سعادت دارین حاصل ہو
علم کا ثمر عمل ہے جو عالم بے عمل ہے۔ وہ درخت بے ثمر ہے بلکہ بد رہا اس سے بدتر فقط
جواب جناب بھوپا صاحب دام افضالہ نصیحت نامہ فیض شامہ صادر ہو ا معزز فرمایا
قدوی دنیا و عقبی میں اپنی سرخروئی سمجھ کر ہر وقت پڑھنے لکھنے میں مشغول رہتا ہے اور
علم کا سیکھنا زیادہ تر اسلئے ضرور ہے کہ جب انسان پر گردش زمانہ سے کوئی آفت ناگہانی
و حادثہ آسمانی وارد ہو جاتا ہے تو وہ اپنے علم و عقل کے زور سے ایسی ایسی تدابیر صائب
اخراج کرتا ہے کہ وہ اس غم و الم سے آزادی پاتا ہے برخلاف جاہل خالی الذہن کے کہ جب
کوئی صعوبت اسپر نازل ہو جائے تو تمام عمر اسی میں مبتلا رہتا ہے کیا مقدور ہے کہ کوئی تندرست
اپنی دانائی سے مخلصی کی کمال کے بہت اپنی طرف سے کوشش کرتا ہے مگر وہ الٹی پڑتی ہے فقط
سوال واسے میرے بر خورد از کب تک خواب غفلت میں پڑی رہو گے جاگو جاگو ہوشیار ہو

علم حاصل کرو انسان دنیا و عاقبت میں محض اسکی بدولت عزت و وقعت پاتا ہی حتی کہ مقبول
بارگاہ الہی ہو جاتا ہی جو شخص اس دولت کو حاصل نہیں کرتا وہ دست نگر دیگر و کوڑی کوڑی کیلئے
در بدر محتاج پھرتا ہے

نیک بد کی تیز علم ہے ہر سکے دلمین عزیز علم ہے
رخ غیرت پہ نور علم ہے ہر زیب عقل شعور علم ہے

ہائے غضب تم ایسی بے بہا نعمت کو حاصل نہیں کرتے بیو وہ کاموں کی سرگردانی اور تصبیح
اوقات کرتے ہو حالانکہ ایک مولوی قاضی کامل تمہاری تعلیم کے لیے گھر پر موجود ہیں پھر
تم نے کچھ حاصل نہیں کیا مقتضائے دانشمندی یہ ہے کہ محنت کر کے علم سیکھ لو کیونکہ
علم ہی سے قدر ہے انسان کی ہے وہی انسان جو جاہل نہیں

زیادہ والد عا فقط

جواب قبلہ گاہ بیشک علم کے پڑھنے سے انسان خدا و رسول کو پہچانتا ہی اور بے تہذیب
کامیاب ہوتا ہی حیوان و انسان کو برداری باعتبار علم کے ہر ذرہ انسان بے علم گو کہ ملکوت انسان کی ترقی
لیکن سیرت میں حیوان و پس باوجود سیر ہونے کے انسان کے جان بوجھ کر تحصیل علم میں غفلت
کروں تو عین میری بیوقوفی ہے چنانچہ بندہ کے پڑھنے لکھنے کی صداقت میں جناب لو کہ صاحب
تخریب مسلک رضہ ہذا ہی اور یہ لکھنا آچکا کہ جو شخص علم حاصل نہیں کرتا وہ کوڑی کوڑی کیلئے در بدر
محتاج پھرتا ہی گستاخی معاف کمترین اسکا قائل نہیں کیونکہ نصیب ان کو دیکھئے کہ باوصف
یو تحصیل علم عربی و فارسی کے ہر روز کاسہ رنق ہاتھ میں لے و در مکرین ہارے و گھر گھر
دامن آرزو پھیلاتے پھرتے ہیں کہیں سر و کھن سو کھن ان میں سیر ہو جاتی ہی اور کہیں صاف جواب ہی ملتا
ہو غرض کہ شہر و روز آنگاہی حال رہتا ہی اس سے معلوم ہوا کہ علم و سبب تین حال ہوئی ہیں مگر دولت
حاصل نہیں ہوتی بمصدق رباعی سے ہاتھ آتی ہی کہ علم و سبب دولت ملتی ہی قضا و قدر سے دولت
جو علم و سبب رکھتے ہیں وہ بین محروم ہا مانوس ہر بل اسحق و خضر سے دولت زیادہ خدا و فقط

تم اپنی اوقات کو محض غفلت میں بسر کرتے ہو تمہاری بیعلی اور غفلت پر نہایت افسوس کرتا ہوں اور بار بار لکھتا ہوں اور فوائد علم کے بتلاتا ہوں کہ اے میرے پیارے بھائی تم اپنی تحصیل علم کا عادی بناؤ مگر تم کو علمی نصیحت کا رگڑ کیون نہیں ہوتی اسکا کیا سبب جو تم اپنے کو علم کی نعمت سے محروم رکھتے ہو دیکھو تمہارے مجمع میں جب عالم و فاضل آتے ہیں تم ان کی کیسی عزت و آبرو کرتے ہو اپنی جگہ جھوڑ کر اعلیٰ درجہ پر ان کو بٹھاتے ہو جو وہ کہتی ہیں سوائے آمنا و صدقنا کے کسی طرح کا اعتراض نہیں کر سکتے یہ سب توقیر و منزلت انکی علم سے ہوتی ہے پھر بھی ایسے شخصوں کی توقیر دیکھ کر علم سکھنے کا تم کو خیال نہیں ہوتا فقط

جواب - اچھی بھائی صاحب یہ میں پہلے ہی آپ کی خدمت میں عرض کر چکا ہوں کہ میری ہمدردی کا یہاں مطلق کسی کو خیال ہی نہیں نہ میرے پڑھانے لکھانے کی کسی خواہش نہ میری صحت و عافیت کا کوئی خواہان اسلئے میرا پورا ارادہ اور دلی خواہش ہے کہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر علم عربی حاصل کروں مجھ امید ہے کہ آپ بخیر دل سے مجھ کو طلب فرما دیں گے فقط۔

سوال - بر خور دار نا کا مگار خط تمہارا آیا ہم نے دیکھا ہے ایک غلطی ہو تو کیسے سے لے تا یا غلط + خط غلط مضمون غلط غلط انشا غلط، سبحان اللہ اسی لیاقت پر روزگار کرنا چاہو ہو چاکری مالی کو علمی لیاقت چاہیے افسوس تم کو پڑھتے ہوئے چھ برس ہوئے مگر ہنوز طریقہ تحریر معلوم نہ ہوا حالانکہ سب سامان لیاقت و علمیت حاصل کرنے کا یہاں پھر بھی تحصیل علم میں تم نے غفلت کی بڑا کیا محنت نہ کی کیا تم کو کسی کی نصیحت اثر پذیر نہیں ہوتی جو تحصیل علم کی ہے تم متوجہ نہیں ہوتے اس تمہاری مفت اوقات ضائع ہونے پر ہم کو سخت ملال ہوتا ہے بہتر ہے کہ اب بھی سمجھو ورنہ پچھتاؤ گے

کیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں

تم فضل الہی سے ذہین ہو تھوڑے دنوں کی محنت میں یوری استعداد حاصل کر لو گے اگر طریقہ تعلیم میں بے تدبیری ہے تو اطلاع دو تاکہ اسکی تدبیر کی جاوے فقط

دیکھنے میں دل لگاؤ فقط
 جواب قبلہ مکرم دایم مجدکم بنامہ نامی صادر ہوا مفاحرت دارین حاصل ہوئی
 حسب ارشاد آپ کے کتب الاربع کا دیکھنا فدوی نے شروع کر دیا ہے۔ ان دنوں اس
 میں بیماری چھپک کا نہایت زور شور ہے اکثر اطفال خورد سال اس کجنت دایہ نے بستر
 لحد میں سلائے میں یہاں کے باشندے کی کچھ حقیقت نہیں سمجھتے فقط
 سوال انہی صاحب لہیت پناہ برادران دایم فیضہ یہاں مدرسہ کی تعلیم میں بر خود اران
 لطف علیخان و خورشید علیخان علم ادب کے محض بے بہرہ ہیں اسی وجہ سے اوقات غریب کو
 ناشائستہ صحبت اور بیوقوف نشست و برخاست میں صرف کرتے ہیں ان کے علم ادب کی مطلق تعلیم
 نہیں ہوتی شائستگی کا حاصل کرنا بغیر تعلیم و اخلاق کے غیر ممکن ہے میں دیکھتا ہوں مدارس یہاں
 طلباء دو دو کی پہلی دوسری یا فارسی کی پہلی دوسری پڑھ کر اربعہ تناسیہ سیکھ کر عرضی ہاتھ میں لے
 ہوئے بند و بست کی کچھریوں میں تلاش روزگار بھٹکتے پھرتے ہیں یا پٹواریوں کے بستوں کے
 اٹھانے دھرنے میں اوقات عزیز کو ضائع کیا کرتے ہیں لیاقت خاک نہیں تعلیم کا نام بدنام اگر ارشاد
 ہو تو بر خور داران مذکور کو اپنی ہمراہ لیجا کے تعلیم علم و اخلاق و شائستہ بناؤں واجب تھا عرض کیا فقط
 جواب برادر و فیضہ۔ بھاری خط کے آنے سے آنکھوں میں روشنی دل کو خوشی ہوئی قاعدہ
 کی بات ہے کہ جب تک انسان کو جس امر کا علم نہ ہوگا وہ کیونکر اسکی بُرائی بھلائی سے واقف
 ہو سکتا ہے ہماری خواہش بھی یہی ہے کہ تم بر خور داران لطف علیخان و خورشید علیخان کو اپنی ہمراہ
 لیجا کر علم و اخلاق کی تعلیم دویم یقین کرتے ہیں کہ تمھارے پاس یہ سب بے تمیزی کی خصلت
 بے تمیزی کی عادت بالکل جاتی رہیگی تھوڑے ہی دنوں میں وہ خود اپنی عادت میں
 نیک و بد کی تمیز کرنے لگیں گے اور شائستہ بن جائیں گے۔ فقط
 سوال۔ بھائی صاحب مید گاہ برادران کترین بحصول رخصت دو ماہ مکان پر آ یا سب کو
 خیر ہے یا پیرادران امراؤ علی خان کا امتحان لیا۔ مولوی صاحب کی تعلیم درستی کے ساتھ نہیں

پائی کیا معنی لڑکے نے جہان الف کے کی دو چار تختیاں پڑھ لیں تو انھوں نے اسکو کریم و محبوب
بغیر معنوں کے شروع کر دیا لڑکوں نے طوطی کی طرح یاد کر لیا لیکن انکو اتنا بھی معلوم نہیں کہ کیا
کس چیز کا نام ہے اور محمود نام کس کو کہتے ہیں گلستان و بوستان جو پڑھاتے ہیں انکی معنی بے
معاورہ نہایت خراب طور سے بتلاتے ہیں درحالیکہ حضرت استاد آپ ہی نہیں جانتے کہ ہندی مضامین
کیا ہر فاعل و مفعول کہتے ہیں تو لڑکوں کو کیا خاک بتلا دیں بقول شخصے و خوشن کم است
کرار سہری کند اگر حکم ہو عزیزان مذکور کو مدرسہ سرکاری میں داخل کر دیا جاوے فقط

جواب عزیز دلی برادر کرامت علی خط تمھارا آکر منکشف حالات کا ہوا ہکو تمھاری رائے
سے اسوجہ سے اتفاق ہو کہ مدارس سرکاری میں ابتداء مدرسہ سے لیکر گورنمنٹ کالج تک
درجہ بدرجہ سب علموں کی پوری پوری تعلیم ہوتی ہے ہم مکاتیب سی کو مدارس سرکاری پر سطح
ترجیح نہیں دیتے قطع نظر تحصیل علم کے اخلاق و عادات کی درستی کو واسطے اس بہتر اور کوئی
ذریعہ تصور نہیں ہوتا ابتداء عمر میں جس قسم کے خیالات بچوں کی طبائع میں متمکن ہو جاتی ہیں
مکمل نہیں کہ پھر وہ کسی تدبیر سے دور ہو سکیں بس تم دونوں لڑکوں کو مدرسہ سرکاری میں داخل کر دو فقط
سوال اشرف الاخوان سلمہ الرحمن دو مہینے سے نامہ عالی صادر نہ ہوا اور نہ کچھ خرچ مرحمت
فرمایا بدون خرچ تکلیف کثیر ہے اس سبب فکر و امنیکہ ہے امید کہ محتوری مزاج مبارک شہر آگاہی
اور خرچ معقول بھیجے برخوردار لطف علی خان کو ہر وقت پڑھنے لکھنے کا شغل رہے باقی سب طرح خدا فضل ہے فقط

جواب سعادت مند زلی برادر احمد علی ہم خدا کے فضل سے چھی طرح میں تمھاری خیریت چاہتی ہیں
مبلغ دو سو روپیہ بذریعہ ڈاک خانہ بھیجے جاتے ہیں وصول کر کے رسید بھیجوا اور برخوردار
لطف علی خان اطال اللہ عمرہ کو قصص و حکایات کی کتابیں پڑھنے کی رغبت دلاؤ اور اسکے
پڑھنے کا ایک وقت خاص مقرر کرو کیونکہ قصص جات کے مطالعہ سے ایک خاص قسم کا
اثر انسان کی طبیعت پر ہوتا ہے وہ بقابلہ خشک تعلیم پانے والے کہ بہت جلد محاورات روزانہ
و مضمون نویسی و عبارت آرائی پر حاوی ہو سکتا ہے طبیعت کی جولانی و مزاج میں رنگینی

پیدا ہوتی ہے زبان شیریں و گفتگو پاکیزہ ہو جاتی ہر طرح طرح کے قصے و کہانیوں کے پڑھنے سے انسان کو بیشمار تجربے حاصل ہوتے ہیں فقط

سوال۔ بے خوردار سعادت آثارِ بد عمرہ۔ بعد دعای ترقی مراتب مطالعہ کرو خط تمہارا آیا حال معلوم ہوا ہم اس بات سے نہایت خوش ہوئے کہ دونوں لڑکیوں نے کلام مجید پڑھ لیا اب ہماری خواہش ہے کہ ان کو علم ادب اخلاق کی تعلیم دلاؤ کیونکہ علم کی روشنی جہالت کی تاریکی کو دور کرتی ہے اور بے علم کی عمر لڑائی جھگڑوں میں گزرتی ہے حق تو یہ ہے کہ عورت کی تعلیم ہی نجات ابدی کا باعث ہے کیونکہ اگر عورت کو علم ہوگا تو اس کے بچے بھی بتدا سے اچھے ہونگے بڑی عادلون سے بچیں گے ندون علم کے انسان کو انسانیت نہیں آتی جبکہ لڑکیاں کتب اخلاق وغیرہ اچھی طرح پڑھیں گی تو احکام الہی سے آگاہ ہو کر حقوق ہر ایک کے پہچانیں گی بہر کیف نتیجہ تعلیم علم کسی طرح سے برائیاں نہیں ہر طرح اچھا ہے فقط

جواب۔ ربی دو جہان جناب چچا صاحب۔ نامہ عالی نے صادر ہو کر فدوی کی آبرو بڑھائی۔ بیشک شایستگی کا حاصل ہونا بغیر تعلیم علم ادب اخلاق کے غیر ممکن ہے جو عورت زبور علم سے آراستہ ہوگی وہ کسوت عقل سے ضرور سیرا ستہ ہوگی مگر بیان وجود ایسی عورت کا غیر موجود ہے کہ جس سے لڑکیوں کو تعلیم دلائی جاوے اطلاقاً گزارش ہے۔ فقط

سوال۔ مخدوم بندہ جناب چچا صاحب۔ فدوی تین مہینے کی رخصت لے کر مکان پر آیا سب عزیزوں کو بخیر و عافیت پایا برادران کرامت علیخان و احمد علیخان علم فارسی حاصل کر چکے عربی میں شرح ملا پڑھتے ہیں گو میں ان کی تحصیل سے خوش ہوا کہ اس میں ترقی اور بڑی دینی مشورہ ہے لیکن یہ افسوس ہوا کہ انھوں نے تعلیم انگریزی نہ پائی کہ جس کا سکھنا زمانہ موجودہ کی رفتار کے موافق نہایت ہی ضرور ہے زمانہ حال کی رفتار کبھی سنت کی جازت نہیں دیتی کہ تعلیم انگریزی کو برا و فضول سمجھا جاوے جو بعض حضرات نیم ملا انگریزی کو بہت ہی برا جانتے ہیں بلکہ اس کے تحصیل کنندہ پر از راہ نادانی فوراً فتویٰ کفر کا لگا دیتے ہیں ہاں جو شخص اپنی زندگی میں تعلیم کو برا سمجھے

علم عربی پر تعلیم انگریزی کو ہر طرح تین سو دیوے بیشک بڑا ہی سونڈ ہی تعلیم صرف اس قدر چاہیے
 کہ وہ باتیں جو خدا نے اور اس کے سچے رسولؐ نے فرمائی ہیں انکی حقیقت سے واقف ہو کر پورے
 طور پر اسکا پابند رہے اگر آپ ارشاد ہو تو برادران مذکور کو مدرسہ علی گڑھ میں داخل کیا جاتا تھا
 جواب بر خوردار بلند اقبال خط تمہارا پونجا اسکے مضمون دلپسند نے ہلکو خوش کیا بعض حضرات
 نا عاقبت اندیشی باوجود انقلاب چند و چند ہنوز اُسی پُرانی لکیر کے فقیر ہیں نہیں جانتے کہ علاوہ
 پابندی مذہب دنیا میں کیا ہو رہا ہو اور کیا کرنا چاہیے ان کم ہمتوں سے کوئی یہ نہیں پوچھتا
 کہ خیر الی ٹکروں کا سہارا تلنا اور در یوزہ گری کرنا کب روا ہو جو انگریزی تعلیم کو برا جانتے ہو
 افسوس عقل کے اندھے اتنا نہیں سوچتے کہ روزگار کی بدولت انسان کی آبرو و کار کیا
 دنیوی میں ترقی ہوتی ہے اس شامہ میں نوکری کے واسطے انگریزی زبان سیکھنا ضرور ہے
 جہاں تک غور کیا جاتا ہے بغیر تعلیم انگریزی حالت کا درست ہونا غیر ممکن ہو دیکھو جو لوگ
 انگریزی پڑھے ہوئے ہیں انکی حالت کیسی بڑھی ہوئی ہے لہذا ہم کو تمہاری رائے
 اتفاق ہے فقط

سوال عمومی صاحب فیض سان دام فیضہ عرصہ ہوا کہ فدوی علم فارسی عربی حاصل
 کر چکا اب یہ تمنا ہے کہ مدرسہ کی میں داخل ہو کر علم انگریزی پڑھے لیکن پیر جی نور الدین صاحب
 و مولوی قطب الدین صاحب انگریزی کے پڑھنے سے مانع ہو کر فرماتے ہیں کہ انگریزی
 پڑھنے سے آدمی بگڑ جاتا ہے اور دائرہ اسلام سے باہر ہو جاتا ہے حالانکہ میری دوست
 ہیں انگریزی کے پڑھنے سے بجز فوائد کوئی قباحت نہیں آپکی اس میں کیا راہی ہے یا فرمایا فقط
 جواب ستودہ خصال بر خوردار محمد کمال خوشحال رہو۔ تمہاری خط نے ہو بھلا میرے
 دیدہ منتظر کو منور کیا، اس ماننے کے جاہل پرزادوں و خود غرض نیم ملاؤں نے تحصیل علم
 و فنون مسلمانان ہند سے معدوم کر دیا۔ انگریزی مست پڑھو کر شان بن جاؤ گے ریاضی سیکھو
 دہرے ہو جاؤ گے عربی بھی اب عربی نہیں چھاپے میں نئی نئی کتابیں چھپ گئی ہیں ان کو ہرگز

نہ دیکھنا اگر دیکھو گے وہابی ہو جاؤ گے سیدھے جہنم کو جاؤ گے فارسی پڑھنے سے آدمی بگڑ جاتا ہے آہ
افسوس بچارے جاہل مسلمان ان کے وعظ کے سننے سے پست بہت ہو جاتے ہیں اگر وہ
چار آئے کھاتے ہیں ہی انکی ضیافت میں نذر کر دیتی ہیں ان دین کے دشمنوں نے دین کے پیرو
میں اپنی حلوے مانڈے کی خاطر کیسی کیسی خرابیاں ڈال رکھی ہیں جہاں جس نے اکتساب
علوم و فنون نادرہ کی طرف میلان طبع کیا تو اس کی کینچی آلی آب لاندہ سب سے تو وہ ہر
وہابی سے تو وہ ہر مشرک بدعتی سے تو وہ ہر نجری یا کرٹان سے تو وہ ہر ذرا سوچو تو سہی کہ دین
اسلام کیا ہے اور مسلمان کسکو کہتے ہیں تو اسے اٹھا کر دیکھو کہ اگلے لوگوں نے کس حد و جہد
سے علوم نادرہ اور فنون مفیدہ کو دنیا میں پھیلایا کہ دین اسلام کو کیسی رونق دی ہے ہر جامع
علم و ادب ان جاہل سیرادوں اور جعلی نیم ملاؤں سے بچو قرآن و حدیث پر عمل کرو علم انگریزی پر جو فقط
سوال امید گاہ و وہماں دام عظمت بعد اظہار لوازم تسلیم عرض یہ ہے کہ ایک شخص
مولویانہ صورت مسجد میں آکر وارد ہوا اور نام اپنا حاجی سید کریم الدین دہلوی بتلایا وہ پھر
دن طرح بطح کے شعبہ طاہر کے عموی غلام حسین خان کو بخلوص نیت ثابت ہوا
کہ یہ شخص بہت بڑا کامل ہے اور اسقدر اسکا اعتبار ہوا کہ اسکو اپنے دیوانخانے میں لیجا کر
ایک کوٹھری میں کہ حسین پانچ سو روپیہ نقد رکھے ہوئے تھے چلہ کھینچنے اور وظیفہ پڑھنے کو بجا
تیسے روز وہ گندم ناجو فروش پانچ سو روپیہ بخل میں بائیں معلوم لسوقت اٹھ چھو ہو گیا اطلاع ملی
تھانے میں کیگئی حاجی صاحب کو گویا ولی تھو مگر انکے مرشد کامل بالیان پولیس دوسری کان میں
مائل مشرق گرفتار کر لائے سچے ولی کو ولی سبحان لیتا ہے آخر کو ملزم نے جرم کے ارتکاب میں
دوبیس کی قید کی سزا پائی چچا صاحب صوف کو زرباز یافتہ عدالت سے وصول ہو گیا فقہ
جواب فرزند ارجمند زاد اللہ قدرہ خط تھارا آیا کیفیت معلوم ہوئی اگر کوئی شخص مولوی وغیرہ
دھوکا دے تو اسکے دھوکے میں نہ آنا اسکو اچھا سمجھنا و انانی سے بعید ہر انسان کو چاہیے کہ بلا
سوچ سمجھے کسی کا معتقد نہ ہو جائے جلد اعتقاد لانے والا فوراً دھوکا کھا جاتا ہے مقتضای انشائی

کہ کسی کے معتقد ہونے سے پہلے ہی اسکو اچھی طرح سے آزمائے کہ آیا اسکا فعل مطابق قول ہے یا نہیں فقط
 سوال اخوت پناہ دام شفقتہ۔ فدوی کا ارادہ ہے کہ بر خوردار لطف علیخان مد عمرہ کو مدرسہ انگریزی
 میں داخل کر دیں لیکن اس میں آپ کی اجازت درکار ہے عرصہ پانچ روز کا ہوا ٹڈی دل اس قدر آیا کہ قصبہ نرگرو
 و نواح کی تمام فصل باجرہ جوار وغیرہ کو کھا کر بالکل نیست و نابود کر گیا و اسے تقدیر کاشتکاران
 کہ پارسال بارش کی قلت اور امثال ٹڈی کی کثرت سے پریشان حال ہیں فقط
 جواب عزیز از جان خضر علیخان خط تمہارا آیا تسکین دہ ہمارے دل کا ہوا ہے تشخص چھوٹی
 عمر کے بچہ کو مدرسہ انگریزی میں داخل کر دیتا ہوں وہ سیر و نزدیک عقل و خارج ہے کیونکہ اس میں
 اسکو اپنی مذہب کے بالکل واقفیت نہیں ہوتی اور اسوقت جب طرف اسکو رغبت دلائی جاوے وہ
 تقاضائے عمر کے باعث اسی طرف مائل ہو جاتا ہے پس جبکہ اسکو لڑکپن ہی میں انجیل کی تعلیم
 دی جائے اور دین عیسوی کی طرف رغبت دلائی جائے تو ممکن ہے کہ یہ خیال جو ہر وقت اس کے دین و ایمان میں
 دکھائی دے وہ اپنا مذہب جسکی اس کو واقفیت ہے ترک کر کے کرسچین ہو جاوے ہرگز میرا منشاء نہیں ہے کہ ابھی
 بر خوردار لطف علیخان اطال شد عمرہ کو مدرسہ انگریزی میں تعلیم دلائی جاوے ہاں پہلے اپنی مذہبی
 تعلیم علم کی لاؤ بعد مدرسہ انگریزی میں داخل کرو تا کہ وہ اپنی طریقہ مذہبی پر قائم رہے اور علم انگریزی بھی حاصل کرے فقط
 سوال جناب بھائی صاحب خوردار معشوق علیخان نے علم انگریزی پر ٹھہرے عیسائی دین قبول کر لیا
 تھا۔ ہم لوگوں کے سمجھانے اور وادیا کرنے پر تائب ہو کر پھر وہ اپنے اصلی دین میں آگیا مگر حقیقت
 میں اسکا عقیدہ جیسا کہ چاہے اپنے مذہب پر قائم نہیں ہے تذبذب میں ہے اور وہ اپنے عقائد
 دینیہ اصول مذہبیہ سے بالکل بے بہرہ ہے پادریوں کی تعلیم کچھ ایسی سرسری نہیں ہوتی جو نقش بر آب
 کی طرح جلد زائل ہو سکے اب اسکو اپنے اصلی مذہب کا پیرو کار ہونا مشکل ہے۔ فقط
 جواب۔ عزیزم اس میں سراسر غلطی ہے اور واعد علیخان کی ہے کہ اس نے بر خوردار معشوق علیخان
 کو ابتدائے دین کی تعلیم نہیں دلائی اسکو انگریزی میں داخل کر دیا اور پھر بر خوردار
 مذکور اپنی دین اسلام کے معاملات کو محض ناواقف تھا اور پادریوں کے وعظ و نصایح میں اپنی

مذہب کی بُرائی اور عیسائی دین کی سچائی اور خوبی سنی تو خواہ مخواہ اسکا دل پیر دین کی طرف سے منحرف و برگشتہ ہو گیا اب اسکو کتنی ہی فمائش کی جاوے لیکن وہ بات جو یاد دہان کرنے والی ہے اس کے ذہن نشین کر دی ہو دوسری طرف مائل نہ ہونے دیگی اسی واسطے حکما نے لکھا ہے کہ انسان کی طبیعت بحالت طفولیت نہایت ملائم ہوتی ہے جس میں مرکب صرف اسکو لگایا جاوے بہت جلد قبول کرتی ہے بلکہ نقش بر سنگ کے مانند پائدار ہو جاتی ہے پس اگر کون کو جب تک پہلے سے مذہبی عقائد و اصول دین میں کل اوجوہ آگاہ نہ کر دیا جاوے تب تک داخل مشن اسکوں نہ کرنا چاہیے فقط

سوال۔ مخدوم بندہ۔ تسلیم فرما جاؤ مسموع ہوا کہ ان دنوں ایک عیسائی نے ایک مذہبی معاملہ میں آپسے چھڑ چھاڑ شروع کی ہے اگر ایسا ہو تو فدوی ایک عرصہ سے ایسی موقع کا جو یاں ہے کہ دین عیسوی کی حقیقت کا لوگوں پر اظہار کرے کہ کہاں تک وہ از روئے عقل سلیم قابل تسلیم ہے بشرط اجازت یکمترین حاضر ہو کر انشاء اللہ تعالیٰ ایسی مرجع و اجواب لائٹل سے بحث کرے گا کہ جس سے اس مذہب کی بخوبی حقیقت کھل جائے گی فقط

جواب۔ ذخیرہ علم و ہنر زاد اللہ فہمہ۔ تم نے جو سنا ہے وہ صحیح ہے حتی المقدور اپنی آنکھوں میں دیر نہ کرو جلد آؤ۔ دو شنبہ کے روز دولت خان مرگئے جمع کر کے دھڑکے ان کا مال و سرون بہتہ آیا ان کے کس کام آیا اسکی حفاظت میں مفت ایذا اٹھائی فرے اڑانے والوں کی ملاوہی مال وہی خوب ہے جو ساتھ جاسے عاقبت میں کام آئے اب اُنکے مال میں لگا لگا ہے فقط

سوال۔ بر خوردار کج رفتار غواہا سنا گیا ہے کہ تم نے عیسائیوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھا کر رکھا ہے بلکہ انھیں کی عادت و اطوار کے پابند ہو گئے ہو ایسی تم پر کون مصیبت آن پڑی کہ جو خواہ مخواہ کر شانوں کے ساتھ کھانا کھانا و طریقہ بدلنا ضروری سمجھا انگریزی تو دنیا پرستی ہو مگر ہوشیار لوگ اپنے دین اسلام پر قائم رہیں تم نے غلام انگریزی کیا پڑھا گو یا اپنا خانہ دین ویران کر دیا حیف تمھاری عقل پر دیکھتے نہیں کہ عیسائی لوگ اپنی ہر ایک اصول مذہب کے واقف ہوتے ہیں ہر وقت اپنے مذہب کے اصول میں بحث کرتے ہیں و معلومات مذہبی

زیادہ یاد کرنے میں ساعی رہتے ہیں لائل عقیدہ و تقلید میں کیسی تاثیر پیدا کرتے ہیں کہ جاہل سلمان و بیوقوف ہندوؤں کے کہنے میں آکر دفعۃً اپنے مذہب سے نفرت پذیر ہو جاتے ہیں جب ایسا حال ہو تو ہم تم سے مخاطب ہو کر یہ کہتے ہیں کہ تم یہاں چلے آؤ تاکہ تمہارے عقائد درست ہوں فقط جواب قبلہ عالم دام ظلہ جبکہ خداوند کریم نے ہم کو ضیائے علم و دانش سے مجلی کر کے تفع و نقصان نیک بد میں بخوبی تمیز کرنے کا ملکہ عطا فرمایا اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم ساشفع ہمیں نازل کیا جو ہمیں راہ راست پر لایا پھر اگر ہم ایسے نبی کے حکم کو بجا نہ لاویں اور اس کے خلاف چلیں تو ہمارے ایمان و اسلام پر حیف ہے پس ہر ایک ہل اسلام کو واجبات سے ہر کہ اپنے اصول مذہب بخوبی ملحوظ و ضبط رکھے اور اقوال میں مذہب کو اپنے ذہن میں ایسا منقش کرے کہ جبین لسیان باریاب نہ ہو سکے اور اپنے عقائد و طریق مذہب میں نسبت و اتفاق کا لحاظ رکھے تاکہ ان مخترعات باطلہ سے جو فی زمانہ نشو و نما پا رہے ہیں محفوظ رہے اور ان کے دام تر ویر میں گرفتار نہ ہو آپ میری طرف سے ہر طرح مصلحتیں یہی کسی کے کہنے سننے پر خیال نہ کیجئے فقط

سوال ایسا بدنام کفر و تنک ناموس و اہ و اہ اسحاق اللہ کیا کہنا ہوا اب تو تم نے جاگٹ پتلون کا پتلا میسر پر کھانا کھانا ہر وقت کر سچین لوگوں کی صحبت میں رہنا پسند کیا ہو مگر یہ تو کہو کہ تمہارے باپ کون مسٹر صاحب تھے جو تم نے یہ طریق اختیار کیا اور کم آمدنی پر اس قدر فضول خرچی اللہ اللہ تیری اولوالعزمی او دھڑ عیش و آرام او دھڑ بعوض قرضہ کل جائداد برسر نیلام آخ تھو ایسے کہ تو تیرا پر اور لعنت ہو ایسی سمجھ پر اب تک جائداد ضائع شدہ کی بدولت قرضے لیکر گلچے اڑا اب بچا بتاؤ کمان سے کھاو گے بقول شخصے کا جل کا لگانا تو آسان ہوتا ہو لیکن بدہ شکانا مشکل ہو جاگٹ پتلون کا پتلا تو سیکہ لیا مگر یہ نہ سمجھا کہ اسکا پتلا چند ہی روز میں عذاب جان ہو جائیگا لینے کے لئے دیر چاہئے گئے۔ تم دین و دنیا سوس گئے گدے ہو ہو و بولی کا کیا کھڑے گھاٹ کا کئی کتے ہیں فقط جواب اسی ڈیر تمہارا اس کسم کا چٹھی جٹ میں پڑا ٹکڑا کا کھیلا لاٹ درج تھا ہو چکا

کھوب کپیٹ ملوم ہوا اب تم پڑانی وڑانی راہ رشم کو جانے ڈو بڑا کھڑا بات ہو جا رہا
 و گیرہ پر الوڈاع بھیجھو بھارے لکھنے پر ہم کو سنہشی آٹا ہو شب گلف جب شے میں پورا جیٹلمین ہوا
 ہون تم کو کون کے کھٹ و شلام سے اپنا شک سمجھتا ہوں ہم ٹھپین یاد نہیں کر ٹامہ ہمین
 کیون یا ڈ کر ٹا ہو مائی ڈیر لیر تلک کسی کو تکلیف دینا ہو کو بھی کا باٹ ہو کو واہ کو واہ چھیان لکھ
 ہماری ٹیٹ کو ڈک کرتا ہے ہماری ٹرپ سے کسی کو کچھ نہ کہنا اگر پوچھین تو جواب ٹک نہ
 دینا نہ ان کو ہمارا پٹہ بٹانا کشواشے کا لالوگ کے ڈیکھنے سے ہم کو نفرت آٹا ہو۔ فکٹ
سوال۔ بر خور دار نا شالیہ کردار۔ جب کسی مجلس میں کسی کا نام نیکی سے لیا جاتا ہو تو وہ
 نیک لائق مشہور ہوتا ہے اور جس شخص کا ذکر بدی سے کیا جاتا ہو وہ نالائق کہلاتا ہو خیا نچہ
 ایک جگہ پر بھارا ذکر یہ سنا گیا کہ نہ تم لکھتے ہو نہ خدا کی عبادت کرتے ہو ہر وقت جا ہوں کی
 صحبت میں جو خاص افلاس و ادبار کا منو نہ ہو رہو بجا غصہ کر نیکی بھاری عادت ہو گئی ہو
 جب کہ باری تعالیٰ نے تم کو ہاتھ پاتوں ہوش گوش عقل و شعور سب کچھ دیا تو لازم ہے
 کہ تحصیل علم کے ساتھ بندگی خدا میں غفلت نہ کرو اچھے آدمیوں سے ملو برون کی صحبت
 بچو کلمات بد کے کہنے سننے سے احتیاط طمع نا جائز سے اپنے کو بچاؤ خواہش نفس کو اپنا دہ
 غالب ہونے دو بلکہ تابع عقل مصلحت اندیش کے رہو پہلے نتیجہ سوچو پھر حرکت کرو تاکہ حرکت لغو و خلاف عقل
 کے نہ ہوتا وقتیکہ تم ہماری اس تحریر پر عمل نہ کرو گے ہرگز ہرگز ہم تم سے خوش نہ ہوں گے فقط
جواب۔ قبلہ برحق و کعبہ مطلق و ام ظاہر۔ آپ کا نصیحت نامہ فیض شامہ فدوی حق میں
 اکیر ہوا ہر فقرہ اسکا تاثیر بخش کثیر ہوا اب تک بندہ سے جو کچھ بے عنوانی ہوئی اس سے
 از بس نادم ہو کر صدق دل سے توبہ کر کے دست بستہ عرض پر داز ہو کہ انشاء اللہ تعالیٰ
 اب آئندہ کو آپ کے ارشاد کے موافق پورا پورا عمل کرے گا سرِ موفوق نہ ہو گا و اعلیٰ
 جبر حق تعالیٰ کا رحم ہوتا ہو اسکو پانچ چیزیں میسر ہوتی ہیں اول ہر روز ترقی علم کی دو
 بندگی خدا کی تیسرے شناسائی دل کی چوتھے سچائی بات کی پانچوین صحبت و محبت

جس سے اسکی حرمت و توقیر ہو فقط

جواب معظّم بندہ جناب خالو صاحب فدوی ایسی کتابوں کے مطالعہ میں کہ جن کے مضامین شائستہ ہیں ہر وقت رہتا ہر کسی سے فضولیات چیت کرنے میں اپنی اوقات ضائع کرنا نہیں چاہتا اسی باعث سے کسی کے پاس نہیں جاتا اور نہ کوئی میرے پاس آتا ہر واقعی کتب بینی ایسی چیز ہے کہ انسان کے دل کو روشنی اور عقل کو جلا دیتی ہے اگر کسی شخص کو ایسی دوا کی تلاش ہو کہ گھر بیٹھے سہفت اقلیم کی سیر کیا کرے اور اگلے پچھلے حالات دیکھا کرے تو کوئی حکیم یہ نہیں کہہ سکتا کہ سوائے کتب بینی کے اسکے لئے دوسرا نسخہ بھی ہے مگر اب حقیر

حسب الامر والا شیوہ ملنساری کو کتاب بینی پر اعلیٰ سمجھا فقط

سوال مرید ناہید۔ مجھے سنایا کہ تم نے اس خیال غفلت سے نماز و روزہ ترک کر رکھا ہے کہ ابھی ہم جوان ہیں خدا کی بندگی کو بہتیرے دن پڑے ہیں خاطر جمع سے کر لینگے بالفعل کام دنیا کے کرین کیا تم یہ نہیں جانتے کہ موت ہمیشہ خدا کے حکم کی منتظر رہتی ہے گو وقت معلوم نہیں مگر یہ نہ سمجھو کہ دور ہے جسوقت حکم ہو جائیگا پلک مار نیکی مہلت نہ ملیگی تاسف رہ جائیگا وہاں بجز اعمال کچھ کام نہ آئیگا اور غافل نماز و روزہ مسلمان پر فرض ہے کسی وقت کی بھی نماز قضا کر نیکا حکم نہیں نظم

خیال مغفرت اسے بخیر نادان مٹی سازی	چرا غافل تو کارِ آخرت سامان مٹی سازی
طاعت توشہ این راہ بے پایان مٹی سازی	چرا روئے نیاز خود سور حمان مٹی سازی
اگر تگور ابھی غیرت ہے اور پاس عقل کی دولت ہے تو وہ کام نہ کرو کہ جسمین جتنا راضی خدا و رسول ہو	دہرفانی میں خدا کی یاد سے غافل نہ ہو
کھو یا توشہ اسنے جو سو یا مسافر راہ میں	

زیادہ والد عا فقط

جواب بچہ نظیر دام افصال۔ طاعت مریدانہ بجا لا کر دست بستہ عرض رسا ہو جائیکہ پاک پروردگار نے عبادت کے لیے انسان کو پیدا کیا ہے تو یہ خاکسار اسکی یاد و کتب غافل رہ سکتا ہے بچہ قتی نماز ادا کرتا ہے روزے برابر رکھتا ہے جو شخص قال اللہ وقال الرسول کو خیال میں لائیگا

بیشک اپنے عمل بد کی سزا پائیگا جس کسی نے جو کچھ بندہ کی نسبت آئے کہا غلط کہا فقط سوال۔ مریدنا سعید ہمیشہ راہ رضا پر رہو۔ خالق مطلق نے انسان کو جو ہر عقل اسوا سطر عطا فرمایا ہے کہ وہ خیر و شر میں امتیاز کر کے نیک کام اختیار کرے مگر تمہاری بد وضعی کی کیفیت شکر درجہ کمال ملال ہوا افسوس تم نے اسکی قدر نہ جانکر عدا خدا کی عدل حکمی کی حالانکہ اظہر من الشمس ہے کہ جو شخص فعل بد کرتا ہو وہ قطع نظر بدنامی دنیا کے عقیقی میں بھی طرح طرح کے عذاب میں گرفتار ہوگا بدکار آدمی کیسا ہی صاحب علم و سہرا و اہل مال و کنت ہو لیکن نیکیا جس جگہ دیکھو حقیر بے توقیر ہی ہوگا اور نادان وہ دن یاد میں نہیں لاتا کہ جب ملک الموت آئیگا اور تجھے اکیلا لجا ئیگا کہ کوئی تیرے ساتھ جائیگا نہ کوئی مدد کو پہنچے گا وہاں فقط اعمال صالح کام آئیں گے دنیا کی سب چیزیں فانی ہیں الا اعمال قناتین ہوتے خداوند کریم بد و نیکو سزا اور نیکوں کو جزا دے گا کہ لو بیان کچھ تو عمل چلنا ہے تم کو ایک دن ایسا نہ ہواے غافل و غالی رہو اعمال بن

پس مقتضائے دانائی یہی ہے کہ جو کچھ کرنا ہے سو کر لو ورنہ پھر یہ وقت ہاتھ نہ آئیگا فقط جواب۔ پیر و ستگیر و شفیق سرمد الرب القدر۔ سر نیاز آستان مغفرت نشان پر رکھ کر عرض پرداز ہے عالی نامہ نصیحت شمامہ صادر ہو ا معزز فرمایا در حالیکہ خدای تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے تو انسان پر واجب ہے اسکی بے با غنایت کی شکر گزاری کرے اور اسکی عبادت میں بدل مصروف رہے بیشک یہ دنیا مانند کھیتی کے ہے جو گندم بویگا وہ گندم اور جو بویگا وہ جو کاٹے گا ہرگز یہ نہیں کہ بوسے جو اور اٹھائے گیون جیسا کہ مولانا روم صاحب فرمایا ہے بیت

گندم از گندم بر وید جو | از مکافات عمل غافل مشو

چنانچہ حتی المقدور یہ بے شعور خدا کی بندگی میں قصور نہیں کرتا ہر وقت ممنوعات سے محترز رہتا ہے بد وضعی و فعل نامشروع سے کوسون بھاگتا ہے جس شخص نے میری طرف سے آپ کو بدگمان کیا ہے اسکا نام کیا ہے ایسا فرمائیے فقط سوال۔ قبلہ بندہ۔ باوصف رسال چند قطعہ عریضہ عرض حال ہنوز جواب سے کامیاب ہوا

ایسی فردی سے کیا خطا ہوئی جو مورد عتاب ہوا اور حضرت اگر کوئی قصور اس بے شعور سے
 ظور پذیر ہوا ہو تو آگاہی بخشے کہ خواستگار معافی کا ہو کر آئندہ کو متنبہ ہو زیادہ عداوت فقط
جواب بر خوردار نہ ہنچا رہا اقصی ہم تم سے بدینوجہ ناراض ہیں کہ تم نماز روزے کے بند
 نہیں افسوس یہ تمکو معلوم ہی نہیں کہ ہر وقت اجل سر پر کھڑی ہو حیات کا ثبات نہیں وقت
 کا قیام غیر ممکن ہے غافل تھے گھڑیاں یہ دیتا ہر منادنی بن گروں نے گھڑی عمر کی کال دے گھٹاؤ
 اگر تم ہماری خوشنودی چاہتی ہو تو بہنوی عاقبت سمجھ کر نماز روزہ کو سب کام پر مقدم جانو اور یاد رکھو
 جس سے ہووے ایک وقتی بھی قضا واسطے اسکے بھی ہے دو ترخ لکھا

واقعی بے نازی آدمی سک و خرسے بدتر ہے فقط
سوال فرزند نخوت پسند عطاء اللہ ہدایت دہلی میں دو شخص تمھارے عمل کے پیچھے آنکلی
 گفتگو سے ثابت ہوا کہ تمھارے مزاج میں انتہا درجہ کی رعوت آگئی ہر اور خوردار جو شخص تکبر
 کرتا ہو وہ ہرگز ہرگز انسان نہیں بلکہ اخوان الشیاطین ہو غور خدا کو پسند نہیں عاجزی و غوث
 سنو نمرد و فرعون وغیرہ مرد ہو کر مقہور ہوئے پس متکبر آدمی دونوں جہان میں لیل و خواہ
 ہوتا ہر بان اگر برخلاف اسکے جو شخص عجز و انکساری صبر خاکساری کو ہر دم مد نظر رکھتا ہے
 وہ مقبول بارگاہ صمدیت و ہر و عزیز ہو جاتا ہے اب تم کو مناسب ہے کہ خود بینی کو چھوڑ کر انکساری اختیار
 سمجھانے سے تھا ہمیں سروکار اب مان نہ مان تو ہے مختار

جواب قبلہ و کعبہ و جہان و ام ظلم آداب تسلیمات کے بعد دست بستہ عرض ساہون
 افتخار نامے کے صادر ہونے سے مفاخرت دنیا و آخرت حاصل ہوئی اور قبلہ عالم خاکساری
 نام ہے اس امر کا کہ انسان اپنے آپ کو ایسے اعمال و افعال سے بچاوی جو تکبر و نخوت پر وال ہو
 ہمیشہ اپنے آپ کو خلق اللہ کی نظر میں نیک کردار سعادت اطوار حلیم المزاج کریم النفس
 خوش خلق ثابت کرے انکساری یہ مراد نہیں ہے کہ انسان اپنے مراتب مدارج کو کم کر دے
 یا اپنے ماتحتوں کے ساتھ اپنے عزیزوں و دوستوں کی طرح پیش و کیونکہ اس سے انتظام میں قرق

آتا ہے اور ریاست بے سیاست درست نہیں ہوتی انسان کا تکبر اختیار کرنا انسانیت کے لئے گناہ ہے
 کس ہوا میں ہم ابھرتے ہیں عیش مثل حباب | یہ تو ثابت ہے کہ مشیت خاک ہے بنیا و مین
 پس جو شخص فروتنی و خاکساری اختیار کرتا ہے تو عام استخار حاصل ہو جائے گا اور زائد عزت و شرف
 اور جو تکبر سے زندگی بسر کرتا ہے وہ ہمیشہ سب کے نزدیک حقیر و ذلیل خیال کیا جاتا ہے امید ہے کہ
 بے شعور کی نسبت خیال غرور کا دل فیض منزل سے دور فرما سکے جواب عریفہ ہذا سے ممتاز فرمایا
 سوال نورالابصار تشدد و شعار کئی شخص ہاں کے باشندے اپنی کسی ضرورت کے بیان کرتے تھے
 ان کی زبان پر یہ معلوم ہوا کہ جب تک تم تبدیل ہو کر اس تحصیل میں آئے ہو دنیا کی دام لذات
 فریب میں پھنس کے اپنی اصلیت و حقیقت کو بھول کر بندگان خدا کو نہایت ہی نظر حقارت سے دیکھتے ہو اور یہ
 اس حکومت کے زعم باطل کو دلیں جگہ دیکر جھوٹے گھمنڈ کو ہرگز نہ پسند کر دے یہ تفاوت عالمی محکمی
 چند روزہ کیونکہ جو عالم نابود ہو عرصہ ظہور وجود میں آیا ہے اسکو آخر ایک دن فنا ہو یہ نیا مصلحت طلسم کتاب ہے

اسنے کس کے ساتھ کی ابتک وفا	لے گئے اسکندر و جم کیا مہلا
ہے غنیمت گر رہے یا نیک نام	سو بھی ہو تقدیر میں جسکی لکھا

پس تم موت کو ہر دم حاضر و موجود سمجھو اور ہر حال میں اپنی روش انصاف سے ہر گز نہ کو راضی و خوش ہو گیا
 بیت نہ کوئی رہا ہونہ کوئی رہیگا | فقط ایک حرف نکوئی رہیگا

زیادہ والد عا فقط
 جواب قبلہ آمل آمانی دام مجدد بعد تقدیم مراتب تسلیم ہوں عرصہ کے بعد خط آپکا آیا
 ممتاز فرمایا حقیقت یہ ہے کہ جب سے فدوی تبدیل ہو کر اس تحصیل میں آیا ہے قصبہ ہذا کی جعلی
 کارروائیوں کو دیکھ کر سخت حیران ہے بیان کے باشندے نہیں اس قدر نا اتفاقی بڑھی ہوئی
 ہے کہ ایک شخص دوسرے کے خون کا پیاسا پھر رہا ہے ہر وقت اس فکر میں رہتا ہے کہ کیسی طرح نام و نشان
 صفحہ عالم سے مٹ جائے پس بوجہ عداوت باہمی دو چار مصنوعی مقدمے ہر روز دائر ہوتے ہیں اور تیار ہوتے ہیں
 پر بجانب یقین اسیر جھوٹے اور بے ایمان گواہ حاضر کھیری ہوتے ہیں کہ اجلاس کے قریب پہنچتے ہی زبان پر

ایمان کی کہیں گے ایمان ہی تو سب کچھ آخر کار کوئی بالزام دروغ حلفی اور کوئی بھڑکائی
جریانہ وقید کا برابر بنایا ہوتا ہے اگر تمام واقعات شرمناک کو جو نا اتفاقی باہمی کے طفیل
سے اس بستی میں پھیلے ہوئے ہیں مفصل عرض کروں گا تو شاید ایک دفتر بھی اس کے لیے
مکتفی نہ ہو سکے بیان کے باشندے اپنی ناقص عادلون سے تو باز نہیں آتے ناحق نہاد
الفاظ نامناسب بندہ کو بدنام کرتے پھرتے ہیں بیشک جو کوئی غور سے سرٹھا کر اپنی کو دوسروں
اعلیٰ جانتا ہو وہ آخر سر کے بل گرتا ہو کترین کا اسپر عمل ہی صریح خال آپکو سمجھنا کیسے ہے تو یہ ہے فقط
سوال یہ ہے تن سو سرا سر نسیان برادر ظہور علیخان۔ وزیر علیخان کی زبانی معلوم ہوا کہ تم
پر ایک کیساتھ متوافقت نہ پیش نہیں آتے بلکہ یہ سمجھتے ہو کہ زیادہ عجز آدمی کو حقرو ہے تو پھر
کر دیتا ہو یہ خیال تمہارا سرا سر لغو کیا معنی خاکساری سے انسان کی عزت کم نہیں ہوتی جس قدر
تم انکساری کے ساتھ لوگوں سے برتاؤ کرو گے اس قدر تمہاری عزت ترقی پکڑے گی لوگ تم کو مذہب
خیال کرنا چاہیں گے اگر کوئی شخص تمہارے مکان پر آوے اور تم اسکی تعظیم نہ کرو تو کیا شخص
تمہارے اس نا جائز و سلور سے خوش ہو گا اگر اسکی عزت اور خاطر داری کرو گے تو وہ کمال
خوشی سے تمہارے پاس آیا کرے گا ہر قسم کی تمہاری حاجتیں خاکساری سے روا ہو سکتی ہیں جو کام
نرمی سے نکلتا ہو وہ سختی سے نہیں نکلتا جو لوگ عمدہ جوہر خاکساری کو حاصل نہیں کرتے وہ
اس وقت ضرور پھٹتے ہیں جب خاک ہیں بھاتے ہیں کہ ہائے ہم جس چیز سے بنائے
گئے تھے اسکی بننے و زادن نہ کی۔ فقط

جواب معذرت جو دو کرم جناب بھائی صاحب منہ نامہ نافذ ہوا افتخار بخشا جس حالت
میں کہ خاک کے پتلے ہیں آخر خاک ہی ہو جائینگے تو ہم کو خاک ہی سے بھی الفت کرنی چاہیے
بیشک جو شخص صدق دل سے خاکساری اختیار کرتا ہو اس سے سب خوش رہتے ہیں
خاکساری کیون نہوں کی کدورت کا علاج | خاک سے ملنا اٹھاتا ہے غبار آئینہ سے
مکریان جیسے حضرت وزیر خان ملاؤن کی صورت بنا کر ٹیٹھی چھریوں کو کون کھلا کاٹتے ہیں

پھر اس پر آپ کو خاکسار مشور کرتے ہیں میں انکو کبھی خاکسار نہیں کہوں گا بلکہ مفتون کی گروہ کا گروہ سمجھتا ہوں
سے خاکساری پر نہ کر مودی کی ہرگز اختیار جو تک مٹی میں ملے تو بھی لہو پتی رہے
اس سبب کے بد باطن منافق لوگوں کے ملنے جلنے سے نفرت کرتا ہوں فقط

سوال۔ فرزند خود پسند ہم نے سنا ہے کہ تمہاری دماغ میں بوی خود پسندی خوب سما گئی ہو نیز
تم نے اپنی زبان بہت گندی کر لی ہے سنا ہے آدمی اپنی تعریف و توصیف کا کلمہ اپنی زبان سے
نکالتا ہے وہ عوام الناس کے نزدیک خود بینی و خود پسندی کے خطا کے بلقب کیا جاتا ہے لوگ
اس کے اقوال غور و آمیز رہیں کرتے ہیں فتنہ انگیز و شور و خیز باتوں کی انسان کو پرہیز لازم ہے دنیا میں
اکثر خرابیاں اور برائیاں اسی زبان کی بدلت پیدا ہوتی ہیں گھر کے گھر اسی زبان نے صاف کر دی ہیں
اور دوست کو دوست کی ہی زبان جدا کر کے ایک کو دوسرے کے خون کا پیاسا بنا دی ہے زبان
شیریں ملک گیری زبان طرہی ملک کا اب ہم بری عادت کو چھوڑ دینا چاہتے ہیں اختیار کرتا کہ دین دنیا میں چھوڑ دینا چاہتے ہیں
جواب قبلہ جان کعبہ ایمان مدظلہ العالی نیامہ والا صاوریہ اسر قراقرم فرمایا ویسے تو خلق کا خلق
کسی نے بند نہیں کیا الا بخدا میں تو غور کی بوتل بھی اپنے دماغ میں نہیں آنے دیتا اور نہ
کسی سے بد نہ بانی سے پیش آتا ہوں میری نیکیوں کی تمام بستی گواہ ہے جب آپ ان شریف
لایے گا دریافت فرمائیے گا زیادہ اس سے اور کیا عرض کروں فقط

سوال۔ اے نالائق تہذیب ایک گویا ہے ہر خور و از طفر علیجان مجسم تہذیب عقل کل
ثقت منش۔ متانت پسند۔ و تمن خوشامد ہے اور اسی پر کیا مدار ہے جو جو حرکات سکناں اسکے
ہیں انہیں سے کوئی ایک بھی لائق حرف گیری نہیں اس سبب کہ ہم اُس سے خوش ہیں
اور ہم کندہ تا تراش منہ زور ہے ادب بد تہذیب کج بحث ہو تم کو معلوم ہی نہیں کہ تہذیب
کس جانور کا نام ہے آیا تہذیب یہی ہے کہ بوٹ چڑھاے جاکٹ پتلون پہنے میخواری کرے
بسکٹ کھاے سیٹی بجائے بس تمہاری بد وضعی سے ہم نہایت ناخوش ہیں فقط
جواب جناب عالی صاحب لہشت پناہ میرے قسم خدا پاک کی قدری کے اپنے خیالات

نہیں جو پہلے تھے تو یہ ہر میری ہزار دفعہ توبہ پر عجز سماعت اپنی عادات ناقص و حرکات
 ناپسندیدہ سے باز آکر دست بستہ عرض بردارے کہ اللہ میرا قصور معاف فرما دے اور اللہ مجھ کو اپنی
 اطاعت و فرمانبرداری میں اپنی جان تک صرف کر دینے میں دریغ نہیں کیونکہ ابلی خدنگاری
 میرے لئے دو لون جہان میں ایک عمدہ پادداشت و نیکنامی کا نمونہ ہے اس حقیر کو حاضر و غائب
 خادم اپنا قصور فرما کے تا حصول ملازمت مزدور و محتوری مزاج خود بدولت کر آگاہ فرماتے رہیں
سوال۔ مکرم بندہ جناب عالی صاحب عرصہ کثیر ہوا نامہ آپ کا نہیں آیا اسکا کیا سبب ہے
 مدت سے جو میں نے خدمت عالی میں عرض نہ کیا ہے بھیا اس کی وجہ یہ ہے کہ کثرت کار و بار
 سے مجھ کو فرصت نہ تھی اب فرصت ہوئی آپ کو اپنی خیریت سے اطلاع دی فقط اس
جواب۔ اے دین فراموش۔ سنو جب تک تم ارکان فرائض الہی احکامات شرعیہ
 پابند تھے تب تک تم سے ہر کو محبت تھی جس روز سے دین اسلام کو تم نے چھوڑا اور
 نیچری اختیار کیا اسی روز سے ہمارا قلم فرط رنج و الم سے رک گیا فی الحقیقہ جاگت بیلوں کے
 زینب جسم گریو والے پھری کانٹے سے کھانا کھانیوالے اور نماز روزہ ترک کرنے والے
 و ذبیحہ کی ضرورت نہ بتانے والے ہمارے کون اور ہم ان کے کون ہیں اب تم کو ہم کو
 اور تم کو تم سے کیا واسطہ کیا سرد کار بس ہمارے خطوں کا انتظار کہ نا فقط خیال باطلہ ہی فقط
سوال۔ عزیز بے سمجھ۔ ہم نے سنا ہے کہ تم فرضی بات پر لوگوں سے حجت کر بیٹھے ہو ہر ایک
 بات میں وہ غلط مکر اپنی بات کو بالا رکھتے ہو اگر کسی نے ہان میں ہان ملائی تو خیر و بد
 آستین جڑھا کر لڑنے کو مستعد ہو جاتے ہو ان تمہاری حرکات ناپسندیدہ کو ہم سخت ناراض
 ہیں اب چند قاعدہ گفتگو کے بارے میں تجویز کیے جاتے ہیں براہ سعادتمندی پورا پورا عمل کرو
 اول یہ کہ بہت نہ بولے کیونکہ بہت بولنے کو آدمی پانگل سمجھا جاتا ہے۔ دوسرے یہ کہ جب
 تک بات کے نیک و بد کو سوچ نہ لے ہرگز منہ سے نہ نکالے تیسرے یہ کہ ایک بات کو بار
 بار نہ کہی کیونکہ سامع کو نفرت ہوتی ہے جو چوتھے یہ کہ جب کوئی دوسرا بات کرتا ہو اپنا بیان

شروع نہ کرے جب تمام کرے تب اپنا بیان ایسی کلمات سے کرے کہ مطلب نہ ہو یا بچوں
 یہ کہ جس بات کو دوسرے کو بوجھین آپ جواب دیوے چھٹے یہ کہ جب ایک جماعت سے کسی
 بات کا سوال ہو تو جواب دینے کا پیشوانہ بنو شائقین یہ کہ جس علم میں دخل نہ ہو اسکی بحث میں
 دخل نہ دے آٹھویں یہ کہ جو بات اس کو پوشیدہ رکھے اسکے سننے کو ظاہر اقصیٰ نہ کرے نوین
 یہ کہ اشارہ و کنایہ سے بات نہ کرے دسویں یہ کہ اپنی آواز کو اندازہ پر رکھو نہ اتنا آہستہ بولو
 کہ دوسرا سننے سے عاجز ہوئے اور نہ اتنا سخت بولو کہ سننے والے کا دماغ پریشان ہو رہو
 یہ کہ کسی کی بدی یا برائی کی بات زبان سے نہ نکالے کیونکہ نتیجہ اسکا باعث بدنامی ہو یا رھو
 یہ کہ کذب و دروغ آمیز بات سے زبان کو آشنانہ کرے کسو اسطے کہ دروغ کو آدمی دنیا میں علی الاعمال
 ذلیل و خوار ہو ماحساب کو بھی رحمت خدا سے محروم رہیگا فقط
 جواب چچا صاحب بزرگوار من سلامت نامہ نصیحت آموز و درود ہوا ممتاز فرمایا حق سبحا
 تعالیٰ ذات باریکات کو میرے سر پر دائم قائم رکھے چنانچہ آپ کے ارشاد کو کالو تحی
 مِنَ الشَّكَاةِ سمجھا پورا پور عمل کیا۔

سوال۔ قدر افزائے مایا زندان۔ عرصہ سے عالی نامہ صادر نہ ہوا اسلئے دل
 نیاز مند متفکر ہے۔ سفتہ گذشتہ میں مسیمان گلشیر خان و شمشیر خان دونوں بھائی کوتاہ بین
 مقوڑی سی زمین کے جھکڑے میں خوب جھکڑے حتیٰ کہ زد و کوب کی نوبت ہو چکی خیاںچہ
 انہی اعمال کی بدولت آجکل جیلخانہ میں پران رہے ہیں سچ ہی جو دنیوی مال و متاع کی چاہ میں
 من لگا تا ہوا وہ انہی کو ڈالوا ڈول کر کے چاہ مصیبت میں ڈالتا ہر دیکھے اب نتیجہ اخیر کیا ہوتا ہے فقط
 جواب۔ عزیز سراپا میتر۔ تمہارے خط کے آنے سے تشفی وافی ہوئی گلشیر خان و شمشیر خان کا
 حال معلوم ہوا۔ پرسون کے روز آدمی رات کو شیخ شیرانی کے لڑکے کو بھیڑیا اٹھا لیکر اسوقت
 بسبب بھری رات کے اسکے چہرے نے میں ناکامیاب ہو علی الصبح جو اسکی تلاش میں اسکو ورتا
 پھر کچلے تو ایک میل کے فاصلہ پر جا کر کیا دیکھتے ہیں کہ ایک جھاڑی کے درمیان بھڑو کے بچوں کے

ساتھ صحیح و سلامت بیٹھا کھیل رہا اس وقت بھیڑیا کہیں کو گیا ہوا تھا یہ پیارے خوشی خوشی
اسکو اٹھا لائے کچ ہے جسے خدارکھے اسے کون چکھے۔

سوال۔ چوپھا صاحب قبلہ فیاض نے ہان عرصہ گزرا کہ کچھ خبر اس طرف کی معلوم نہ ہوئی
اس باعث ہر وقت آشفتہ خاطر رہتا ہوں امید کہ محنتوری مزاج مقدس سے کچ کو الف
دیکر آگاہی بخیر تازی خبر سنیں کہ رستم خان لدھیانہ خان نے خشت سازون کو واسطے تیار می
یختہ کے کچھ روپیہ پیشگی دیدیے تھے لیکن جب خشت سازون نے موافق اپنا قرار کے خشت تیار نہ
کیں تو خان صوف نے براہ ناعاقبت اندیشی ایک خشت ساز کو لات و کچ سے ایسا مارا کہ وہ بھار
دو روز زندہ رہ کر مر گیا آخر وقت پولیس کو اس نے لکھا دیا کہ میں زدو کو کچ صدی ہلاک ہوتا
ہوں جب مر گیا تو پولیس نے نعلش اسکی ڈاکٹر صاحب کے معائنہ کیلئے بھیج دی انھوں نے سخت جوش و خروش
ہو ملوک کا ظاہر کیا اب یہ مقدمہ عدالت میں جمع ہو گا خان ندو کو حوالا تین تین لکھ روٹ کس کل بیٹھا

جواب۔ بر خور وار خجہ یہ خصال ہمیشہ خوش حال رہو یہ کارس کار دہلی گئے تھے آج واپس آئے ہیں
رستم خان کی کیفیت معلوم ہوئی حقیقت میں غصہ سب سے زیادہ خراب ہے غصہ کار و کنا بڑی
روانگی ہے غصہ کے وقت ایسی ایسی حرکتیں ناشائستہ ہو جاتی ہیں کہ جو پیچھے خرابی و فساد برپا کرے
میں پھر انسان افسوس کرتا ہے کہ ہاں میں نے غصہ و غضب کو کیوں فرو نہ کیا اگر اس وقت
فرو کر کے صبر اختیار کرتا تو اس قدر متحمل بارگراں و تکلیف کا نہ ہوتا انسان کو چاہیے کہ غصہ نہ
کیونکہ عقل قائم رکھے صبر خاموشی اختیار کرے تاکہ رفع فساد ہو جو لوگ اسی تباہی باتوں سے
زبان کو خراب اور دماغ کو پرانندہ کرتے ہیں اور غصہ میں آکر ہر کسی کو مار مٹھتے ہیں وہ
اہل دانش و نبیش کے نزدیک احمق و فاجر العقل ہیں فقط

سوال۔ جناب لا۔ آداب مزاج مقدس۔ ان دنوں دلاور خان و بہادر خان میں
سخت جھگڑا برپا کیا عدالت تک نوبت ہو چکی ہے
نا اتفاقی شیوہ ہر دور خراب کا خندان ہر برقی دیکھ کر ناسوا کا

ہیں ہم لوگ سمجھاتے ہیں مگر نہیں سمجھتے آپ بذریعہ تحریر اس ضد کو ان کو باز رکھتے فقط
جواب عزیزہ قلیل الفہم برادر حسن علی خان کے خط سے معلوم ہوا کہ تم نے باغواں اور باغ
و شہداد خان بنام حق و اور خان و و سو روپیہ کی نالاش کی تھی وہ خارج ہو گئی البتہ اودہ تھا
تجویر ثانی پیش کرنے کا ہر غیر مجبور یا وہ بحث کرنے کی اسلئے ضرورت نہیں کہ یہ انسان پر
انجام کو سوچ لیتا ہے تب اپنی عقل پر خود ہی افسوس کرتا ہے مگر ہاں اس قدر تو ضرور لکھو گا کہ ہر
ایک شجر کو واجب ہے کہ کوئی کام ایسا نہ کرے جس کا انجام پشیمانی و بدنامی ہو صریح مروجہ آخر میں
مبارک بندہ الیست جس فعل سے خدا اور رسول و خلق اللہ ناخوش ہو وہ کام ہرگز نہ کرنا چاہیے
تجاری شان کے شایان نہیں ہر کہ تم جوئے جھگڑے طمع اپنی نفس یا کسی کے کینہ شکنی پر یا کوئی
ایسے کاموں سے کہ جن سے عزت و وقت میں تنزل واقع ہو محسوس ہو اور اپنی حرکت نا جائزہ ہو
ناوم ہو کر ازراہ دانائی حق و اور خان و صفائی حاصل کرو ہر چند کہ یہ لکھنا ہمارا تم کو برا معلوم
ہو گا کیونکہ نصیحت کی بات کر دی گئی ہے الا تامل سے سوچو گے تو بہت ہی مفید پاؤ گے فقط
سوال سایہ بلند پایہ قبلہ گاہی صاحب مستدام باور بجا آوری خدایات فرضیہ کے بعد
گزار ہے۔ اپنی دیوان خانے کے سامنے جو میدان پڑا ہوا ہے اس میں بڑے خان صاحب کا
لاکھ مکان بنوانے کا ہے اور بلکہ شرف کی طرف بنیاد دیوار بھی قائم کر دی ہے بندہ نے
اُن سے یہ کہا کہ اس میدان میں مکان بنوانے سے سخت تکلیف ہو جائیگی آپ مکان بنیاد پر
گرج کر بولے کہ میں اپنی زمین زر خرید میں مکان بناتا ہوں اس میں کسی کا کیا اجارا تھا ارادہ
جائے جہنم میں مجھے اس سے کیا مسئلہ ہے وی انکی یہ باتیں سن کر خاموش ہو گیا اگر آپ ارشاد
ہو تو اسکی چارہ جوئی عدالت سے کی جاوے فقط

جواب۔ جان سن اگر بڑے خان صاحب مکان بناتے ہیں بنانے وہ ہم کیا کر سکتے
ہیں میں اُن سے چھین نہیں سکتے یا ہر ان کو نکال نہیں سکتا کیا معنی کہ وہ زمین زر خرید ملکیت کی ہے
اگر عدالت میں مقدمہ دائر کر دے تو بڑی پیچیدگی ہو جائیگی آخر کو دلیل میرا بننا پڑ جائیگا

ہو کہ جو جیتا سو ہر اور جو ہر سو مرا پس حتی الامکان انسان عدالت میں جہاں تک ہو سکے کہ نہ تو کسی سخت ضرورت کے عدالت کو تکلیف دینا نہایت برا اور مقدمہ بازی کا شوق پیدا کرنا کسی شریف کا کام نہیں بلکہ بددعا اس سے بدتر فقط

سوال حضرت ولی نعمی جناب چچا غلام حسین خان صاحب اقبال بعد تبلیغ لیسلم التعلیم یہ کہ جو مقدمہ عدالت دیوانی میں دائر تھا میں اس میں کامیاب ہو امیر خواہش ہرگز مقدمہ کے دائرہ کرنے کی نہ تھی لیکن وزیر خان غیور کی پر فریب باتوں نے میرے دل میں یہ خیال پیدا کر دیا تھا کہ یا تو یہ لوگ میرے مقدمہ جتا دینگے یا از روی تصفیہ باہمی کچھ دلاؤں گی یہ باتیں لوگوں میں اتنی الا ایک حصہ میری جائداد کا قرضدار می میں کیا انکی مشورے مجھ پر باد کرو یا انکی صلاح میرے کیا کام آئی افسوس اس وقت کچھ آغاز و انجام پر غور نہ کیا اگر غور کرتا تو اس قدر زبردست ہوتا و خفت اٹھاتا حقیقت میں مجھ سے بڑی غلطی ہوئی اب بجز اسکے کہ ان پر کئے پر نام ہو کر آہ و گھبراہٹ ہو جو ہر جاو اور کچھ نہیں کر سکتا لہذا نہایت نیک باطنی سرگوشیوں کہ آپ براہ مریضہ اپنا تھوڑا سا وقت اس طرف صرف کر کے ہر دو فرق میں صلح کر دیجیے بدن شریف آوری جناب اصلاح معاملہ غیر ممکن فقط جواب برخواستہ وار سادہ لوح خط تمہارا آیا حال معلوم ہوا جو شخص انجام کار نظر نہ کر کے کوئی کام کر گذرتا ہے اسکا مال پستی و رسوائی ہو اس واسطے عقلمندوں کا قول ہے کہ ہر ایک کام کے کرنے سے پیشتر اسکے آغاز و انجام پر غور کر لینا چاہیے سو تم کو شروع ہی میں اپنی قوت و طاقت کا وزن میزان اور اک سے کر لینا لازم تھا کہ اگر میں مقدمہ دائر کروں گا تو فرق تمہاری کے مقابلہ کی کیا صورت ہوگی جو لوگ ترغیب و تحریک لڑانے پر آمادہ ہوئے ہیں وہ میرا ساتھ دینگے یا عین موقع پر نہ پھیر لیں گے اس میں کچھ شک نہیں کہ ان تمام خرابیوں کا باعث وزیر خان

آدمی کا ہر آدمی شیطان یہ مثل سچ ہے آزاد کیا

مگر ہر شخص کیسا ہی بیوقوف کیوں نہ ہو ضروری حالت کو جانتا ہو ورنہ حالیکہ ملو بہ معلوم تھا کہ میں فرق ثانی کی قوت و اقبال کو کسی طرح نہ ضعف نہیں ہو سکتا تو کبھی حاسدون کے کہنے سے

مقدمہ دائرہ کے اپنی جائداد کا ایک حصہ قرض میں کیوں ضائع کیا بیت

برقواضہ سے دشمن تکلیف کر دینا بہت پای بوس سیل از پا انگند دیوار را

دو ہفتے کے بعد ایک ہفتہ کی رخصت لیکر ضرور آؤں گا اطمینان رکھو فقط

سوال عزیز تن پرور جب انسان کا جسم زور دولت سے آراستہ ہو تو اسے زیبا

ہے کہ اپنے خوان نعمت سے عزیز واقارب غریبا کی شکم پری کے لئے بدل متوجہ رہے ورنہ

انپایٹ تو گدھا بھی بھر لیتا ہے دیکھو جناب چچا علی بخش خان صاحب بی کلکڑے اپنی جائداد

مالیتی ڈیڑھ لاکھ روپیہ کی اپنے عزیزوں اور قرابت داروں کو سپرد کر دی اور اسپر بھی

ہر ایک بہودی کیلئے قلعے سخنے درمے ساعی ہین حق تو یہ ہے کہ حق تعالیٰ جب دولت دی

تو ایسے ہی کو دے نہ کہ تم جیسوں کو کہ اگر اتفاقیہ کوئی بھائی بند کسی غرض سے تمہاری پاس

جاتا ہے کار براری تو درکنار اسکی مزاج پر ہی کے بھی تم روادار نہیں ہوتے پھر میں ایسی سمجھ فقط

جواب فیض آباد جناب بی صاحب نامہ والا نافذ ہوا میری عزت بڑھائی جو صاحب

میرے پاس تشریف لاتے ہین متلاشی معاش آتے ہین اور اس زمانہ میں روزگار عتقاہ

صد ہا آدمی پاس شدہ مدارس سرکاری کے تعلیم یافتہ لیاقت نامہ ہاتھ میں لے کر بامید

لو کر ہی کچھ پوچھیں خاک چھاتر پھرتے ہین سرکاری خدمت میں ہی گنتی کی ہین مایوس کار کھانک کر دی ہین

ہر ایک کو متواضعانہ پیش آتا ہوں روزگار کرنے میں پی مجبوری کہہ سکتا ہوں سو اس کے اوکھائی و صبر نہیں فقط

سوال بر خوردار قاون نشیم نے سنا ہے کہ تم ایسے بخیل و ممسک ہو گئے کہ دینے کے

نامہ پوارہ دیکر سو جاتے ہو۔ افسوس اس قدر دولت ہوتے نہ تم خود کھاتے ہو نہ کسی کھاتے

ہو بیچ ہے اگر عاقل کو دولت مل جاتی ہے تو وہ اس کے بوجھ سے ایسا جھک جاتا ہے

جیسے مٹر سے بھر بلکہ سرور زہرام سمجھا انکساری اور رفاہ عام کی خوش موٹا ہی ہو

تا عاقبت اندیشیوں کے ہاتھ جو دولت آتی ہو وہ اس کے نشہ میں چور ہو کر بجا طور پر خرچ کر ڈالتے

ہین کم نصیب شخصوں کو جو دولت نصیب ہوتی ہے تو وہ کچھ سوکھی چوس نہ خود کھاتی ہین کہی

کھلاتے ہیں مین مین دفن کر دیتے ہیں فی الواقع دولت اس کا نام ہے کہ جو رفاہ خلق
اور سعی عقلی ترقیات میں صرف کیا اسے میرے تحت جگر امداد مخلوق و ہمدی این
جنس میں صرف کرنے کی عادت کر دتا کہ دنیا میں نام و عقبی میں ثواب ہو بیت

قدر بڑھتی ہو زندگی میں | نام رہتا ہے دہر فانی میں |

جواب حضرت ولی النبی جناب پو پھا صاحب واقعی دولت خدا داد پر بخل کرنا نہ خود
کھانا نہ کسی کو کھانا دیدہ و دانستہ اپنی کو دوزخ میں ڈالنا ہر لالچ سوز یا وہ کوئی فعل یا پند نہیں
جو کر نیکی جمع یا غافل ہیں جائیں چھوڑ | ابان مگر ارمان و حسرت ساتھ لیتے جائیں گے

پس میری نسبت جو عوام کا گمان ہے وہ محض غلط ہیں افلاس نہ دون کی بھلائی میں
تن من دھن سے متوجہ ہوں سو میرا خیال یہ ہے کہ یہ دولت کسی ایسے کار خیر میں صرف کی جائے
کہ جس سے عوام الناس کی بھلائی و عاقبت میں اپنی بہترائی متصور ہو یہ امر ایک تشریف آوری
پر منحصر ہے جلد تشریف لائیے صرف کرنے کی تدبیر بتائیے فقط

سوال جناب حیا صاحب تسلیم فدوی نے جس قدر کمایا تھا و شبہ کی شے کو پشت دیوا
مکان میں نقب ڈر کر چور چور لے گئے ہر چند کہ پولیس تفتیش میں معروف ہے الامال و
لزم کا کچھ یہ نہیں دیکھے مال ملتا ہوا نہیں اس مال کے فراہم کرنے میں نے کس قدر
محنت اٹھائی اور اسکی نگرانی میں مفت کی اذیت پائی لیکن افسوس میں نے خود کھایا
نہ خدا کی راہ پر کسی کو کھلایا چوری ہوئی کھیت لوٹ گئی صبر استقلال کی باگ ہاتھ سے
چھوٹ گئی اب حیات ممات میری دونوں برابر ہیں فقط

جواب جامہ پوش کنجوسی بر خور دار محمد طوسی خط تمھارا آیا چوری ہو جانے سے ہمارے دل کو
نہایت صدمہ ہوا افسوس نہ تم نے خود کھایا نہ کسی کو کھلایا مفت برباد کر دیا جو کوئی مال
جمع کرے اور وہ اسے نہ کھائے نہ کھلاوے اسکا مال مفت اور کے ہاتھ میں جاتا ہوا شوم نگین
مال کا ہر نہ کہ مالک اسکا ہر ایک ات ہی ڈر رہتا ہوا کہ مبادا کوئی روپیہ کی طمع سے جان سے

نہ مار جائے ایسی مالدار سے فقیر ہزار درجہ بہتر کہ جو کچھ تھوڑا بہت اُسکے ہاتھ آتا ہو سو بلا
تامل خرچ کر کے بے اندیشہ رات کو سوتا ہو پس جو کوئی زبرد گردے اُسے لازم ہے کہ اس میں کسی
کچھ کھاوے کچھ پیوے خدا کی راہ پر دیوی سوئی ایسا نہیں کیا اب اسکا افسوس ہی کیا ہو تو شہ تقدیر ہی تھا
سوال فی نعمت مایا زندان جناب چا صاحب اقبالہ یہ میں سنا کرتا تھا کہ باشندے موضع
مگانا کے عموماً چور ہوتے ہیں مگر آج یہ کیفیت بخیر خود میں نے دیکھی کہ چاندنی چوک کی
مسجد کے حجرے میں مؤذن صاحب اپنا مکمل رہنمائی کسی ضرورت سے بازار گئے تھے آخر میں
مسمی دانا سکھ موضع مگانا اس حجرہ میں کھسک کر مکمل اٹھا کر چلے پاراستہ میں دن مناسبت
نے اپنا مکمل بیان کر اس سے طلب کیا چور مذکور سیدہ زوری پر آمادہ ہو گیا اتفاقاً میں جان
آٹھلا سمجھ بچھا کر مؤذن صاحب کو مکمل لایا یہ اس چور کی خوش قسمتی تھی جو میں اس وقت جان
ہو چکیا ورنہ جیل خانہ میں جاتا واقعی موضع مذکور کے باشندے کچھ ایسی جو تہ چور ہیں کہ نام و ادنی
ادنی اوقایہ بحیثیت اشیاء حتی کہ ایک پارچہ مسند کے چوری ہو بھی باز نہیں آتے
کینخت و راہین شربانے نہایت بیباک و سخت جیہا میں فقط

جواب راحت السلوب بر خوردار محمد یعقوب حبیب نے ہوش سنبھا لایم ہی سنتے ہیں کہ آج
مگانے کیسی گائے بھینس چرا لے گئے یا آج کسی کی بھیڑ بکری کاٹ کر کھا گئے آج کیا رنگ
کے پولیس والے انچر مار دھاڑ پکڑو مھاڑ کر رہے ہیں یا کلا نوری کے تھانہ والے سوٹہ کاری کر انکی خیر زوری
ہیں کیسی مشکین بند رہی ہیں کسی چالان ہو رہا ہو کوئی پٹ رہا ہو کوئی بھاگ گیا غرض کہ ہر روز بلا نامہ
اس گاؤں میں ہی فیض تار رہتا ہو مگر وہ لوگ مغیرت و بد نہاد اپنی خوے بد سے باز نہیں آتے فقط
سوال کرم بندہ جناب خالو صاحب مدت گذری کہ نامہ والا صادر نہ ہوا اس سبب کہ
طبیعت فردی کی نہایت پریشان ہو امید ہے کہ محضوری مزاج مبارک سے آگاہی
بخشے یہاں کے چند اشخاص بد اساس نے بوجہ کدورت باطنی و از راہ بد و غمی میرزہ
غلام حسین خان صاحب کے اچھو دلون میں اتھا ورجہ کی برائی پیدا کر دی تھی اور براہ عناد ایک فاف

بے بنیاد ہمارے باہم فوجداری کرادی کی غرض سے اپنی طبیعت کے اختراع کر کے وہ طول عمل میں لائے تھے کہ معاذ اللہ خدا نے عزت رکھی جو آج بافہام تفہیم چند ہوا خواہ صہیم کے رنجش و کدورت مبتدل بصلح و صفائی ہو گئی واقعی یہاں کی مخلوق کی دغا باز دور و غلو بدنام و فساد و فساد و فساد جو بہت بددیانتیت و اعمال و دونوں خراب گھر میں فاقہ الابلات کا وہ ترقاقہ کہ سامع کے ہوش بگڑ جائیں کجخت فاقہ مست ہر وقت ایک نیا معاملہ سامنے لاتے تھے اب بفضلہ تعالیٰ اتفاق باہمی سے ہمارے یہاں اُجالا ہوا اطلاع بالا ہوا دشمنان بد سرشت کا منہ کالا ہوا۔ فقط

جواب۔ سعادت نشان بر خوردار عبدالغفور خان خط تمہارا آیا حقیقت مندرجہ معلوم ہوئی تمہارے اتفاق باہمی کی خوشخبری سکر ہمارا دل نہایت خوش ہوا خدا ہمیشہ اتفاق رکھے مصراع جیتک جہان پر تم بھی جہان میں رہو عزیز + فی الواقع وہاں کے لوگ بڑے بغیرت و بے تمیز ہیں حالانکہ کئی بار قید و جربانہ کی سزا پانچکے ہیں پھر بھی اپنی شرارتوں سے باز نہیں آتے ان روسیہ بدشتوں کی دوستی خجرو نشتر سے بدتر اور انکے ساتھ ربط و ضبط لائق لعنت ہے جس نے انکی دوستی کا خیال کیا انھوں نے مکرو دغا کی چھری سے اُسکو حلال کیا جو کوئی ان سے ملا چند روز میں اُسکو خاک میں ملایا جبر احسان کرو وہی درپے تحریب برائی ہو وہاں کی خلقت بیوقوفانہ آشنا ہے اعتبار غرض تک سروکار مطلق غلام پھر نطفہ حرام غلام و فریب کج ادائی و دروغ گوئی و فساد جوئی ان کا شیوہ ہے حرص طمع ان کے نفس پر غالب ہے معاذ اللہ خدا الیون سے محفوظ رکھ کر حق تو یہ ہے کہ وہ جگہ لائق بود و باش نہیں اب جو ہرانائی یہ ہے کہ وہاں کے باشندوں سے محترم ہو کسی کو اپنا دوست نہ سمجھو کسی کے کہنے سننے پر عمل نہ کرو لیکن متفق رہو انجام کار پر نظر رکھو کہ خدا کے فضل و کرم پر بھروسہ رکھو فقط

سوال۔ قبلہ میں مدت کچھ خبر وہاں کی معلوم نہ ہوئی اسلئے دل نیاز مند متفکر ہے چکل موضع گروہ میں ایسی ہوا اتفاق کی چل رہی ہے کہ کسی کو کسی سے اتفاق نہیں فلک برفقار نے یہاں کی نسبت ایسی روشن اختیار کی ہے کہ کسی انسان میں انسانی کی بوتک نہیں نہ باپ کو

بیٹے کی محبت ہر نہ بیٹے کو باپ پاس اور حقیقی بھائیوں میں ہر فساد ہو رہا ہے کہ خدا دشمنوں کو بھی نصیب کرے ایک شخص پر دوسرے ہر جنس کو آنکھ بھر کر نہیں دیکھ سکتا دغا باز نہ مٹی سے ایمانی کا وہ بازار گرم ہے کہ خدا کی پناہ کسی کو خوف خدا نہیں طمع ایسی غالب ہے کہ خواہ کچھ ہی ہو کچھ لٹ جائے ہر شخص اپنے منہ سے میاں بیٹھو بن بیٹھا ہر دوسرے کو خیال میں نہیں لاتا جہد مہر آنکھ اٹھا دیکھو لڑائی کے سامان نفاق کی تیاریاں ہیں

کیسی ہوا چلی ہے کہ گھر گھر نفاق ہے | ہر دغا کا ذکر تو بالائے طاق ہے

جواب بشرہ زندگانی میں عین انتظار میں خط تمہارا پہنچا ہر کو مسرور الوقت کیا دیر کی خط کی وجہ عدیم الفرستی ہے موضع گرورہ کے باشندوں پر کیا موقوف ہے بلکہ تمام ہندوین اتفاق نہیں خصوصاً مسلمانوں میں ایک بھائی دوسرے کو دیکھ کر جلتا ہے ایک کی آسودگی پر ایک حسد کرتا ہے ذرا سی بات پر خواہ مخواہ کی عداوت خرید لیتا ہے فرضی گفتگو پر جہالت کا ایسا علم برآمد ہوتا ہے کہ خانہ جنگی کی نوبت پہنچ جاتی ہے تمام ضروری کام مرج ہو جاتے ہیں جان مال جا بلاسی جا رہا ہے ملک بات رہا ہے جاہل تو درکنار عالموں کا خیال ہے کہ فروعی مسائل کے اختلاف پر بدۃ العمر بول چال ملنا جلنا ترک کر کے ایک دوسرے کی تخریب کے درپے ہو جاتے ہیں پھر ممکن ہے کہ دشمنی رفع ہو جاوے ہرگز نہیں دوسری ملکوں میں یہ مرض اہیات نام کو نہیں بیٹھا کچھ مذہب لکھتا ہے یا کچھ مذہب ہے ایک بھائی ایک شریعت کا پابند ہے دوسرا دوسری ملت کا مقلد لیکن کیا ممکن کہ دونوں میں فرق ہو وہی ملنساری اٹھنا بیٹھنا اخلاص محبت عیسیٰ بدین خود موسیٰ بدین خود کا معاملہ ہو رہا ہے فقط سوال تیکہ گاہ مافردیان جناب چچا صاحب طلبہ بعد تقدیم مراسم نیاز مندی التماس یہ ہے کہ منشی کا لکھا پر شاہ تحصیلدار درجہ اول رشوت ستانی سے اس قدر بدنام ہوئے کہ حکام تک انکی رشوت ستانی کی خبر ہو چکی اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ آج اپنی عمر سے بھی قوی اور آئندہ کیلئے بھی مانع روزگار ہو گئے عجب نادان ہیں وہ جو دنیاوی مال کے دیوانے بن کر سچا نہ سناں شمع طمع پر جان تک بھی مٹی مٹھتے ہیں حقیقت میں اس تحصیلدار نے اپنی ماتحت ملازمین کو عموماً ناراض رکھا تھا

چونکہ فدوی درجہ سوم کا تحصیلدار ہے لہذا امیدوار ہے کہ آپ بی شرف لیجا کر جناب
 کمشنر صاحب بہادر سے ملکر ایک درجہ میری ترقی کراویجے فقط
 جواب۔ نور نظر میرے ہر شخص کیلئے خواہ وہ کسی حیثیت میں ہو اسکے واسطے دیانت
 ایک جو ہر لطیف ہے خصوصاً ملازم کیواسطے ایسا موزوں ہے جیسے آنکھ کیواسطے نور چشم
 میں روشنی نہ ہو وہ کورہ ایسا ہی جس ملازم میں دیانت نہ ہو سچ ہے نہ چشموں میں اسکی عزت نہ سکر
 میں قدر نہ رعایا میں آبرو نہ وہ ترقی کا مستحق گردانا جاتا ہے نہ وہ اپنے حسن کارگزاری کا صلہ
 پاتا ہے طمع نفسانی جسکا نام رشوت ہے بہت ہے بری چیز ہے فلاح کارروایان کر کے حق کو
 باطل و باطل کو حق کرے انصاف کا دشمن ظلم کا دوست بنا ہے لیکن رشوت ستانی صرف اسی کو نہیں
 کہتی کہ کسی مقدمہ والے سے زر نقد لیوے نہیں نہیں کوئی ذی اختیار کہ جسکے ہاتھ سے کسی کی مطلق باری
 ہو سکتی ہے اگر وہ کسی شخص سے ایک چلم مٹا کو یا کسی قدر شیرینی یا کوئی تحفہ جو وہ بنظر خوشامد شخص
 واسطے اپنی حاجت براری کے دے رہا ہے وہ بھی رشوت و بددیانتی میں مقصود ہے پس جس ملازم دست
 و امانت کی پوشاک سے آراستہ ہونا چاہیے تو وہ غرض مند کی دی ہوئی چیز سے قطع انکار بھی ہندی
 مثل ہے نہ کھائے نہ آنکھ بجائے نہ لامحالہ پاسداری کرنی پڑے گی پھر وہ امانت دیانت کا لباس کی
 جسم پر راست نہ آئیگا اہلکاروں کو چاہیے کہ بہت بچپن اور رورعایت کی عادت نہ رکھیں بلکہ
 کہ ہوس کی سین کے دندانے زنجیر کے پرزوں میں جسنے اس میں زن دیا اسکے پابزنجیر ہو نہیں کوئی شہرہ
 نہیں آخر کسی نہ کسی روز قطعی کھلی جائی ہے اور تن کے برتن سے آب شرافت کو فوراً بہا دیتی ہے ہم جہ
 روز دہلی کو روانہ ہونگے اور جناب کمشنر صاحب در سر ملکہ تمہاری ترقی کے بار میں سفارش کریں گے فقط
 سوال جناب مولف صاحب اس وقت ایک شخص کی تحریر سے معلوم ہوا کہ برادر حسن علیخان تحصیلدار
 پر مقدمہ رشوت ستانی قائم ہوا ہے جب کہ یہ خبر وحشت انگیزی ہے ہوش و حواس فدوی کے
 بجا نہیں ہیں توقع کہ کیفیت مفصل سے جلد آگاہی بخشے فقط
 جواب برغور دار ستودہ اطوار اٹھالائے عمرہ تمہارا خط مرقومہ تمہو میں بیج شانی کا ہے

نظر گذاریم حیرت مین ہیں کہ کس صاحب نے یہ خبر خلاف واقعہ تک پہنچائی بر خوردار حسن علیخان کی
 شان ہرگز ایسا امور کی مقتضی نہیں ہو سکتی بس تم آئندہ کسی کی لکھی لکھائی و سنی سنائی با کا اعتبار کیا کرتے
 سوال بر خوردار لیاقت شعار تم کو تبلیغ معاش حیدر آباد جا کر سال بھر ہوا مہنوز کا میابی نہولی
 اگر روزگار نہیں ملتا تو بہتر ہو چلے آؤ جائداد موجودہ پر قناعت کر کے گھر بیٹھو کیونکہ دنیا میں
 قناعت ایک ایسی عمر و چیز ہے کہ انسان کی قدر و منزلت کو بڑھاتی ہے قانع سب ہم جنسوں میں سرفراز
 و عزیزت لقا کیا جاتا آدمی کے درمیان قناعت یکے سے ہر عاقل سب سے حکما اس کو پسند کیا ہے چنانچہ
 از نور قناعت برافروز جان اگر خواہی از نیک بختی نشان

قناعت کے معنی خدا کر دیے ہوئے پر راضی ہونا اور زیادہ طلبی نہ کرنا قانع سے خدا بھی راضی رہتا
 ہے طمع کو ہمیشہ بجائے عزت کے دولت حاصل ہوتی ہے انسان کو چاہیے کہ شعلہ طمع کو آب
 صبر و قناعت سے فرو کرے ہر حال میں خدا کا شکر بخالائے سے

قناعت بہر حال ولی ترست قناعت کند سر کہ نیک اخترست زیادہ

جواب قبلہ دین و دنیا جناب چچا صاحب واقعی طمع ایسی چیز ہے کہ بڑے بڑے
 ہوشیار آدمی کو خطرہ میں ڈال دیتی ہے اور جائز و حرام کو دام میں پھنسا دیتی ہے یہ بیت
 بدوز و طمع دیدہ ہوشمند در آرد و طمع مرغ و باہی بہ بند

یہ حرص ملعون ہر سود و ڈالائی پر سمجھوتہ

سب کو دنیا کی ہوس خوشی کی ہوس کون پھرتا ہے یہ مردار کی پھرتی ہے

لیکن طمع کی چوچہ ۲۲ نہیں ہوتا وہی ہے جو قسم میں قوم و انشا اللہ عنقریب صحت شریف میں ضرور ہوں
 سوال قدروان بیکسان جناب بھوپیا صاحب دام کر مہ آجکل قاسم علیخان کا ایسا بتلا
 حال ہو رہا ہے کہ جسکو لوگ دیکھ دیکھ ہمہ تن حیران ہو رہے ہیں افسوس کسی بلانہ میں انکا اقبال کی قوم
 حیر رہی تھی یا اب انکی نسبت کچھ کمابھی نہیں جاتا سخت تکلیف میں ہیں یہ تمام غم غم جانے وا اور فزون
 کے استعمال کر رہا ہے چونکہ ان دنوں ہنگامہ کی وجہ سے نہایت پریشان ہیں اگر آپ کے

لو ان کا عمل کرنا چاہیے نہ یہ کہ خود فضیلت دوسروں کو نصیحت کچھ تم کچھ تو ہو ہی نہیں
 جو نیک بد میں تمیز نہ کر سکو اب یادہ تمہاری حقیقت لکھنے سے قلم مار دے شرم کے رک گیا بس عبد المجید خان
 کی کچھ خطا نہیں سراسر تمہاری ہی نافرمانی کوتاہ اندیشی کا سبب ہے بشرہ ہر جو شرو نیز بڑے کاموں
 سنجے حالانکہ کئی بار تم کو سمجھا چکا ہوں الا ہمارے تحریر تمہارے سامنے ایسی ہی جیسے اندر کوئی غلط
 سوال۔ قدر افزائی برادران سید الرحمن۔ وزیر خان کے خط سے معلوم ہوا کہ جناب بھائی صاحب
 خان صاحب اکثر اوقات الفاظ نامناسبی شان میں فرمایا کرتے ہیں کیونکہ صاحب الہی
 مجھ سے کیا خطا ہوئی کہ جو جناب صوف کلمات ناملائم سے میرا ذکر کیا کرتے ہیں جیسے تم
 جھوٹے بھائیوں کی انھوں نے سرپرستی کی وہ تو ظاہر ہے اسپر طرہ یہ ہے کہ ناحق و ناروا
 لایق و گدھا محکوم بناتے ہیں اسکا کیا سبب ہے ایسا فرمائیے فقط
 جواب۔ عزیز از جان برادر و اجد علی خان تم نے اپنی خط میں بلا تحقیق جو مضمون بھائی
 صوبہ دار خان صاحب کی شان میں لکھا ہے اس کے پڑھنے سے ہلکے سخت افسوس ہوا آئندہ سے بلا
 اطمینان صحت اس قسم کی باتیں تحریر نہ کیا کرو کیونکہ وزیر خان اپنی خطوں میں اس طرح کے مضمون
 لکھ کر تم کو لڑوا کر تاشاد کیجنا چاہتا ہے بھائی صاحب صوف کی نسبت جو خلاف تہذیب
 گفتگو کرنے کا حال لکھا ہے محض غلط ہے کیا صاحب نے کچھ نہیں جو ان کو کسی کے حق پر استیلا
 خیال نہیں تم بھی انکی زبان سے الفاظ ناشائستہ کے نکلنے کا گمان نہ کرنا فقط
 سوال۔ بھائی صاحب مکرم بندہ جناب مامون حاکم علیٰ انصاف نے فدوی کو طلب فرمایا ہے مگر
 بدون خرچ جان نہیں سکتا اگر آپ مبلغ پچاس روپیہ مرحمت فرما دیں تو بندہ پارہ و غیرہ کا پی
 حیثیت درست کر کے انکی خدمت میں حاضر ہوں فقط
 جواب۔ اے دروغ و غلو و زور و غوغا۔ تمہاری عادت بھی لائق تالیش و کیسی سنی یہ تو ہم پر ہوا ہے
 میں کہ تم اکثر گھر کی چیز آنکھ بچا بچل میں دباؤ دے پونے بیچ کیو تر بازی میں صرف کردالتی ہو
 انجے جھوٹ بولنا بھی اختیار کیا کیونکہ مامون حاکم علیٰ انصاف صاحب تمہاری طلبی سے صاف انکار ہے

چنانچہ ان کا خط مجھے رسالہ ہر ایگزیز جوٹ بولنا پڑا کتنا ہر آدمی کو بے اعتبار و بیوقوف کر دیتا ہے اگر ان کی ایک بات بھی جوٹ ثابت ہو جاتی ہے پھر وہ سچ بھی کہ تو بھی اسے جمعیت سمجھ کر یقین نہیں لاؤ اور پوری کی عاقبت قطع نظر گناہ عظیم کے خلق میں آبرو ذلیل و خوار کر دیتی ہے اب تم ہمارے پاس چل آؤ علم جو ایک عمدہ وسیلہ عزت و ترقی کا ہر حال کرو تا وقتیکہ تمہارے مزاج کی صلاحیت نہ ہوگی تب تک خیالات و اہمیات تمہاری طبیعت کو دور نہ ہوں گے جب تم علم سیکھ لو گے تو نیک بد کی تمیز ہو جائیگی سوال بھائیوں کے مددگار بھائی صاحب یہ دار سلمہ اللہ الفقار بعد تسلیم کتبہ تعلیم متمسک ہے ان دونوں برادر و اجد علیخان ایسی ایسی بلاؤں میں گرفتار ہو گیا ہے کہ جبکا انجام سوائی مفاسد تباہی کے اور کچھ معلوم نہیں ہوتا حالانکہ میں نے ہر چند نصیحت کی مگر بجز و اہمیات کے کبھی شایستہ کام کی طرف خیال نہیں کرتا شاید آپ کے لکھنے پر حرکات لایعنی سے باز آکر نیک چلنی اختیار کرے فقط جواب۔ ذلی شعور برادر و اجد علیخان خط تمہارا آیا موضع کیفیت کا ہوا جب تمہاری نصیحت کا اثر و اجد علیخان کی طبیعت نا تربیت پر کچھ نہ ہوا تو ممکن نہیں کہ ہمارے لکھنے پر وہ حیوان پیرائے انسانیت میں ہو کر مذہب ہو جائے سے تربیت نا اہل راہوں گردگان برکندہستہ در حالیکہ وہ اپنی بُرائی بھلائی کی خود تمیز نہیں کر سکتا تو کتنا فضول ہے۔ دو شنبہ کے روز شیخ الاسلام کو سر سام ہوا ادھر ادھر حکیم کی تلاش ہوئی حکیم کا وجود تو غیر موجود تھا لیکن ایک پنڈت جی خبر سنا کہ تعلیم جو بی پرکھٹ کھٹ کرتے ہوئے آپو پو پو بھنڈ بھنڈ کیا کہ سمیت باتیں اس وقت مریض کو سوئے و پیل اچوائن پلا کر اس پر ایک لہری کھانڈا لکھ دو تین آدمیوں کا کہا کہ اسکو خوب باؤ تاکہ ہوا نہ جائے تو وہی دیر میں جو کھولا تو کیا دیکھے میں کہ طائر روح قفس عنصری کے یہواز کر گیا یہ حال کچھ کے وارث اس کے رونیلے پنڈت جی دھوئی کھلاتے رام رام کرتے چلے لوگوں نے کہا کیوں جی یہ کیا ہوا اس وقت پنڈت جی نے یہ فرمایا کہ ایسے میں ہوتے ہیں یا اہ کھیت یا اہ کھیت یعنی اس طرف یا اس طرف وہ بڑی غلطی کرتے ہیں جو پنڈتوں کے نا تجربہ علاج کی اپنی جان عزیز کو ضائع کرتے ہیں جس بیمار کو اپنی زندگی عزیز و تندرستی منظور ہو وہ ہرگز ان سے علاج نہ کرے مگر فقط

۱۲ ضلع روہتک میں شاہ بدو کو شہادت کئے ہوئے

سوال۔ جان پدر عرصہ سے خط تمہارا نہیں آیا اسکا کیا سبب ہے لازم ہے کہ اپنی خیریت و تندرستی
 کیفیت سے جلد مطلع کرو۔ پرسوں شکرے حسب معمول ہم کمرہ میں سوری تھے یکایک انہیں آگ لگ گئی
 لیکن خوش قسمتی سے بہت جلد آگ لگنا ظاہر ہو گیا شعلے بجھا دیئے گئے خدا کے فضل سے کچھ نقصان نہ ہوا
 جواب۔ قبلہ کوین و ام مجدکم مفتی نامہ صادر ہوا سر فراز فرمایا حق سبحانہ تعالیٰ ذات باریکات
 کو ہمیشہ صحیح و سالم رکھے بیان خدا کے فضل و کرم سے ہر طرح امن و ہر طرف دیہات میں اکثر
 جگہ و باغے ہیضہ نمودار ہے جس کے باعث ہزاروں آدمی ضائع ہو رہے ہیں کھربے چھوٹے بچے
 فدی بھی رخصت ہو رہے ہیں مبتلا ہو گیا تھا اب تین چار روز کی سیقت افادہ ہو لیکن تہمتی کی وجہ سے کھربے قہر
 سوال۔ فیض اکتساب جناب یامون حمید خان صاحب افاہان کیا کہ جناب یامون حاکم
 علیخان صاحب کے دشمنوں کا مزاج چند روز سے از حد ناساز ہے اس خبر کے سننے سے فدی
 جناب مدح کے اجمال نہایت مضطرب و الم ناک ہیں الہامی تجھے کہ آپ باوصف قیام فاصلہ چاروں
 کے ان کی کچھ کیفیت ارقام نہ فرمائی امید کہ جلد آگاہی بخشنے شافی حقیقی جناب معظم الیہ شفا
 عطا فرما کے ہم و ابستگان دولت کو خوشی نصیب کرے آمین فقط
 جواب۔ بر خوردار ستودہ افعال جیتے رہو۔ تمہاری خط کے پہنچنے ہی میں پالم پور گیا
 بھائی حاکم علیخان صاحب کو صحیح و تندرست پایا دریافت سے معلوم ہوا کہ ان دنوں وہ کسی بیماری میں مبتلا
 نہیں ہو یہ افواہ محض غلط ہے شاید صاحب صوف کے حاسنہ یہ جھوٹی خبر اڑائی ہو خدا انکی خیر خواہوں
 کا بول بالا و بدخواہوں کا منہ کالا کرے تم اس خط کا مضمون بھائی صاحب بخشیم الیہ کے دوستوں کو سنا کر اطمینان کر
 سوال۔ خالو صاحب امید گاہ بیکان فدی دس بارہ روز سے سوزش معذ کی بیماری میں مبتلا ہے
 ہر چند علاج یونانی کیا لیکن صورت صحت رونما نہ ہوئی بلکہ ترقی پرورد روز سے اس سال خونی
 و قے جاری ہے اب میں بیان کے طبیبوں سے بالوسر علاج ہو کے ملتس ہوں کہ اگر وہاں پر کوئی
 ڈاکٹر یا حکیم ہو شیار و تجربہ کار ہو تو اسکو اپنے ہمراہ لیکر جلد تشریف لائیے فقط
 جواب۔ براور نیک اطوار زاد الشہ عمرہ۔ بعد دعای صحت جسمی واضح ہو میں بھائی کی

خبر شکر سن ہو گیا میرے دوست حکیم امین اللہ صاحب علاج یونانی و فن اکٹری میں عظیم المثال
 ہیں حتی المقدور تھاکے مرض کے علاج میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کرنے لگے گو تقدیر کے آگے تدبیر پیش
 نہیں جاتی مگر شافی مطلق کے فضل و کرم سے امید قوی ہے کہ ان کے علاج مسحانی سے تکوین کلی
 ہو جائیگی انشاء اللہ ان کو اپنے ہمراہ لیکر جمعہ کے روز تھارے پاس پونچھنا اطمینان رکھو فقط
 سوال۔ بر خور دار سعادت تو ام خوش رہو۔ تھارے خط کے نہ آنے سے رات دن ہلکے فکر رہتی ہے
 مقتضایہ التعمد یہ کہ ہفتہ میں ایک مرتبہ اپنی شہر عافیت کے ہماری دیکھ لیتے ہیں پھر ورنہ باری
 تپ لڑہ کا یہاں بڑا زور شور ہے کوئی گھر بیماری سے خالی نہیں جس شخص کو بخار چڑھتا ہے پھر اترنیکا
 نام نہیں لیتا جسکے صدمہ سے ہر روز دو تین دفعہ ضرور ہو جاتے ہیں طبیوں و عطاروں کی جو
 چاندی ہو رہی ہے انکو اپنے مطالبے غرض سے دو اینٹن ایسی کہنہ بٹری ہوئی کہ جس سے بجائی فائدہ
 کے ضرر ہو تا ہے جس قسم کا شربت یا عرق چاہو ایک ہی بوتل و شیشہ سے یہ پیرحم لوگ الٹ و تہ ہیں
 خدا ہی اپنا فضل کرے ورنہ عطار تو بیطرح ہاتھ و موکر و پے بربادی بیماروں کے ہیں فقط
 جواب۔ قبلہ من ام افشاء لہ یہ کترین حیدر پور گیا تھا کل و الپن یا اسوجہ دار سالعہ ایں
 میں توقف و اخذ کے فضل و کرم سے اس سال ضلع ہذا میں بیماری کی طر سے اس وقت تک میں
 و اماں سے فصل موجودہ کی حالت اچھی ہے باجرے کے جلد تیار ہو جانے سے غریبا کا بڑا کام چل
 رہا ہے غنیمت اور غلہ بھی تیار ہو کے درو ہونے والا ہے اگر انی کسی قدر تبدیل بہ ارزانی ہو گئی ہے فقط
 سوال۔ مکرم معظم بندہ جناب چچا صاحب میں دو برس سے عارضہ برص میں مبتلا ہوں ابتداء میں
 اس وقت تک اس قدر ادویات مناسبہ کا استعمال کیا کہ جس کا درج ہونا سطح کا غذا پر گنجائش نہیں
 رکھتا لاکھ فائدہ ہوا چونکہ زندگی کا لطف تندرستی پر موقوف ہے اسلئے بوجہ عارضہ لاحقہ اس وقت
 رست اپنی مجبورتی تلخ معلوم ہوتی ہے اگر وہاں پیر کوئی ڈاکٹر یا طبیب اس شخص شیشہ کا علاج کر سکتا ہو تو آگاہی بخیر فقیر
 جواب۔ نور نظر تحت جگر زاد اللہ عمرہ خط تھارا آیا تمہاری بیماری کی خبر نے ہمارے دل کو دردناک کیا وہی
 جب آدمی کسی مرض میں مبتلا ہو تا ہے تو اس وقت کی زندگی اسے تلخ معلوم ہوتی ہے لیکن اللہ جل شانہ نے

اپنی قدرت کاملہ سے انسان کی بیماری کے وسیعہ کیواسطے ادویات پیدا کی ہیں اگر انسان اپنی حالت کو نظر رکھے ان کے استعمال سے بیماری کا وسیعہ گرتا رہتا تو ممکن ہے کہ اپنی زندگی کا بہت سا حصہ صحت و تندرستی میں بسر کرے سو میری عنایت فرما حکیم فتح الرحمن صاحب انکسار پاس ہر مرض کی عمدہ عمدہ دوائیاں موجود ہیں بمبئی و مدراس و دیگر مالک میں قبیح و خوقیاں مضمون کا علاج کر کے بہت سا شیفٹ حاصل کئی ہیں بیان اشرف رکھتے ہیں امید کرتا ہوں کہ انکی ایک دوسری مجرب میرلح تاثیر سے عارضہ برص خواہ کتنے برس کا ہو دفع ہو جائیگا تم اگر علاج کرو فقط۔

سوال فیضہ سعادت اقبال سیرہ محمد کمال خوشحال رہو آج دیبانی سجانی معلوم ہوا کہ تم بیمار بنے ہو پھر اس کے سنو سے بیان صغار و کبار مبتلا پریشانی میں ہر چند چاہا کہ وہاں پہونچ کر دیکھوں لیکن کافی مانع ہوئی تمہاری ویدار کی امید میں نیم جان باقی ہو تم اپنی طبیعت کا حال جلد لکھو چونکہ بیماری میں آئے ہو اگلا تبدیل ہونا نہایت مناسب ہے جس طرح ممکن ہو شخصت لیکر آؤ قطع نظر تبدیل ہو اس کے بفضل باری علاج بیماری بیان خاطر خواہ ہو گا پیڈوپوسٹ کارڈ تلف ہو گیا احتمال ہوا کہ ہمارا یہ خیال ہے کہ خط برنگ بھیج فقط

جواب قبیلہ ارات و دیبانی جناب صاحب ملکہ العالی بعد تقدیم مراتب ادب عرض ہے وازیر کہ اسی کترین عارضہ بخار میں ایسا بیمار ہوا تھا کہ طاقت یکطرفہ نہ رہی تھی مگر اب خدا کے فضل سے تندرست و توانا رہا حال محض اس خیال میں کہ لکھا تھا کہ آپ کو تشویش ہوگی فی الحال بیان کا یہ حال ہے کہ جس تحصیلدار کی جگہ قذوی قائم مقام تھا اب اسکا انتقال ہو گیا حاکم ضلع نے بندہ کی مستغلی کے واسطے صدر میں رپورٹ بھیجی تھی وہاں سے ایک اور شخص مقرر ہو کے تحصیلداری پر آگئے ہیں بدولت طالع شوم ترقی کی محروم رہا فقط

سوال فیضہ سان و رانندگان جناب پھوپھا صاحب دام فیضہ بعد عجز و انکسار عرض ہے کہ مدت سے کچھ خبر فراج اقدس کی معلوم نہ ہوئی امید کہ آگاہی بخشنے تاکہ رفع تردد ہو میں اپنی کیفیت کیا عرض کروں چہ معنی سے خراب ہوتے ہو رہا ہوں اس امید واری نے مجھ کو ایسا پریشان کر رکھا ہے کہ کھانا پینا اچھا نہیں لگتا دس روز ہوئے کہ بندے نے جناب صاحب جیٹریٹ بہاؤ

ضلع سے اپنے روزگار کے واسطے مکر عرض کیا تھا صاحب موصوف نے یہ فرمایا کہ ہوا تھا خیال ہے اطمینان رکھو چونکہ مجھ کو بیان امید کامیابی کی نظر نہیں آتی اسلئے از بس انتظار ہے آپ کی رائے کا انتظار ہے فقط

جواب سرمایہ سعادت عین انتظار میں خط تمہارا پہونچا حال معلوم ہوا انگریزوں کی باتیں پتھر کی لکیر ہوتی ہے جس سے جو وعدہ کر لیتے ہیں عندالموقع اسکو ضرور پورا کرتے ہیں ہمارے نزدیک تمہارا وہاں رہنا فائدہ سے خالی نہیں اگرچہ فیصلہ کر گیا مستقبل مزاحیہ امیدواری کروا دسکی رحمت کے امیدوار ہو وہ خود فرماتا ہوں لا تقنطوا من رحمۃ اللہ پھر گھبرانایا کیا ہے

مرد باید کہ ہر اسان نشود | شکست نیست کہ اسان نشود |

اندون بھان ہیضہ کے ہاتھ سے صدمہ آدمی ہلاک ہو کر زیر خاک ہو گئے اور ہوتے جا رہے ہیں صبح سے شام و شام سے صبح تک رام رام ست کا غوغا اور کلمہ کی صدا خدا اپنی رحمت یہ رحمت جلد دور کرے آمین فقط

سوال فیض بخشائے مستندان جناب مامون صاحب نام نوالہ رو اسم اطاعت بجا لاکر ملتے ہیں یہ احقر عرصہ چار مہینے سے جناب صاحب مجسٹریٹ بہادر ضلع کے دفتر میں بہ امید واری کام کرتا ہوں الا شومی طالع سے مستغلی تو درکنار کبھی قائم مقامی بھی نصیب نہ ہوئی وجہ اسکی یہ ہے کہ بڑے بڑے عہدہ دار جو جگہ خالی ہوتی ہے انکو عزیز و اقارب کو مقرر کر دیتے ہیں میں منہ و پیکتار بجاتا ہوں حالانکہ انہیں لیاقت خاں نہیں اور نہ گفتگو کر نیکا سلیقہ لیکن مرہی بیار و مرہی بخور کا مضر ہون

صادق آرہا ہے لیاقت کو کون پوچھتا ہے روز ہو یا وسیلہ اگر آپ اہل کرم بذریعہ تحریر جناب صاحب مجسٹریٹ ضلع ہذا سے میری باتیں سفارش فرما دیں تو سب سے کہ اپنی کامیابی کی نسبت پوری پوری امید ہو جائے جواب بر خور و اسعاد و نشان خط تمہارا آیا بہرہ یافت تمہاری خیر و عافیت کی ہمارے دل کو تسلی ہوئی جناب صاحب مجسٹریٹ بہادر ضلع کی خدمت میں تمہاری روزگار کے واسطے ہم نے تحریر ہی سفارش کی ہے ان کی قدر وانی سے امید قوی ہے کہ تمہاری لیاقت کے موافق تمکو ضرور کامیاب کرینگے فقط

سوال۔ قبلہ کو نہیں بدظلمہ العالی بعد ادا سے مراسم نیاز عرض پرواز ہو کہ ان دنوں میں رہی
ماہواری کی ایک جگہ اہلمدی کی خالی تھی سو اسپر سر رشتہ دار نے اپنے رشتہ دار کو مقرر کر دیا
کترین نے قطعہ درخواست اس مضمون کی حضور میں جناب صاحب محترمٹ بہادر گزرائی کو حسب
سرکاریہ خاکسار سال بھر سے ملازموں کے مانند بامید پرورش اس پیری میں کام کرتا ہوں یہ سونے
روز جاسے خالی شدہ پر ایک شخص اجنبی کہ جسے کبھی اس عدالت میں امیدواری نہیں کی مقرر ہو گیا
اور یہ عرضی گزار محروم چنانچہ صاحب بہادر و ام اقبالہ نے اُسکو موقوف کر کے بندہ کی پرورش
فرمائی ہر چند سر رشتہ دار وغیرہ نے اُسکی بجالی کیواسطے دوا دوش کی الاچھ شنوائی نہ ہوئی آخر مجبور
ہو کے قاموش ہو رہے ہیں جب خدا دیتا ہے تو پھر پھاڑ کے دیتا ہے

کیا اصل ہے بندہ کی جو روٹی دکلا | رازق ہے کوئی اور بھی نر والا

جواب۔ جان پدر ستودہ سیر ساعت سعید میں تمہارا خط پہونچا تمہارے روزگار ہو سکی
خبر شکر از عدول کو بنشاشت ہوئی سبحان اللہ والحمد للہ عجیبان کبریائی ہر ہم شکر ہے اسکا
تہ دل سے ادا کرتے ہیں اور اس صاحب محترمٹ بہادر کی ہر روز ترقی مناتے ہیں کہ جنہوں
خدمت اہلمدی پر تمکو مقرر کیا اللہ تعالیٰ یومافیو یا تمہاری ترقی کرتا رہا اور تہان تم کو بھی
ہمعزو وقار رکھے سنو تم اپنی کارگزاری سے عالم کو خوش رکھنا اگرچہ وہ کتنا بھی لگاوی
لگراہی حد سے آگے قدم نہ بڑھانا ہمیشہ اپنے کونٹ بنانا ذکر جانتا اُسکے حکم کو ماننا اُسکی مرضی
کو تابع رہنا اپنی قدر کے موافق بات کرنا بے پوچھے و بچیل و مہ نہ مارنا فقط

سوال۔ اخی صاحب قبلہ۔ فدوی عرصہ سے متلاشی روزگار ہے اور چاہتا ہے کہ قریب تر کے
امتلاع میں دستیاب ہو جائے لیکن بیان اپنا ایسا ذریعہ نہیں کہ جس سے امید کامیابی
کی ہو آج بھائی ظفر علیخان صاحب کے خط سے معلوم ہوا کہ جناب مسٹر دیوس صاحب لفٹنٹ کو
سابق کے بیٹے خدمت ایجنٹی پر متعین ہو کر اندر تشریف لائے ہیں گو ان کی ذات سراسر ایمانی
کی امید قوی ہے لیکن دور و دراز فاصلہ کی وجہ سے اس طرف کی جادہ پائی کو میری بہت نہیں پڑتی و سبیل

لما تو تقدیر سے دور ملے فقط

جواب اسے میرے پیارے بھائی جو کوئی ہمت کے برق پاگھوٹے سپوار ہوئے پھر بھلا اسکو
نزدیک نہ لایا اور چارپائی پست حوصلی پر پشت لگا تکیہ سمیٹے کا نیچے سر کے رکھا
اسے کیا ہوتا ہے یعنی جو شخص علی ہمت و حوصلہ استقلال سے موصوف ہوتا ہے وہ اپنے ہر ایک
دار و دین بالعموم کامیاب ہو جاتا ہے اور جو ہمت و حوصلہ میں کم ہوتا ہے اور اس کے حوصلے میں کم ہوتا ہے اس کا
چارپہر کہ جب کسی کام کو شروع کرے تو آخر درجہ تک ہمت و حوصلہ نہ ہار دے جہاں تک اپنے عزم کو محکم بناتا جا
جس آدمی کا قصد مضبوط ہے اس کے کام بھی بڑی استواری سے انجام پذیر ہوتے ہیں سچ ہے
اٹے ہی ہو جاتا ہے کیسا مرحلہ و توار ہو | اچلتے چلتے ہوتی ہے و نزدیک شریک کی

اب تم اندور جاؤ نزدیک دور کا خیال مت کرو فقط

سوال کامل جو درخور دار محمود ہم نے اس معاملہ کی تحریر کو اپنے قلم کو روکنا چاہا مگر جوش
ہمدردی اسوجہ پر نہ رہ سکا کہ خدا کے فضل و کرم سے تم سباق و سیاق خوب جانتے ہو مگر حیرت اسباب کی
ہو کہ تم حیرت چالاک ہو شیار و دراندیش کیوں نہیں تم کو خبر ہی نہیں کہ معاش کی سطح پیدا ہوتی
ہو اسوگی کے سامان کیونکر میسر آتے ہیں گھر بیٹھے اسودگی کہان سے پوچھا تو اصول پر ہلاؤ نہ عیاؤ
مجھے بیٹھے بیٹھے کھلاؤ یہ بالکل بے ہمتی ہے افسوس تم اپنی عمر ناحق برباد کر رہے ہو اگر عقل رکھتے ہو تو
عقل و تدبیر کے زور سے حسن معاش کا سلسلہ نکالو یہودی برتری کی فکر کرو نہ یہ سر کا بل اور ہمت
بندر چارپائی پر پیٹ چوٹے کی طرف ٹٹکی لگا کے روٹیوں کی آس میں کرو دین بدلا کرو اسکو تو
کوئی بھی پسند نہ کرے گا اب تم گھر سے باہر نکلو روزگار کرو تاکہ تمہاری زندگی کے دن چین
اطمینان سے بسر ہوں اور افلاس کی گرد تمہارے دامن سے جھڑ جاوے فقط

جواب - عمومی صاحب قلم - ویسے تو بیت

اسے مرتبہ ہر ایک بشر کا جدا جدا | قسمت جدی جدی سے نصیب ہوا جدا جدا
کو میں اپنے اسودہ چہرے و منہ کے روزگار کرنے کی پوری لیاقت رکھتا ہوں الا خالی ہاں

کہ صبر جاؤں ایسی حالت میں گھر سے باہر جا کر بھیک مانگوں ہاں پارہ و غیرہ میری حیثیت درست
 کر دے اور خرچ کر دے اور وہی کہ تو البتہ اس وقت بند کی اولوالعزمی ہو شیری و کچھ لچکڑے یا وہ حداد ب فقہ
 سوال چچا صاحب امید گاہ و وہاں دام افضا لکھ جناب مسٹر کیڈل صاحب بہادر کشتی نے عمدہ نائب
 تحصیلدار می پراسم عدہ کیساتھ بندہ کا تقرر فرمایا تھا کہ تم کو جلد تحصیلدار کر دیا جائے گا چنانچہ
 فدیوی کو نائب تحصیلدار ہو کر چھ مہینے گزرے ہنوز صورت ترقی رونما نہ ہوئی اسلئے میرا ارادہ
 ہے کہ روزگار حاصل کر کے حیدرآباد و کن چلا جاؤں غالباً وہاں بمقابلہ اس روزگار کے جو
 سروسٹ مجھ کو حاصل ہے بدرجہا بہتر دستیاب ہو جائے گا۔ فقط

جواب میری جان سونو جب انسان کے دن برے آتے ہیں تو وہ نکی بات سوچا کرتا ہے و کچھ
 صدھا آدمی سیاق و سباق میں ہوشیار بتلاش روزگار جو تیان چٹانے خاک پھانکتے پھرتے ہیں
 ٹڈل پاسم اسے کو کوئی پاس بھی نہیں آنے دیتا بطفیل مسٹر کیڈل بلا پاس ٹڈل عمدہ نائب
 تحصیلدار می تلمو ملکیا تمھارے نزدیک روزگار ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے ساون کے اندھ کو
 سبزی تمھارا کہہ دے خیال ہو اسن مانہ میں یا پھر وہیہ کار روزگار ملنا محال ہے پھر کون پرسان حال ہے
 انسان کو بعد ترک روزگار افسوس آتا ہے کہ ہائے میں نے کیا کیا سچ ہے قدر نعمت ست بعد وال
 پہلے پہل میں آٹھ روپیہ کا نوکر تھا اب بفضلہ تعالیٰ درجہ اعلیٰ کا صدر اعلیٰ ہوں زینہ زینہ
 آدمی بام فراو پر بآسانی چڑھ سکتا ہے پروردگار عالم نے گوش و ہوش و عقل و تیز تلمو عطا کیا ہے
 پس مقتضائی دانائی یہ ہے کہ ہرگز اپنی جگہ سے جنبش نہ کرو نیک چلنی کیساتھ کار گزار ہو تحصیلدار
 امتحان دو یا در کھو کہ جو کاتب مقسوم نے صفحہ تقدیر پر لکھ دیا ہے اس میں کمی بیشی ممکن نہیں دنیا میں
 کوئی کسی دوست نہیں ہوتا ہر وقت ہماری یہ دعا ہے کہ خدا سوال اپنی تلمو کسی محتاج نہ کرے۔ فقط
 سوال قبلہ میں ہمارے خداوند نعمت مہربان حاکم جناب محمد علی بخش خاں صاحب ٹی کلکٹر
 ضلع ہذا سے ضلع باندہ کو تبدیل ہو گئے ان کی تبدیلی سے ہر ایک خاصہ عام کو سخت رنج ہے
 حقیقت میں ایسے حاکم غریب پروردگار عادل و خلیق و مستحل و فہم بہ صفت موصوف کا بدل جانا

دنیا کو فریب و جور جو دنیا میں کرتے ہیں
ہزار افسوس خود بارگاہ سر پر جو دھرتے ہیں

بڑا انجام ہوتا ہے بُری حالت میں مرتے ہیں
خدا سے کیوں نہیں پہلے ہی یہ کجبت ڈرتے ہیں

سوال میرے مخدوم جناب پوچھا صاحب ہمیشہ جو بیو بزرگی آپ کی فدوی تین برس
محکمہ پولیس میں کام کرتا ہوں اس محکمہ کی نوکری پر نفرین ہے کیونکہ اس کا ملازم بھرا مور و اہیات
کبھی شائستہ کام کی طرف خیال نہیں کرتا نہ دنیا میں نیک نام نہ عاقبت میں سرخرو جو میں سو اُس کے
دشمن ہیں اس کا کوئی نہیں اس لیے میں اس کو کسی کی عیوب ہونا چاہتا ہوں بشرطیکہ آپ کے توسل سے خدا کی بجا
جواب بر خور شائستہ افعال اگرچہ مجھ کو اس میں خامہ فرسائی کرنا چندان ضرور نہیں کیونکہ یہ بات
اظہار من الشمس ہے کہ محکمہ پولیس ایک ایسا محکمہ ہے کہ جس کے ملازمین سے ہر آدمی خواہ خواہ
خصوصیت رکھتا ہے پولیس کا کام حسب فقہ ۲۳ - ایکٹ ۱۸۶۱ء یہ قرار دیا گیا ہے کہ
مخلوق کی جان مال کی حفاظت کرے ملزمان کو ماتخذ کر کے عدالت میں لے جا کے اخیر حکم تک
پیروی مقدمہ کی بطور مدعی مکر تار ہے بھلا جس کو اہالیان پولیس کسی علت یا جرم میں گرفتار
کریں گے وہ کب ملازم پولیس کا دوست ہو گا اگر شخص ملزم قید ہو تو اسکے لواحق اس کو فرزندہ کی
ناحق خون کے پیاسے ہون گے اور ہمیشہ اس تاک میں لگے رہیں گے کہ کسی نہ کسی جہل سے اُس کو آفت
میں ڈالیں بلکہ اکثر ہوتا ہے کہ عندالموقع جمہولی تہمت لگا کے عدالت تک بدنام کر دیں خواہ
وہ ملازم کیسا ہی ویاختار و نیک کردار کیوں نہ ہو میرا مطلب یہ نہیں ہے کہ کل ملازمان
پولیس یا نڈار و نیک نیت ہیں انہیں سنگدل حرامخوار اور بدذات بھی ضرور ہیں سر دست میں
روپیہ یا ہوار کی خدمت اہلمدی خالی ہے اگر منظور ہو جلد آؤ ورنہ عدم منظورگی ایسی فی الحال اطلاع
سوال ہم چھوٹوں کے سرور جناب بھائی محمد عنایت علی خان صاحب ام اقبالہ یہ خیف خدمت
شریف سے علحدہ ہو کر تاریخ ۱۵ دسمبر کو بریلی پہنچا اور جناب مسٹر کیڈل صاحب در
مکشر سے ملا عنایت مہربانی و اخلاق سے پیش آئے واقعی صاحب بہادر مدد و مدد و مدد و
مدد میں اپنا نظیر نہیں رکھتے جس قدر ان کی صفت و ثنا کی جاویں توڑی ہے نظر پریش نبذی فرمایا

کہ تمہارے واسطے عمدہ تھانہ داری تجویز کیا جائیگا اب اس میں جیسا آپکا ارشاد ہو عمل کیا ^{فقط} **جواب** سنو پیارے بہائی یہ تمکو معلوم ہو کہ میں ضلع جو پور میں تھانہ دار تھا ہر وقت کے جھگڑی فساد کے سبب سے عمدہ تھانہ داری سے دست برداری کی سو با اعتبار اپنی تجربہ کے بلا تامل یہ کہتا ہوں کہ تھانہ داری کا عمدہ تمہاری واسطے موزون نہیں کیونکہ نہ حاکم کے سامنے پولیس کا اعتبار نہ رعایا کے دلیں وقار اور مجرم اسے نہ ہر کی نظر سے دیکھتا ہر آدمی مستغیث الا مان الحفیظ کا ہے اس خدمت کے انجام دینے کی واسطے بڑا ہی ہوشیار اور تجربہ کار آدمی ہونا چاہیے والا فوراً جو کا جرمانہ یا برطرفی یا جیلخانہ اگرچہ سب ایسے ہوں مگر بعضے بد باطن تو یہ کھنڈتھاتے ہیں کہ جہاں کوئی واردات سنگین اُن کے علاقہ میں ہو گئی تو اپنے روزگار بچانے و نیز اپنی کوکاز گزرا ظاہر کرنے کے خیال سے خواہ مخواہ کسی بیچارے کو نا کردہ گناہ کو ثمت لگا کے مجرم بنا کے جال و بال میں ایسا پھنسا دیتے ہیں کہ اس نا کردہ گناہ کا چھوٹنا محال ہو جاتا ہے ایسی نا جائز کارروائی سے اپنے کو کار گزار ثابت کرتے ہیں اور بمقابلہ اپنی طمع نفسانی کے کسی کی آبرو کی کچھ حقیقت نہیں سمجھتے پس انسان کو وہ روزگار کرنا چاہیے جس میں نیکنامی کے ساتھ مشہور حاکم راضی و عیت مشکور ہو تم پولیس کی نوکری قبول نہ کرنا ہاں اگر محکمہ مال یا دیوانی میں روزگار کی امید ہو تو وہاں قیام کرو ورنہ چلے آؤ کیونکہ قیام بے سبب باعث زیر باری ہے فقط **سوال** قبلہ فیض رسان جناب پھوپھا صاحب دام فیضہ کریم بخش خان نے ازراہ عدالت دو سو روپیہ کی جھوٹی نالش مجھ پر کی ہے عدالت کی اطلاع نامہ میرے نام آیا ہے تاریخ ۲۷ نومبر سنہ روان پیشی مقرر ہے چونکہ کمترین کارروائی عدالت سے محض ناواقف ہے اس لئے اس نالش کے دائرہ ہونے سے نہایت پریشان ہو جلد تشریف لائے تامل نہ فرمائیے فقط **جواب** نورالابصار خط تمہارا آیا حقیقت مندرجہ معلوم ہوئی اگر کسی کو کوئی واقعہ پیش آوے اور وہ اسکی وجہ سے پریشان و غمگین ہووے تو لوگ اسکو مرد نہیں کہتے بلکہ بزدل مشہور کرتے ہیں مرد وہی ہے کہ جو حادثہ اسپر پڑے ہرگز نہ گھبراوے دل اپنا مضبوط رکھے اور ایسی بات

سوچ بچار کرے کہ جس سے اپنا کام سرانجام ہو تم اس نیشن ہو نیکی کچھ فکر نہ کرو اللہ اللہ
تاریخ معینہ سے پہلے تمہارے پاس ہو چون کا نقطہ
سوال۔ بزرگ بندہ عرصہ سے نامور الاصاد رہا اس سبب طبیعت فردی کی از حد بڑھ چکی
ہو امید کہ محوری مزاج مبارک سے کوائف دیگر آگاہی بخشے ان لوگوں بیان گرمی کا وہ زور
سے کہ الامان مخلوق خدا مارے گرمی کے گریبان کھولے ننگے سر ہاتھ میں نیکھا اُف اُف کرتی
بیاب بھرتی ہو مگر قدرت خدا کی باتیمہ رات کو بچھے وقت وہ خشکی پڑتی ہو کہ بے زالی نیند نہیں آتی
جواب۔ بر خور دار پسندیدہ اطوار عین انتظار میں تمہارے خط نے ہم کو خوش کیا یہاں بفضل قدرت
ہے لیکن گرمی کا زور شور دن بدن اور دم بدم ترقی پر ہو پھر اس پر اندھی گرد و جھار کی مصیبت
الہا ہر نکلے تو خاک مھول کی چہرہ لت پت اور آنکھیں اندھی ہو جائیں اور اندر بھی تو جس
سے دم فنا ہو خدا اس مصیبت کو دیکھے کہ کب دور کرتا ہے

دن کی دھوپ رات کی گرمی | بھاری جا میں ایسی لیل نہاں

سوال خداوند نعمت جناب چچا صاحب دام افصالہ اس کی پیشتر قطعہ عرضہ خدمت
شریف میں ارسال کیا تھا اعلیٰ ملاحظہ اقدس میں گذرا ہو گا لیکن باوصف انتظار ہوتو
جواب کے سرفراز ہوا امید کہ ممتازی بخشی جاوے جمعہ کی شب لیکر ہمارے شنبہ کی صبح تک علاقہ
ہند میں اس کثرت کی بارش ہوئی کہ تمام تختہ زمین پر پانی پانی نظر آ رہا ہے صد ہا مکان مسما
ہو گئے میسر مکان مشرق رو پہ بھی منہم ہو گیا اب اسکی مرمت میں آپ کی توجہ درکار ہے فقط
جواب۔ نور نظر پر کالہ جگر۔ واقعی تمہارا خط ہمارے پاس پہنچا تھا لیکن بوجہ ناسازی
طبیعت کے جواب لکھنے سے مجبور رہا اب بفضلہ صحت کلی حاصل ہوئی سردست مبلغ تین سو روپے
بغرض مرمت مکان بذریعہ منی آرڈر مرسل میں ڈاکخانہ سے وصول کر کے رسید بجاو اور بقدر وسیع
کی ضرورت پڑے اظہار عہد و پلے اس یار میں تمازت آفتاب کے زور سے اس قدر گرمی پڑتی تھی کہ
بندگان خدا توبہ توبہ کراٹھے تھے نہ دن آرام نہ رات کو چین و شنبہ کی شب بارش شروع ہوئی اسکی صبح کو اوسلے

بقدر ایک ایک چھٹانک کے پڑے کہ جس کے خرمناہ و فصل سب و ہمارا نہ کو سخت نقصان ہو چکا باقی خیریت
سوال ہمیشہ زادہ بلند ارادہ زاد اللہ قدرہ ایک مینو سے خط تمہارا نہیں آیا موجب تقویٰ کیا ہو
 حیدر آباد کن کی آب ہوا وغیرہ کیسی ہر فصل اطلال و بیان چارہ شنبہ کے روز پانچ بجے شام کو
 بڑے روز سے آندھی آئی پھر بارش کے ساتھ اگلے پڑنے شروع ہوئے جس سے ہزار ہا جانیں
 برباد ہو گئے بازار و نین پانی اس طرح جاری تھا جیسے سیلاب زراعت پختہ کا بڑا نقصان
 ہوا کئی گانوں کی زراعت تباہ ہو گئی فقط

جواب۔ بلجائے مافدویان جناب مامون حاکم علیخان صاحب ام تلمک نامہ الالاکے
 صادر ہونے سے بندہ کی عزت بڑھی دیر سی عرایض کی وجہ حدیم الفرطی ہر حیدر آباد
 کی زمین پہاڑی ہے موسم معتدل نہ گرمی میں گرمی ہوتی ہے نہ سردی میں سردی
 شروع ماہ اساتھ سے اخیر کا تک تک مختلف وقتوں پر بارش ہوتی رہتی ہر آب ہوا
 درجہ اوسط میں ہے اسباب معیشت سب اس جگہ موجود مگر گران آب مجھے ہر مہینے کی پیلی و
 پندرہ کو خط لکھا کرین میں بھی انھیں تار بخون کو آپ کی خدمت میں خط بھیجا کرونگا فقط
سوال۔ مخدوم بندہ جناب چچا صاحب اس دیار میں قحط کے آثار نمایاں ہو چکے تھے
 گرد آڑتی تھی ہوا تند چلتی تھی بادل آتے تھے ہوا کے مارے اڑ جاتے تھے جن لوگوں نے
 تخم ریزی امید موموم پر کر دی تھی وہ کھیتی انکی جلی جاتی تھی ہر شخص کے دل میں ہراس تھا
 زندگی سے ہر ایک بے آس تھا ہا جن لوگ جن کے یہاں غلہ بھرا ہوا تھا بغلیں بجاتے
 تھے غزبا و مساکین بچارے خشکی ہوا کے مارے مرے جاتے تھے یکایک خدائے ہر فصل
 کیا کہ چارہ شنبہ کو رات سے لیکر جمعہ کی شام تک ایسا لگتا رہا موسلا دھار پھر برساکہ جل چلا
 ایک ہو گیا لوگ گھراٹھے دیکھے آدمیوں کا بھی عجیب حال ہوا بھی تو کہہ دو تھو کہ ہاے
 بارش نہیں ہوتی اتنی میں پکاراٹھے کہ خدایا بس کہ جب قدر کھیتیاں پڑمردہ ہو گئی
 تحقیق وہ سب سرسبز ہو گئیں مخلوق خدا کو ازلہ سر نو زندگی حاصل ہوئی

طفر احوال عالم کا بھی کچھ ہے کبھی کچھ ہے کہ کیا کیا رنگ لٹان میں و کیا کیا بیشتر پاتے

جواب سرمایہ سعادت مندی جتنے رہو۔ نامہ سرت افزا پونچا دل جمعی ہوئی اس دیار میں
بھی ایسی بارش ہوئی کہ ہفتہ میں ایک وقت بھی آفتاب کے منہ سے نقاب ابرہ نہ اٹھائی جس کا
نتیجہ یہ ہوا کہ کثرت بارش سے قصبہ ہذا و نیز حیدرآباد کی زراعت بالکل عرقاب ہو گئی
اکثر مکانات مسمار ہو گئے الا شکر ہے کہ جان کاریاں نہ ہوا ہفتہ کے بعد بارش موقوف ہوئی
ورنہ بجائے رحمت زحمت ہو جاتی فقط۔

سوال۔ مکرم و معظّم بندہ جناب چچا صاحب ایام سراسر پر پونچے ہنوز پارچہ سرمائی مرحمت نہ ہوئے
منگل کے روز دوپہر کو یکایک ابرسا ہو کر اندھیرا ہو گیا اور اس بلا کی آندھی آئی کہ اسی تو بیا سوت
لی تاریکی میں رات دن کی تمیز نہ ہو سکتی تھی جب خاک و خاشاک آسمان پر چڑھ کر اندھیرا لکھ گیا
فوراً بارش ہو نیکی تین گھنٹے تک بپانی برسا اس موقع طوفان آندھی بارش سرفلہ و چارہ کا بہت نقصان ہوا
جواب۔ سر ایا تمیز بر شور و ار عبد العزیز خط تمہارا پونچکر مشکشف کیفیت کا ہوا پارچہ سرمائی معرفت
شیخ نکاہی بھیجتا ہوں از روی فرست مرسولہ وصول کر کے رسید بھیجو۔ تم حتی الامکان صاف و نفیس
پوشاک پہننے کی عادت رکھو پودار و میلے کپڑے پہننے سے محفوظ رہو کیونکہ اس سے طبیعت مکرر
ہو جاتی ہے و ملغ پریشان ہوتا ہے قسم قسم کی بیماریاں عود کرتی ہیں صاف و سفید کپڑے پہننے
سے عقل کو تیزی دین کو رسائی طبیعت کو تند رستی ہوتی ہے مزاج میں نفاست آجاتی ہے
طبیعت اعتدال کیساتھ رہتی ہے یکایک بیماری دامن گیر صحت ہونے نہیں پاتی علاوہ اسکے خوش
لباش آدمی مخلوق کی نگاہ میں معزز سمجھا جاتا ہے فقط۔

سوال۔ امید گاہ برادران جناب بھائی محمد عنایت علیخان صاحب ام ظلمہ پندرہ بیع الام
کو اس دیار میں خوب بارش ہوئی یقیناً ہو کہ جس کھیت میں اٹھارہ من غلہ پیدا ہونے کی امید
کی جاتی تھی اب ہاں سے اکیس پائیس من غلہ برآمد ہوگا۔ غلہ کا نرخ بھی بارہ سیر سے ساڑھے
چودہ سیر تک ہو گیا ہو اگر باہر سے کوئی خریداری نہ آ پڑی تو فصل رو ہونے تک یقیناً

بیس چوبائیکا چونکہ آپکو تشریف لیکئے ایک سال سے زیادہ ہوا امید کہ تین چار مہینوں کی رخصت لیکر آکر اور آپ
 جوڑی کرے اور ایک سہیلی طلالی و چھ پارچہ سرمائی برخور دار الطاف علیخان کیواسطے ضرور لائے فقط
 جواب عزیز از جان برادر حسن علیخان خط تمھارا آیا مندرجہ اسکا معلوم ہوا تم لوگ بچوں کو
 زیور پہنانے کے بڑے شائق ہو اور اسکے ثبوت میں یہ دلیل پیش کرتے ہو کہ زیور ان کو زیادہ
 خوبصورت بنا دیتا ہر سنو آدمی کی خوبصورتی اسکی صفائی پوشاک جسم سے سمجھی جاتی ہے کہ جس کے ہنر سے
 عقل و فہم کی روز بروز تیزی ہو تندرستی بھی حاصل رہے کہ زیور پہنانا پوشاک غلط رکھنا اس کو کوئی
 عقلمند پسند نہ کرے گا بلکہ بڑی کم فہمی ہے جو بچوں کو زیور پہنا کر انکی جان گنوائے ہیں ہم کئی بار
 یہ سن چکے کہ فلان شہر میں ایک طفل زیور کی بدولت ہلاک ہوا یا فلان جگہ فلان کا لڑکا
 مع زیور کم ہو گیا مگر یہ بھی اپنے اولاد کے دشمن خواب خرگوش سے بیدار ہو کر زیور پہنانے سے
 باز نہیں آکر انکی عقل پر ایسا پردہ غفلت کا پڑا ہوا ہے کہ باوجود ستر ایسے واقعوں کے ہوشیار
 نہیں ہوئے جو تم اولاد کی جان بچانیکا نہایت ہوشیاری سے بندوبست کرنا واجب الزام کوئی تھوڑا قسم
 زیور نہیں لادو گراہن پارچہ ہر قسم کا لاد چکے انشاء اللہ تعالیٰ اگلے مہینے میں رخصت لیکر ضرور آؤ گے فقط
 سوال قبلہ عالم دام ظلہ و س روز تک اس یار میں وہ بارش ہوئی کہ قدیم قدیم لوگ حائیس
 کے اور ایسی بارش کا ہونا بیان نہیں کرتے جمعہ کے روز یہ حال ہوا کہ چو طرف مکانوں کے گرنے کی
 آوازیں و حڑا و حڑ جلی آرہی تھیں ہر شخص مضطرب و پریشان خدا کی طرف لوٹا گئے تھا اس بارش سے
 بہت کڑا لالاب ٹوٹ گئے ہزاروں مکان گر گئے آب برد ہو گئے جدھر دیکھئے ادھر پانی پانی ہر جس سے
 سنو خانہ بر باد ہوئی کمانی ہو چھا پنچہ میری جویلی کی دیوار مغرب یہ بھی گر گئی اعلیٰ گزارش ہر قسم
 جواب سعادت مند بخت بلند از او اللہ قدرہ تمھارے خط کے آنے سے ہمارے دلی فکروں پر ہوئی
 وہاں تو خدا کے فضل و کرم سے خوب ہی بارش ہوئی مگر بیان تو امسال بارش کا خاتمہ سا معلوم ہوا
 ہر طرح بالکل صاف رہتا ہر رات کو کسی قدر سردی ہو جاتی ہے تبدیل موسم کیوجہ سے آٹ ہو این بہت
 آفتور پاپا چھانا چھوٹے شہر میں بخار کا دور دورہ ہے دیہات میں کہیں کہیں ہیضہ خائف صاحب کا سکھ چل رہا ہے

ہسپتال مالابال پر ہو گا بھی ایسا بخار آیا تھا کہ خدا کی پناہ در و سرورہ تھا کہ الہی توبہ مگر اب بفضلِ محبت
 ہی بذریعہ منی آرڈر دو سو روپیہ بھیجا ہوں ڈاکخانہ کلاؤر کو وصول کر کے رسید بھیج دو۔ فقط
 سوال۔ فرزند اقبال مند خوش ہو۔ شیخ سبحان کے گھر میں کہیں مٹی کا تیل لکھا ہوا تھا کل شام کو
 انکو دو بچوں نے کھیلنے کھیلنے ایسٹن یا سلائی کی ایک تیلی ڈال دی پس تیلی کا قریب پہونچنا تھا کہ
 قیامت برپا ہو گئی تمام تیل دفعہ بھبھو کا ہو کر آسمان کو چڑھ گیا ایک بچہ پانچ برس کا وہیں جھک رہا
 ہی تھا دوسرا دو گھنٹہ تک لڑپ کر مکیا پھار دسی کا تیل بڑا سخت ہیبت ناک ثابت ہوا جو ہم قطعاً
 اسکا استعمال ترک کر دیونکہ بال بچوں والے گھر میں ہرگز اسے کھانا پانی مسال فصل سے کیسی اطلاع دو فقط
 جواب قبلہ گا با حسب الارشاد آپ کے مٹی کے تیل کا استعمال موقوف کر دیا اس نواز میں
 اندون فضال الہی سے فصل سے شروع ہو گیا ہر حالت فصل کی خاطر خواہ ہی لیکن غلہ
 گندم کا نرخ یا وجود آمد کثیر و غلہ جدید کے وہی ڈھاک کے تین بات جب پوچھو وہی بیس کے بین ستر انگریزی
 عملداری میں تقرری نرخ میں لوگو یا غلہ فروش کا مل الاقتدار سمجھ گئے ہیں جس طرح چاہیں نرخ مقرر کریں
 اور مختار ہیں کہ زمین چار چار مرتبہ نرخ کو بدلیں کوئی پوچھتا ہی نہیں کہ لالہ صاحب اسل اندھیر کیسے کیا ہے
 سوال حضرت ولی نعمی جناب خالو صاحب مدظلہ سعیدی خان صاحب نے اپنے لڑکے
 کی شادی بڑی دھوم دھام سے کی اور رسم بھاجی و دعوت برادری اس میں زیادتی و
 فراخ جو علی سے انصرام کو پہونچائی کہ تمام قصبہ میں اس کی دھوم مچ گئی جلسہ دعوتی مجال
 قصور سرود کئی دن تک برابر ہاں سامان آرائش و زیبائش اس حسن خوبی سے سر انجام ہو گیا
 کہ جسکی تصریح کو ایک علحدہ دفتر چاہیے۔ الغرض اس عظمت و شان کی شادی کی کہ تمام لوگ انکی
 فیاضی پر عیش عیش کر رہے ہیں حقیقت میں انہوں نے اپنی برادری میں کام سب سے بڑھ کر کیا ہے
 جواب۔ بر خوردار سعادت آثار سعیدی خان صاحب کو اس شادی میں انت آبادی کی ہماری
 طرف سے مبارکبادی پہونچا دینا۔ ان دنوں یہاں سخت گرمی پڑتی ہے آسمان سے
 آگ برتی ہو اتند چلتی ہے نار جہنم سے شعلہ باہر آتین لاتی ہے غرض کہ ایسی تکلیف ہے کہ زندگی

بیچا ہے جو بیٹے ہنسن کی ٹٹی سے آرام ملتا ہو نہ شکے سے سرد ہوا آتی ہو نہ برف سے تسکین ہوتی
ہو بلکہ اس سے تو قلب اور بھی حدت ہو پختی ہو اگر چند روز گرمی کا یہی حال ہا تو جیتا مال
ہو گا خدا جانے چرند و پرند کا کیا حال ہو گا فقط

سوال۔ بھائی صاحب بی بندہ۔ تاج شادی برادر امراؤ علیخان ستائیس سالہ حال قرار پائی ہو
اس شادی میں ہم لوگوں کا ارادہ بھاجی وینو کا ہو اگر بھاجی نہ دی گئی تو کئی آدمیوں کا نام بھی
برادری میں ہم سے بڑھ جائے گا جب بھون نے اپنا لڑکون کی شادی میں تمام برادری بھاجی
دی اور دوسروں کو بھی کی آتش بازی چھڑائی اور چار چار ہند یون کا تاج کرایا تو ہم ان سے کیسے
کم رہیں اگر ہم ایسا نہ کریں تو لوگ بکواس کہتے ہیں جو صلہ و نحوہ خیال کریں گے برادری میں بکواسیگی
خاندان کا نام بدنام ہو جائیگا اگر آپکا ارشاد ہو تو دو ہزار روپیہ قرض لیکر شادی بند کو رہن کر لیا جا
جواب۔ قوت بازو میرے خط متھارا پوچھا اسکے مضمون نا پسند نے ہم کو ناراض کیا اسے
عقل کے دشمنوں اس وقت تو قرض لیکر برادری کو بھاجی دیکر آتش بازی چھڑا کر ہندی بکواس کرنا
پیدا کر لو گے مگر جیسا ہو گا راجی نے نالش کر کے قرقی جاری کرائی اور دروازہ پر خانگی کا
سمن چسپان ہوا اور عدالت سے اصل رسو و خرچہ کی ڈگری ہو کے گھر بار کی قرقی و نیلامی کا ڈبل
حکم آگیا تو وہ نامور رہی اور اس وقت کا حق کیا ساتھ دیکھا بڑی جہالت کی بات ہو کہ لوگ اپنی چشمیں
و مالکون کو تو دیکھتے نہیں اندھا دھند ہمیشوں کی تقلید اور خوف و شرم سے اترو مہارف بنجا کے
متحمل ہو کر بحرافلاس میں ڈوبتے جاتے ہیں پس مبلغ پانچ سو روپیہ بھیجتا ہوں ڈاکخانہ سے وصول کر کے
اور پرانے خیالوں کو چھوڑ کے اپنی حیثیت کے موافق کام کر دو کوئی امر خلاف شرع نہ ہو
پاؤں تاج تماشے کا کوئی رنگ نہ عداوت سے ہر کیف بموجب شرع شادی ہو نہ کہ خانہ بربادی فقط
سوال۔ نور نظر محمد اکبر ہم نے اپنے کارندہ کی نسبت بہت کچھ شکایت تغلب و تصرف کی سنئی ہو مگر
ہم کو کار متعلقہ سے اس قدر فرصت نہیں کہ علاقہ پر پہنچ کر اسکے تغلب و تصرف کی تفتیش کریں اب
تم ایک مہینے سے علاقہ پر مقیم ہو یقین ہے کہ اس عرصہ میں حسن انتظامی یا بد انتظامی ہو کر ہو

تم کو واقفیت ہو گئی ہو لازم کہ کیفیت مفصل سے اطلاع در وقت

جواب۔ جناب خالو صاحب پشت پناہ میرے۔ در حقیقت ایک نینہ کی فدوی
آپ کے علاقہ پر مقیم ہے لیکن بیان کے داخل و خارج پر سر دست اس لیے بحث نہیں کر سکتا
کہ مجھ اس کی حقیقت معلوم نہیں۔ بہت سی کیفیت معلوم نہ ہو تو پچھلے انتظام کے حسن و قبح کا
اندازہ کیسے کر سکتا ہوں ہاں البتہ حال کے انتظام پر بحث کر سکتا ہوں اور یہ کہہ سکتا ہوں
کہ واقعی بمقابلہ آمدنی کے اس قدر خرچ کا ہونا بالکل فضول و زنجیر بادی صورت آبادی نظر نہیں آتی
سوال۔ برادر عزیز سر اپنا تیرا سال راہ ہمارا حج کرنے کا ہے اور علاقہ کا کام کسی عزیز

کے سپرد کر دینے میں اسوجہ سے ہم کو تامل ہے کہ وہ اپنا بہت جانکریے خوف و خطر خوب
اڑائے کھائیگا اور کیسا میرا کیا کرے اور مجھ سے کیا لیون گے فرض کر کے اگر اس سے حساب
طلب کیا جائے تو تمام خلقت اپنے ہی کو برا کہے گی کہ وہ اپنے ہون سے خوب سلوک کیا سو ملکا ان حق
کے کسی غیر شخص معتبر کو نہ جین علم و علم بے طبعی صلاحیت و خلق و ذاتی و رسائی و ایماذاری ہو
کار بندہ گری تفویض کرنا چاہتا ہوں اگر کوئی آدمی ان صفتوں کے ساتھ وہاں پایا جاوے
تو بیس و سپہ ماہوار علاوہ خوراک و سواری مقرر کر کے اس طرف روانہ کرو اور تم بھی نصرت لیکراؤ

جواب بھائی صاحب قیاض نے مان دام فیضہ عین انتظار میں نامہ والا نے بندہ کو سرفراز فرمایا
حقیقت میں اس قسم کے کاموں میں کسی عزیز و رشتہ دار کو پورا پورا داخل نہ قطع نظر اور قیامتوں
کے ایسا زبوں ہو کہ جیسا آستین میں سانپ کا پالتا اور اپنے حق میں ببول کا کاٹا ہونا ہے
انشاء اللہ تعالیٰ حسب نساے والا ایسا شخص کہ جو ہمہ صفت موصوف ہو جو تیرے کر کے ہمراہ
مے کے عنقریب خدمت شریف میں حاضر ہوتا ہوں۔ فقط

سوال۔ جناب عالی فدوی بحصول رخصت و مہا علاقہ پر آیا آپ کے کار بندہ کی جرات
بہت بڑھی ہوئی پائی۔ یعنی اپنے فائدہ کے اٹھانے کی غرض سے رعایا کو از حد ستاتا ہے اور حکم
کھلا و دون ہاتھ سے لوٹتا ہے۔ اسے حضرت یہ بالکل خلاف مصلحت علاقہ داری پر غیر منظم عمل

جواب۔ قوت دل و جگر مد عمرہ حقیقت میں برادہ بنی بخش خان نے اپنی کار منجہبی کو اس
 عمر کی سزا دیا کہ علاوہ خوشحالی رعایا کے مالکزاری میں بڑی ترقی ہوئی ان کی زندگی
 تک قرب و جوار کی ریاستوں میں ہماری ریاست کے انتظام کی تعریف ہوتی تھی علاقہ غیر کی
 رعایا آ کر آباد ہوتی تھی یہ سب بہبودی انکی دانائی سے متعلق تھی مگر قادر مطلق نے ایسی وقت
 میں مجھ سے جدا کر لیا کہ جو اکثر امور میں انکی مدد کی حاجت پڑی انکے نہ ہونے سے میری
 آنکھوں کے سامنے اندھیرا ہو گیا خیر مرضی ہوئی اس طرح تھی بر خوردار عبداللہ خان کی نسبت
 جو تم نے تحریر کیا ہے اگرچہ اسکے جوان سال ہوئے کی وجہ سے اسکا تقرر کار کارندہ گری پر کسی قدر قابل
 عمل تھا لیکن با اینہم خیال کرتے ہیں کہ وہ ازراہ سعادتمندی متصف ہے جس سے ہمارے رعایا کو خوشی کیلئے
 سوال۔ عزیز از جان برادر عبداللہ خان بعافیت رہو۔ بعد دعا سے ترقی مراتب خلاصہ
 مطلب یہ ہے کہ جناب چچا علی بخش خان ام اقبال نے بدویانہ کی علت میں اپنے کارندہ کو
 موقوف کر کے بجائے اسکے تم کو تعینات فرمایا جو تم جلد بیان آکر جمع و خرچ کا انتظام بہت
 اچھا کرو رعیت سحر حق و انصاف کے موافق مالکزاری و حق زمینداری لو میں نہایت شوق و
 انتظار سے تمہارے انتظام کا حال دریافت کرتا رہوں گا ایسا ہو کہ تم جناب ممدوح کی امید
 کے خلاف کوئی کام کرو اور انکو اپنی امید میں تمہاری طرف سے کسی طرح کی مایوسی ہو میرا ہمیشہ
 طرف تعلق خاطر رہیگا تم انصاف و حق رسائی کے باب میں اگر شرف آفاق بنو کہ جی ہمارا خوش ہو فقط
 جواب۔ لپٹ پناہ برادران۔ نہایت درجہ مہربانی اپنے فرمائی جو خدمت کارندہ گری کی بندہ کو
 ولایتی فدوی کو اپنے حال پر آپ کی ذاتی توجہ بخوبی معلوم ہو چکی ہے تازہ است اسے نہ
 بھولیں گے عنایت فرمائی مربیانہ محبت آمیز مناسبات کی علامت ہے اس آپ کی شفقت نے
 اس قدر اثر کیا ہے کہ جس کا شکریہ ہر وقت دل سے ادا ہوتا ہے جو نصیحت اپنے ارقام فرمائی ہے اس پر نہایت
 حسنا باطنی قبول کر کے آپ کو یقین لاتا ہوں کہ تاریخ بارہ ماہ اپریل کو خدمت فیض رحمت میں حاضر ہوں گا فقط
 سوال۔ جناب صاحب فیض بخش و ام افضالہ اپنے جو یہ ارقام فرمایا ہے کہ تمکو ہمارے علاقہ کی

کارندہ گری منظور ہو یا نہیں اس میں فردوی کی ہر التماس ہو کہ حتی الامکان انسان اپنی کار متعلق
 میں ایسی کوشش کرے کہ جس کا انجام اچھا ہو کیونکہ جو شخص دیکھتا ہو انجام کو دیکھتا ہو اگر کوئی کام
 بکڑ جاوے گو اتفاق ہی سے بکڑ گیا ہو تو اس وقت یہ سمجھا جاوے کہ اس کام کے سر انجام میں بالکل
 کوشش نہیں کی گئی اور جو کام اچھا ہو گو اتفاق سے ہو گیا ہو تو اس میں یہ خیال کیا جائے
 کہ اس میں بڑی محنت و جانفشانی ہوئی ہے پس گو یا کوششوں و محنتوں کا شاہد انجام ہی
 ٹھہرا اور علاقہ داری میں بیسیوں طرح کے جھکڑے ہوتے ہیں بعض میں کامیابی اور بعض
 میں ناکامیابی ہوتی ہے اس غرض سے عرض ہو کہ ہر کام میں بدلی و جان سعی ملے گی
 لیکن یہ قیامت درمیان سے نکال دیا جاوے کہ جس کام کا انجام اچھا ہو اس میں سمجھیں کہ
 محنت کی گئی اور جس کا انجام اچھا نہ ہو اس میں بندہ نالائق تصور کیا جاوے فقط
 جواب۔ نور دیدہ میرے یہ کیسے ہو سکتا ہو کہ جس کام میں محنت و کوشش کیا و
 انجام اس کا برآمد ہے اور جس میں محنت و کوشش نہ کیا و اس کا انجام اچھا ہو یا ن
 جو کام بے سمجھے ہو جیسے کم تو جی سے کیا جائیگا نتیجہ اس کا خراب ہو گا اور جو انجام
 دیکھ سے پہلے اسباب کامیابی کے سوچ کر تو جہ کامل سے کیا جائیگا نتیجہ اس کا بہتر ہو گا اب ہم
 کار کارندہ گری منظور کرنا یا نہ کرنا تمہارے نشانہ پر چھوڑ کر اس خط کے جواب کے منتظر ہیں فقط
 سوال۔ برخوردار لیاقت آثار ہم نے صرف الطاف مربیانہ سے محبوب خان کو اپنے علاقہ
 پر تعینات کیا تھا لیکن اُس نے ہماری ریاست کو خراب اور ہمارے عزیز و مہین فقور پیدا کر دیا
 حالانکہ اس حیرت انگیز خیر نے اس بات پر ہکو آمادہ کیا کہ ہم اس کو اپنے علاقہ سے علیحدہ کر دین
 مگر بلا در یافت کامل موقوف کرنا مناسب نہیں سمجھا اب تم رخصت کر دینے ہو اور واقعی سے اطلاع
 جواب۔ اے قبلہ عالم کی شکایت محبوب خان کی نسبت بجا و درست ہے مگر جہان تک
 قیاس کیا جاتا ہو وہ محض بیوقوف ہیں ان کو حق و ناحق کی تمیز کمان ان میں ایسی وہ باری
 و رنگ سازی کی وہ بیچارے سیدھے سادہ مسلمان جن کا یہ ایمان کہ جو نیت امام کی دست

میری "اے حضرت یہ سب شرارت و زبردان کنجٹ کی ہے جو جو فتورات امور است فاجی
 میں ہو رہے ہیں اسی کا طفیل ہو وہ آپ کے عزیزوں میں اس خیال کے اتفاق نہیں جانتا
 کہ اگر ان سب میں اتفاق ہو گیا تو پھر مجھے کون پوچھے گا اور یہ منہ کہ روپیہ میں
 چار آنہ و سفید کپڑا بیٹ کورہ والی کہاں نصیب ہوگی کیفیت یہ ہے جو عرض کی فقط
 سوال۔ برخوردار ستودہ صفات ہم تمہارے خط کے انتظار میں عرصہ سے ہم تنہا ہیں
 لیکن نہیں معلوم کہ تم ایسے کس کام میں مصروف ہو جو خط لکھنے کی بھی تم کو فرصت نہیں
 ہے لازم کہ اپنی خیریت و نیز ریاست حیدر آباد کی کیفیت سے مفصل اطلاع دو فقط
 جواب۔ بھویمیا صاحب قبلہ فیض رسان دام اقبالہ میفرماتے ہیں نجاعت بخشی و جہ دیر
 عرائض کی یہ ہے کہ یہ خاکسار بذریعہ کار سرکار بمبئی گیا تھا آج واپس آیا ہوں فی زمانہ اعلیٰ
 حضرت قدس ہمایوں محبوب علی شاہ والی حیدر آباد دام اقبالہ و دولتہ کے عہد سلطنت
 میں تاحی رہا یا مہمالک کن بہت آسائش و آرام سے بسر اوقات کر رہی ہو ظلم و ستم کی جڑ
 اکھڑ گئی انصاف کا دریا موجزن ہر مذہبی تعصب کی آگ جو قدیم سے بھڑک رہی تھی سرد
 ہو گئی چند روز میں نوشیروان عادل کو ہم لوگ بھویمیا کے اللہ تعالیٰ ایسے بادشاہ
 و ادگستر کو ترقی روز افزون عطا فرمائے اور ہمیشہ ان پر ظلم عافیت میں رکھو آمین یا رب العالمین فقط
 سوال۔ قبلہ و کعبہ و دو جہان دام ظلکم آداب و نیاز کے بعد عرض پر دازہ کہ ادھر آپ
 تشریف لے گئے ادھر تیسرے دن شب کو ایشیت دیوار کھیری میں نقب لگا کر چور کو دیا
 دیا سلائی روشن کر کے مال و متاع دیکھنے لگے اس میں پہرے کے سپاہی نے بھی روشنی اندر کی
 دیکھ لی روشنی دیکھتی ہی عقل کا چراغ گل ہو گیا سمجھا کہ اس مکان میں آسیب کا دخل ہے اور سپاہیوں کو
 جگا یا سب کی عقل پر پتھر پڑ گئے کئے لگے اجی آسیب کیسا ایک شہابہ کا شہابہ اتر آیا ایک بولا
 ارے میان تم سب کے زقوف ہو یہ نہ آسیب نہ شہابہ و تحصیلدار اسی کھیری کے پہلے مرحلے پہنچیں
 دونوں کی رو میں اجلاس کر رہی ہیں اس میں بولنا نہ چاہئے چپکے ہو رہے چور و چور جو دیکھا کہ پوچھو تو کا

بازار گرم ہوا طینان سے قفل توڑے اور کلام کا مال و اسباب بے رجعتار و پیہمانت میں کھا ہوا
 لکڑی چیت ہوئے صبح کو جب قانون کو صاحب کچری میں گئے تو یہاں بیون نے کہا کہ صاحب
 رات کو تو کچری میں بڑے بڑے اجلاس ہوئے اور خوب بات ظہار پڑھے گئے اور قفل کھڑکھڑا
 گئے قانون کو صبا بوسے بھائیو کیسا اجلاس کیسی کچری اس وقت تم کہاں ہو کیا دیکھو ہو ذرا
 ہوش میں آؤ کیا کہہ رہے ہو سب ایک بان ہو کر کہنے لگے کہ ہم ہوش میں ہیں رات کا ماجرا
 اسی کچری کا ذکر ہر دو دن تحصیلدار متوفی کی روح میں آئی تھیں بڑی دیر تک اجلاس کیا
 قانون کو صاحب نے کچری کو لکھ دیکھا تو عجب گل کھلا ہر صندوق جدا لٹے پڑے ہیں اسباب کا
 پتہ نہیں روپہ جدا غائب دیوار میں نقب ہو چوہا اسی وقت انھوں نے صاحب محسّر پٹیا
 ضلع کو اطلاع دی فوراً صاحب ممدوح مع صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس موقع پر پہنچے بعد
 معائنہ موقع صاحب محسّر پٹیا ہمارے فدوی کر فرمایا کہ تم تحصیلدار صاحب کو بھی اطلاع دے اور لکھو
 جلد آوین اطلاع گزارش ہے فقط

جواب نور نظم خط تمہارا پوچھا کہ کیفیت کا ہوا چوروں کی خوش نصیبی و رنگہا لون کی
 بندختی کے سوا اور کیا کہا جاوے میری طرف سے بھٹو خداوند نعمت جناب صاحب محسّر پٹیا ہمارے فدوی کہ تاریخ ۱۲-۱
 کو حاضر ہونگا۔ فقط

سوال جناب جی صاحبہ تسلیم برادر حسن علیخان کی زبانی معلوم ہوا کہ بدوین خرچ آب کو
 سخت تکلیف ہے لہذا مبلغ ڈیڑھ سو روپیہ معرفت برادر احمد علیخان آپ کی خدمت میں بھیجا ہو قبول فرمایا
 جواب بر خوردار بلند اقبال حمیدہ خصال اجتک کسی عزیز کو ہم نے اپنی ہمدردی کرتے
 نہیں دیکھا سب اپنی اپنی روٹی پر دال رکھ لیتے ہیں لیکن اس خجستہ خصال ستودہ خیال
 نے اس گل میں مبلغ ڈیڑھ سو روپیہ بھیج کر ہماری آبرورکھ لی ننھو ننھنے بچوں کی جان پالی میں سے
 لائق بستی کی منت منت بلا میں لون صدقے ہو جاؤں جو عین وقت مصیبت میں کامل ہمدردی ہماری
 ساتھ ظاہر کرے سہرا یز زندگی میں تم پر داری مرد کا کام کمانے کا ہوا اس کی کو خوش سلیقگی کفایت

شعاری عد اصول پر صرف کرنا و انتظام خانہ دار می بوجہ احسن کفایت عورت کا کام ہر الامین خانی ہا
کیا کر سکتی ہوں کیونکہ تمھاری چچا بھی ایک کوڑی خرچ کو نہیں دیتے مطلق گھر کی خبر نہیں لیتی انھی
بجبری سو جیسی ہم پر تکلیف گذر رہی ہو دل ہمارا خوب تباہ ہو رہا ہے تو ہم مجبور ہیں مگر
قیامت ہوگی جب خورشید نیریز پر کھڑا ہوگا زمین تباہی کی ہوگی آسمان فولا د کا ہوگا

اس روز ہمارا ہاتھ اور تمھارے چچا کا دامن ہو گا فقط

سوال قبلہ حاجات مدظلہ و دھینے سے مسماۃ نیک قدم کنیز کے سر پر آسیب سوار
ہوا ہے جب کوئی سیانا و عامل جن بھوت کا اتارنے والا اُس کے سامنے آتا ہے تو کچھ
افسون و عزیمت ہندی عربی کسی زبان کی ادھر عزیمت خوان پڑھنی شروع کرتا ہے
تو ادھر برابر وہ آسیب اسی کلام کو ایسا فر فر پڑھتا ہے کہ عزیمت خوان کو چار قدم آگے
چلتا ہے اگر وہاں پہ کوئی عامل با عمل ہو تو فلیتہ وغیرہ لکھو ا کے بھیجے فقط

جواب سعادت آگین بر خورہ دار نظام الدین۔ بیان کوئی جن بھوت کا اتارنے والا
عامل نہیں ہو مگر ہاں اجیر شریف میں ایک بزرگ منسے جاتے ہیں بشرط خیریت محرم الحرام
کی تعطیل میں اجیر شریف جا کے اُن سے تعویذ و فلیتہ لکھوا کر بھون گا فقط

سوال حضرت ولی نعمت جناب چچا صاحب سلامت جمعہ کے روز مسماۃ بدھیا
زوجہ منگلی نے سم الفار چوہوں کے دفع کرنے کو کوٹ کر تھوڑے آٹے میں ملا کر جہان
جہان رکھنا منظور تھا رکھا باقی اسے ایک برتن میں بلاتیز اسبات کے کہ کس چیز کا برتن ہو ڈالے
اتفاق سے وہ ظرف نمک کا تھا شام کو اس عورت نے کچڑی پکائی اور وہ نمک سم الفار
ملا ہوا اس میں ڈالا بعد تیار ہونے کے میان بی بی نے کھائی کھاتے ہی بیہوش ہو گئے ہلاکت کے
قریب پہنچ گئے ہر چند ان کو آواز دی گئی مگر کوئی بیہوش میں ہو تو بولے لیکن انکی زندگی کافی
کا لگاؤ ہونے باقی تھا اتفاق سے اسی وقت ڈاکٹر صاحب ملنے کو ملے آئے انھوں نے کرائی
شروع کی چونکہ سم الفار مقدار میں کم تھا اس سبب موت کے پنجہ پر نکل کر دو سہ دن چھوٹے وقت

جواب۔ بر خوردار سخت بیدار احتیاط اعلیٰ درجہ کی خصلت ہے جس کی بڑی بڑی مصیبتوں سے محتاط نجات پاتا ہے و نادان بے احتیاطی کی وجہ سے طمع طرح کی آفتیں اٹھاتا ہے منگلی کی عورت نے اپنی بے احتیاطی سے اپنا گھر پھونک دیا تھا و دوسری مرتبہ اپنی کپڑی بھال رہی تھی مگر پھر بھی احتیاط نہیں کرتی اس سے معلوم ہوا کہ وہ آدمی کی صورت پر جانور کی سیرت رکھتی ہے۔

اینکہ می بینی خلایق آدم اند | نسبتند آدم خلایق آدم اند |

پس اُسکے پیدائشی بُرے افعال خیر کی عمدہ تعلیم سے درست نہیں ہو سکتے فقط سوال۔ اے میرے عزیز! ان دنوں ایک نصیحت نامہ مکہ معظمہ سے آیا ہے اسکی نقل مطابق اصل تمہارے پاس بھیج کر نگارش ہوتا ہے کہ اب روز محشر سر پہ آہو نچا اپنی گنہگاروں کو توبہ کر کے بہشت ملنے کی فکر کرو یہاں ہر مسلمان یہ جو قتی نماز پڑھتا ہے ہر ایک کے ہاتھ میں تسبیح ہے اکی خیر کا وظیفہ ہے فقط۔

جواب۔ اچھی بھائی صاحب میں تو اس وصیت نامہ کا قائل نہیں کیونکہ ہجر اللہ کے کسی کو معلوم ہی نہیں کہ قیامت کب آئیگی جس روز ملک الموت ہمارے پاس آئیگا اور ہم کو اس عالم قانی سے عالم جاودانی میں لے جائیگا وہی دن قیامت کبریٰ نظر آئے گا فقط

تیسری فصل میں سوال و جواب برادران کے

سوال۔ اے صاحبنا مہربان۔ واہ سبحان اللہ آپ اپنے وعدے کے بہت سچے ہیں اچھی صاحب طلبی و قوم بقایا کی نسبت لگاتار کئی خط آپ کی خدمت میں بھیجے لیکن آپ کو میری لکھنے کا کچھ خیال نہ ہوا رقم کا دنیا تو ایک طرف جواب تک بھی ندر و پس یہ اطلاع اخیر آپ کو دیجاتی ہے یا تو مبلغ دو سو روپیہ بھجوتے ورنہ نا چاری کو بھروئی سے پیش نہ ہو گاتی جواب۔ معدن لطف و کرم میں اس بات کا مشکور ہوں کہ آپ نے سہ کار میں روپیہ داخل کر کے میرے بیٹے کو بزمہ سواران نوکر کرایا جس سے میری ٹی خواہش پوری ہوئی میں یقین

کے تیار ہونے کہ آپ ہمیشہ مجھے اپنے صادق دوستوں اور خیر خواہوں میں سمجھیں گے ورنہ میں
وہیں شمار کیا جاؤں کہ جو آپ کی خدمت گرجوئی سے ادا کرتے ہیں ہر نوع آپ کی اطاعت گزار
کو موجود ہوں مگر وہیں سے عارضہ تپ چپش میں مبتلا تھا اسوجہ سے مرسولی مبلغان تحریر
جو اب میں مجبور ہوں اب مبلغ دو سو روپیہ ارسال خدمت میں ڈاکخانہ وصول فرما کر سید بھیج فقط
سوال امی صاحب بد باطن کسی شخص کی نسبت کہ جو وقت وہ موجود نہ ہو اسے الفاظ
کیسے چاہیں کہ اسکو سنج یا ضرر پہنچے یہ ایک کہنے پن کی علامت ہے اور جو کوئی کسی کی
عنایت کرے یا پیٹھ پیچھے کسی کو برا کہے عین ہر قوفی کی دلالت ہے جب کسی نیک طبیعت کو کسی
کسی طرح کی شکایت ہوتی ہے تو وہ اس کے منہ پر کمر تیا ہر ظاہر میں دوستی کرتا باطن میں
پیشہ رکھنا نیک نمراد لوگوں کی شان ہے بعید ہر آئندہ کو حرکات ناپسندیدہ سے باز آئے
اور کلمات لائینی سے اپنی زبان کو روکنے کیونکہ بہت شخص اس بلا میں گرفتار ہو کر خراب ہو گئے ہیں
جو اب مجھ کو لازم آچکا خط پہنچا حال معلوم ہوا بڑے افسوس کی بات ہے کہ کسی جھگڑے
بد طبیعت کی لغو باتوں کو شکر بلا تحقیق اس امر کے کہ آیا وہ سچ ہے یا جھوٹ یا کینا راض
ہو جانا اور جو دلیں آیا اور قلم سے نکلا انا پشاپ لکھ دیا دانائی سے بعید ہر نیک
جس سے عنایت جانی یا عنایت کرنے کی حرکت سرزد ہوا اسکی صحبت کو دنیا میں کوئی شخص
نہیں کرتا بلکہ تحقیق کی نظر سے اسکو دیکھتے ہیں مگر یہ تو فرمائیے کہ میں نے کس سے کسی عنایت
کی کہ جو اپنے اس بقصو کی نسبت ناملائم الفاظوں سے عامہ فرسائی فرمائی خیر اسکا
نشا اب آپ کی روح نا سچ کو ہنچا کر متکلف ہوں کہ آپ بیان تشریف لائیں یا اس خیر طلب
طلب پہنچنا کہ شہر صفائی سے مرض کہ ورت کو دفع کر کے چلنے کا منہ کالا کیا جا فقط
سوال امی صاحب میں آپ کی طرح قاصر اہمت ہر ذہن کو چہ گو کہ کم لیاقت و ریدہ
وہیں کوتاہ گردن نہیں ہوں۔ اچھے لوگوں کا میں خالک یا ہوں ان کے سامنے مجھ کو کیا آتا
ہو مگر ان آپ جیسو کا استاد ہوں معلوم ہوتا ہے کہ شاست اعمال نے آپکا بھیجا کیا ہے جو الفاظ

ما مناسب میری شان میں لکھ بھیجے ہیں اب میں نامہ نیاز کو تمام کرتے ہو و آپ کے کان اچھی طرح سے کھولے دیتا ہوں کہ غیر تسلیم بالذکر تو کی تو کچھ بھوکے بھر عاف رہے کیونکہ میں اس کے جوابات کی تحریر میں اپنی لیاقت کو بے لگانا نہیں چاہتا اگر آئندہ کوئی بیوقوف کلمہ و غیر غامضیہ کا واسطہ نہ کی جائے گا

جواب مجمع مکارم اخلاق زاد اخلاقہ۔ کو بادی النظر میں آپ کے خط وصول ہونے سے میں نہایت خوش ہوا لیکن اس کے معنوں حیرت مشغول کو پڑھ کر سخت گھبرایا بھلا میری کیا مجال جو کتا خانہ و بے ادبانه ذرا بھی قیل و قال کروں الا در یافت کر یہ تمام شرارت نجف علیخان کی معلوم ہوئی کیا خوب لکھے کوئی جواب دہی میرے ذمے خدا آپ کو خوش رکھو جو دھوکے میں اگر مجھ سے گناہ کو بڑا بھلا لکھا بخدا میرا منشا ہرگز نہیں ہے کہ آپ مجھ سے تاراج ہوں یہ جان بٹھار دل و جان سے آپ کا تابع و فرمانبردار ہوں امید کہ جواب کے کامیاب کیا جائے زیادہ والسلام

سوال۔ اجی شخص صاحب چارہ جو ایک شخص کے رو برو میری نسبت یہ کلمات ادا کئے ہیں کہ وہ امراض صعب میں گرفتار ہے حسد میں عمر بسر کرتا ہے و دسروں کی ثروت دیکھ کر آپ ہی آپ جلا مرتا ہوئی سخت کی مڑوڑ میں اکر اڑتا ہو غیبت کا منصوبہ و غایازی کا خیال رکھتا ہو عبادت الہی سے گھبراتا ہو اسے صاحب میں سراپا حبیب رسا سر کنہ کار زبانیہ بھرا مکار ہوں اور علانیہ کہتا ہوں کہ انسان کی کیا شرم جب مجھ خوف خدا نہیں لیکن یہ فرمایا کہ آپ قاضی ہیں یا مفتی جو میری برائی لوگوں کے سامنے بیان کرتے رہتے ہیں بھلا وہ میرا کیا کر سکتے ہیں فقط

جواب۔ اجی خان صاحب یہ لکھنا آپ کا کہ انسان سے کیا شرم جب مجھ خوف خدا نہیں لا حول ولا قوۃ الا باللہ استغفر اللہ۔ بالذکر توبہ ارہی چھی یہ کس واسطے کوئی مغل نہ ہارج ابو آپ کیون آدمیت سے خارج ہوئے ہو اگر آپ کو نشہ کا شوق عیاشی کا ذوق را سبتا زون سے نفرت بد معاشوں سے رغبت ہے تو مبارک ہم کو کیا جیسا کہ و گے و لیا پاؤ گے جو کون کتا ہو آپ کے بھلے کیواسطے کتا ہو بھان جو چاہو سو کر لو کھلو مگر اسکا مزاج روز جزا اٹھاؤ گے قادر مطلق کو کیا منہ دکھاؤ گے یوں تو گناہ سے کوئی بچا نہیں لیکن یہ وہ حالت لوگوں کو دکھانے

کے واسطے ایسی حرکت کرنا اس سے کیا فائدہ یہ دنیا جائے سرور و غرور نہیں موت کا آنا
 کچھ دور نہیں چند روز پار و نق پر مغرور ہونا عقل سے بعید ہر انسان وہ ہے کہ جو خوش اخلاق
 و منکر مزاج ہونہ کہ آپ جیسا زیادہ والسلام فقط
 سوال شفیق بندہ آپ کے بھائی مراد خان کی مفسدہ پروازی و مجاہد سازی سے
 ہم ہمالیوں کا ناک میں دم آرہا ہے یہ صرف آپکا ملاحظہ ہے جو درگزر کیا جاتا ہے ورنہ کیا
 پیدا اور کیا پدے کا شور با اب آپ براہ ہربانی بذریعہ تحریر ان کو ایسی فہمائش کر دیجیے
 کہ آئندہ کو اپنے حرکات تازیانہ سے باز آویں۔ فقط
 جواب۔ شفیق میرے خط آپکا پوچھ کر کاشف حال ہوا جو لوگ مسمی مراد نامراد کی سبک
 وضعی کی شکایت مجھ سے کرتے ہیں وہ محض غلطی کرتے ہیں اُس سے مجھ کو کوئی تعلق
 اور واسطہ نہیں وہ اپنی فعل کا خود مختار ہے اور وہ اپنی اعمال کا آپ ہی جوابدہ و ذمہ دار ہے زیادہ السلام
 سوال۔ واہ جناب مرزا صاحب سے

ایک عالم کو آزمادیکھا	سب کو مطلب کا آشنا دیکھا
-----------------------	--------------------------

برخوردار عبدالتبار کو بغرض دستیابی روزگار آپ کی خدمت میں روانہ کیا تھا مگر اپنے
 اُلٹے پاتوں اسکو واپس کیا کہ جس سے علاوہ ملائت مجھ کو خجالت ہوئی اب وہ زمانہ
 آگیا کہ اگر کسی سے نیکی کی امید رکھتے ہیں برعکس اُسکا ظہور ہوتا ہے جس سے بھلائی کی توقع
 کرتے ہیں اُس سے بدسلوکی نمایاں ہوتی ہے جس سے ہلکے اپنے حسن ظن پر نفرن کرنا پڑتا ہے اور
 جس سے کسکو اس زمانہ ناہنجار میں فارغ البال و معزز و دیکھتے ہیں اسی کو آپ سے باہر بانی ہیں
 اسودگی ہمیشہ کسی نہیں رہتی روزگار از بس ناپائیدار ہے اس کے غرور و افتخار پر ناز ان ہونا بیکار ہے
 عجیب دان میں وہ جنکو عجیب ج سلطان افلک بال ہمالیہ میں سوچ رہے ہیں
 فراغت میں تو ہر کوئی کتا ہے کہ میں تمہارا دوست ہوں لیکن دوست ہی ہو تو کینہ کی وقت کا
 جواب میر صاحب مجموعہ خوبیاں بیکر ان سلامت نوازش نامہ ہو چکا چوم کر اور پھر رکھا بیشک

سوال۔ کرم فرماتے بندہ۔ مسمیٰ سمند خان اسٹیٹ یا بو پور میں جس وسیع مہوار کا نوکر
 ہو گیا تھا مگر گزرتی تھی جب ن بڑے آئے تو باغواں دشمنان بد شرشت سائیسوں لڑ بھڑ
 اگاڑی پچھاڑی کی حالت نہ سوچ روزگار چھوڑا ایسا تیز قدم گھرا یا کہ گویا سب طرح کی
 آسودگی و فراخی پر گھر پر آتے ہی قرض خواہ اسکی پیٹھ پر سوار ہو کر اور ایسا مضمر لیا اور ایسی
 گردنی دی کہ سب چوڑی بھول گیا زندگی سرتنگ آگیا چونکہ وہ ایسی فضیحتوں کا خوگیر تھا چند
 روز میں فریبی جاتی رہی لاغر ہو گیا اگر دانا ہوتا تو قرضدار ہی کا نکتہ یاد رکھتا آخر کار
 تپسستی نے ایسا کا وادیا کہ وہ بچارہ عیال وارتلاش معاش میں ہر طرف ٹاپتا پھرا مگر کہیں
 ٹھکانا نہ لگائے نظر تو اب اسکی تنہائی باگدور بامید کامیابی اس خط کے ذریعہ آپ کو
 سونپتا ہوں براہ کرم پیسہ زمین نوکر کرادیجئے کیونکہ اب مقرر کی روزگار کی اسکو ٹھوکر لگ چکی
 ہے غالباً چستی و چالاکی کیساتھ تازہ لیست آپکا بغیر الہی گائیج ہر گھانیکا لطف فاقہ متسی کر لیا
 اور صحت کی قدر بیماری سے ہوتی ہے ووتھان ملن بھیجتا ہوں قبول فرمائیے فقط
 جواب۔ میرے محسن شیخ محمد محسن خط آپکا آیا میں نے اسکو حوزہ جان بنایا انسان ہی
 ہوشیار و سمجدار ہے جو اپنے نیک و بد سے خبردار ہے اگر بعد کلفت و مصیبت کے راحت و شہ
 نصیب ہو تو پریشانی گذشتہ کو بھول نہ جائے پارس سال کا ذکر ہے کہ مسمیٰ سمند خان تلاش
 روزگار خستہ و خوار پھرتا تھا خدا خدا کر کے اسٹیٹ یا بو پور میں تعلق اسکا ہو گیا تھا چند
 روز میں اس تکلیف کو ایسا بھولا کہ لگا روزگار چھوڑ دیا مصیبت برین عقل و دانش بیاہر گیا
 یہ حرکت خلاف مصلحت نامبروہ سے واقع ہوئی دورانندیشی کو راہ نہ دیا نتیجہ اسکا بجز بربادی
 و شرمساری اور کیا ہوا خیر بیاس خاطر آپکے سات روپیہ مہوار کا نوکر کرادیا فقط
 سوال۔ کار ساز بچارگان زاد شفقت مسمیٰ فیض طلب خان سکھ موضع جمیل پور مغلی سے
 نہایت تنگ آکے افتان و خیزان بدحواس میرے پاس آیا اور میرے پیروں پر اپنا سر
 دھر ٹپکا چونکہ آپ عزیز پرور شرفالو از حاتم بہت والا منزلت ہیں اور آپ کی ذات فیض

حاجتمندون کی امید بر لانا آپ ہی کا کام ہے جب ہی تو حاجت روا آپ کا نام ہو گو نصیب کی نارسائی سے عقدہ کشائی نہ ہو یہ امر دوسرا ہے لہذا بنظر اتحاد قدیمانہ و نوازش کریمانہ پذیر ہے نامہ ہذا نامبروہ کو آپ کی خدمت میں روانہ کرتا ہوں براہ کرم پرورش فرما کے عند اللہ جو وعند الناس مشکور ہو جیسے سچ ہے امارت کی دھوم غریب کی کار برداری سے ہوتی ہے اس کے مقام پر آپ کو سکھانا گویا آفتاب کو چراغ دکھلانا ہے فقط

جواب معدن مروت و الطاف و ام لطفہ۔ الحمد للہ کہ فلک بحر قنار سیدھا ہو کر بر سر ساز ہوا جو بند مدت میں آپ کے خط سے سرفراز ہوا جو الفاظ آپ نے میری شان میں ارقام فرمائے ہیں بھلا میں اس قابل کمان ہوں ہاں آپ البتہ حضور و الا قدر دان و اعلیٰ میں فی الحقیقت حاجت روائی نیک کام ہے جو اندرون کا اسی میں نام ہو میں دروغ گو نہیں خوشامد میری خوشنہیں خدا علیم ہے یہ نیاز مند آپ کا خیر خواہ صمیم ہے مسمیٰ فیض طلبان بفعل درجہ اول کا کانسٹبل مقرر ہو گیا ہے عند الموضع ہیڈ کانسٹبل کرادیا جائیگا زیادہ نیاز و السلام فقط سوال منظر عنایت بیکران و ام خلقہ۔ زبان محمد کمال آپ کا حال شکر موجب ملال ہوا خدا پر نظر رکھے اسکے فضل کے نزدیک یہ کیا معاملہ ہے صریح چنان ماند و چین نیز ہم خواہد ماند چہ حال انسان کو استقلال ضرور ہو جو عداوتہ پیش آوے اس میں ثابت قدم رہے آپ اللہ کے فضل و کرم سے بہت فہیم و سنجیدہ ہیں ہرگز تشویش نہ لیجئے ہوتا وہی ہے جو مرضی خدا ہے خدا آپ کا نگہبان و دوست شاد و شین پشیمان رہے مولوی عبد العلی صاحب ثور جوئی مختار عدالت میرے عنایت فرما میں الہی تحریف نشانیہ تقریر مدبرانہ کس قدر مطلب خیر ہے سبحان اللہ قانون انی میں لاثانی حکاموں میں عزت میں نے آج اُنکے نام خط لکھ بھیجا ہے آپ پر مقدمہ میں ان کا مختار نامہ داخل عدالت کیجئے فقط جواب مہربان محبت نشان زاد و مجتہ۔ آپ کا خط آیا میرے دل کا رخ مٹایا چنانچہ حسب التماس آپ کے یہ نیاز مند مولوی عبد العلی صاحب مختار عدالت کو ملا نہایت مہربانی و محبت سے ہم پیش آئے اور اپنے مختار نامہ کے ساتھ جواب دعویٰ عدالت میں گذرانا مدعی نے بندہ یحییٰ بن محمد

طلب کرانے تھے منجملہ ان کے ملا رحمت اللہ بھی گواہ تھے چونکہ ملا مذکور نے کبھی پھر نہیں ملے
تھی سخت گھبرائے لوگوں سے دریافت کیا بھائیو حاکم کے روبرو کس طرح بات چیت کرتی جا رہی
تھی پوچھا اس نے یہی کہا کہ حاکم کے روبرو نہایت نرم و شیریں گفتگو کرتی جا رہی تو ملا سطور
نے اپنے جی میں سوچا کہ رشیم روئی اور محمل سے زیادہ نرم اور لد و پیرا برقی سے زیادہ شیریں
کوئی چیز نہیں ہے اتنی میں مقدمہ پیش ہو گیا پہلے پہل ملا جی ہی پکار دی گئے ملا اپنا نام سن کر ہرگز
ادھر ادھر دوڑنے لگے اور کہنے لگے کہ یا اللہ آج میں کہاں آ پھنسا ہوں جو کہ میری اس عدالت
ملا کو پکارتا تھا ملا دو گئے چو گئے دوڑتے تھے اور الیہ و سوا کہ حلقہ تمام پھری کا باندھ لیا بڑی شکل سے
چپراسی ان کو پکڑ کر حاکم کے روبرو لے گیا حاکم نے پوچھا تمہارا اور تمہارے باپ کا کیا نام ہے ہاتھ جوڑ
کر کہا میرا نام رشیم روئی محمل۔ باپ کا نام اُون دنیہ بنیہ سنہیل پھر دریافت کیا کہ تمہاری ات اور شہ
کیا ہے جواب دیا کہ میری ذات لد و پیرا۔ برقی اور پیشہ میرا معری شہد قلا قند پھر یہ سوال کیا کہ
تمہاری عمر کتنی ہے اور مکان تمہارا کہاں ہے عرض کیا کہ حضور عمر تو میری گڑ شکری مکان میرا بونڈا
پھر پوچھا کہ تم اس مقدمہ میں کیا جانتے ہو جواب دیا صاحب مجھے جو معلوم تھا عرض کر دیا اور میں
بہنیں جانتا۔ ملا رحمت اللہ کے اظہار پر حاکم پر گنہ و نیز عمال وغیرہ اس قدر ہنسے کہ بیٹو نہیں بل
پڑ گئے حاکم نے اس مقدمہ کو محض جھوٹا سمجھ کر خارج کر دیا۔ فقط

سوال مصدقہ کتاب پاپا اس سرنگی بوقلمون نے کیا کیا زندگ دکھایا اور اس سخت فلک برفقار نے کس غمخوار چھوڑا
ہم نشین سب اٹھ گئے اور نرم میں ہل چل پڑی | اے فلک انداز گردون اے جو تجھ کو کل پڑی
یعنی اس وقت یار و فوار صوبہ دار خان صاحب تحصیلدار نے اپنی تبدیلی کی خبر سنانی کہ جس کے
بیان سے جی سنسناتا ہے کلیجہ منہ کو آتا ہے خواب و خور نہیں بھاتا ہے رونا چلا آتا ہے مکان کے
کھاتا ہے قلم کا اشک جاری ہے کاغذ کو بقراری ہے

جد کسی سے کسی کا غرض حبیب نہ ہو | یہ داغ وہ ہے کہ دشمن کو بھی نصیب ہو
پہلی صفحہ کو ان کا سفر ہے آپ آئیے ان سے مل جائے فقط

جواب تعلق فرماے مخلصان۔ صوبہ دار خان صاحب کے تبادولہ کی خبر سنتے ہی ماتم پر ہونے کی سی
میری صورت ہو گئی شب و روز آہن سر و کچھ میں درد و عجب حالت پر از ملالت ہے کہ جس کا
حد و حساب نہیں اگر زندگی ہے تو پر ہون تک حاضر ہوتا ہوں زیادہ والسلام فقط
سوال منع محاسن اشتقاق۔ میں آپ کی عنایت کا بدلہ شکر گزار و سچی قادیان کی قاضی
میں نے آپ کو ایک امر خاص رفاہ عام میں تکلیف دی تھی آپ نے اس کو قبول فرمایا تھا اگر وہ آپ کو
بہت بندھانے و جرات دلائی کی کچھ حاجت نہیں کیونکہ آپ محتاج نصیحت کے نہیں خود بخود
ہیں مگر میں چاہتا ہوں کہ دوسرے ایک امر خاص رفاہ عام میں مشورہ دیکر داخل جواب
بشرطیکہ خاطر و قادیان کو گرا نہ رہے ہو و نیز آپ کے ملنے کا نہایت مشتاق ہوں فقط

جواب۔ خان صاحب سر اپا اشتقاق زاد اشتقاق جب آپ با این و جاہت لیاقت
امارت و حالات مجھ جیسے ناچیز سے مشتقانہ گفتگو و بے تکلفانہ خط و کتابت جاری کرتے ہیں
و براہ ہمدردی و رفاہ عام میں توجہ دلا کے میری دلی آرزو بر لاتے ہیں تو اس نیاز مند کو
آپ کے تعمیل ارشاد میں کہ جس میں فلاحت بندگان خدا و ثواب عقبی متصور ہو کسی طرح سے غدر نہیں بلکہ
انجوخت کی بلندی سمجھ کر اس کی عنایت کا شکریہ دے دلی سوادا کر کے ملتیں کہ کار و بار لائق ہو
تامل یاد و شاد فرماتے رہے کیونکہ میں آپ کی طرح کسی شخص کو ہمدرد و حامی اپنا دنیا میں نہیں
اس لئے نہایت خوشی سے آپ کے فرمائی تعمیل کرونگا اور جو اپنے ارقام فرمایا ہے کہ میں آپ کے
نمائندہ شاق ہو خدا کی قسم یہ تو آپ نے میری لگتی بات کی نیک صلاح کا کیا پوچھا بس اللہ شریف الیہ و مشکور
سوال۔ میری معزز دوست ان دنوں آپ کا مزاج کیسا ہے امید ہے کہ آپ تندرست ہونے چونکہ
میری طبیعت کا میلان آپ کے زیادہ تر ہے جب طبیعت کھرائی ہو تو آپ ہی کی یاد دہانہ تو
آئی ہے میرا جی آپ کی محبت سے خوش ہے لہذا مشکف ہوں کہ وہ ہفتہ کی واسطے ضرور یہاں تشریف لائے
جواب مخزن اخلاق زاد الطاف میں آپ کے خط کے آنے سے بہت ممنون و مشکور ہوا کہ آپ نے
میرے ساتھ سلسلہ محبت و ارتباط دلی اب تک قائم رکھا ورنہ دنیا کا باشندہ عموماً ایسے کج خلق ہوتے ہیں

الضلع روہنگ میں شاہ ماتم پر ہون کی لفظ اسی مقام پر مل لکھنا نصیحت زدہ یا عزا دار ماتم دار یا در و مندر یا مخزن غلیظ و غیرہ لکھتے ہیں ۱۲

کہ جہان ان کو ثروت ہوئی آسودگی آئی منصب حار تہ زیادہ ہوا وستان قدیم کو کنارہ کیا مگر
خدا آپ کو سلامت رکھا اور اس سے بھی اعلیٰ اور بہتر رتبہ پہنچا دیا کہ باوصف حاصل ہوئے اور
معزز کے آپ کے بچ کو یاد فرمایا ہو اگر منظور خدا ہو تو بعد محرم الحرام لا کلام میں آپ کے پاس آؤنگا فقط
سوال میرا پالطف احسان جنابان صاحب اس وقت معلوم ہوا کہ آپ کے دشمن بروقت چڑھیں کسی
پہاڑ کے پتھر سے گر پڑے بائیں ہاتھ کی ہڈی ٹوٹ گئی اس خبر کے سننے سے راز حد رنج ہوا شافی مطلق
آپ کو شفا می کامل عطا فرمائی چونکہ آپ نے اپنے عادت و حسن اخلاق سے تمام خاص عام میں ایسی
ہی ہر و عزیز پیدا کی ہر اس لئے لوگ آپ کی صحت کی دعا خدا سے مانگ رہے ہیں اور جو انہما ہذا کہنا منظور
جواب - یار غمگسار میں آپ کے خط سے اس قدر خوش ہوا کہ شرح اسکی حد بیان سے خارج ہوا اللہ تعالیٰ
یونانیو ما بصحت جسمی آپ کی عمر و اقبال میں ترقی فرمائے کیفیت یہ ہے کہ تلکندہ کے پہاڑ پر حضرت
لطیف شاہ صاحب قادری کا مزار ہے جمہرات گذشتہ کو چند اشخاص بغرض رخ یارت پہاڑ پر
گئے میں بھی گیا کہ یکا یک شیر و کھائی دیا شیر کے دیکھتے ہی کیسی منت کہان کی نگاہ اپنا ہی کام ہوتا
دیکھا جان لیکر ایسے بدحواس بھاگے کہ پتھروں پر سے گر کے زخمی ہوئے کسی کی ٹانگ ٹوٹ گئی کسی
کا ہاتھ ٹوٹ گیا کسی کی پسلی پر ضرب پہنچی کسی کا گھٹنا اتر گیا کوئی آنکھ پر ہاتھ رکھے آہ آہ کہہ رہا تھا
کوئی بیچارہ خون میں بھرا ہوا سر پکڑے ہوئے تھا کوئی کمر سہارا ہاتھ اس وقت ایک عجیب رہا
اسی حالت میں میرے بائیں ہاتھ میں بھی سخت چوٹ آئی مگر شکر خدا ہو کہ جان بچ گئی اب میرے جملہ احباب
کو یہ خط سنا دیجئے اور میرا سلام فرمادیجئے زیادہ والسلام فقط

سوال - جی دیر بے نظیر میان محمد نیر میں نے آپ کے خط کو دیکھا ناشار اللہ آپ نے خوب لیاقت
حاصل کی ہو کہ دھوئی فرستادم لیٹا رسید علاوہ برین کہیں فارسی ٹھونس دی کہیں اُردو و
کہیں پنجابی لکھ ماری میان واللہ تمھاری تحریر نے تو مجھ کو ہنسنا مارا ہر چند خیال اسکی کہ شاید
آپ کو میرا کتنا برا معلوم ہو کچھ نہ لکھوں مگر دل کی سخت بوجہ فرط محبت لکھنے پر مستعد ہی ہو گیا اب اگر آپ کے
دشمن بھی یہ جوش اٹھا کہ آؤ ہم بھی طرز تحریر نہ لکھیں عبارت اختیار کریں لیکن اتنا نہ سمجھ کہ حلو و خورن ا

روی بایداے صاحب پہلے وہ لیاقت حاصل کر لیجئے پھر فارسی میں خط لکھیے کیونکہ حق
فارسی کا ستیاناس کر کے لوگوں کو ہنساتے ہو اور شہرت بدنامی بندہ خود دیتے ہو۔ فقط

جواب۔ تلمظ فرمائیے نیازمندان۔ محبت نامہ ہو چکا جو کچھ آپ لکھا بجا لکھا اب انشاء اللہ تعالیٰ
تحصیل علم فارسی میں پوری کوشش کر دے گا تازہ حال سنئے کہ جو الابرشاد برہمن نے ایک عورت
لاوارث کو کہ جس کے پاس دو تین سو روپیہ کا زور تھا بطمع زور اپنے گھر میں رکھ کر کھانے پکانے کا حق
اس کے ہاتھ میں دیدیا تھا اس کا خاوند بھی آپہنچا اُس نے اپنی جورو کو پہچان لیا اور ذات کفشدوز
بیان کی اب برہمن مذکورہ ادھر کارہانہ ادھر کا گھر کا گھر بیدین ہو گیا کسی دانائے سچ کہا ہے

دل چاہے ولد ار کو تن چاہے آرام | دُ بھر صابن و و لون کر مایہ علی نہ رام |

سوال۔ توجہ فرمائیے بر حال مخلصان تسلیم اقبال بندہ کا نام مجلس قانون دارالکین میں شریک
ہو مگر میں بہت افسوس کرتا ہوں کہ ایک بڑے جلسہ کے سوا پھر کبھی باوجود آپ کا مکان متصل ہونیکی کسی
کچھ قلت فرصت و ریش آتی تھی کہ اتفاق حاضر ہونیکا ہوا مجھے نہایت فحلت اس بات کی ہر کہ وہ
اراکین منتظم صاحب کیا فرماتے ہوں گے بٹان هجوم کار ذاتی سے ایک لمحہ کی بھی فرصت نہیں
رکن کو چاہیے کہ ہر وقت شریک مجلس ہے نہ کہ ایسا پس اس صورت میں بندہ بخوشی تمام اس کام سے

علحدہ ہوا چاہتا ہے اب براہ مہربانی یہی استغفار میرا تصور فرمائیے جمعہ کو جلسہ عام میں پیش ہو کر
اور جواب بالوثاب سے سرفراز فرمائیے المرقوم ۳۔ رجب الاول ۱۳۵۷ ہجری فقط

جواب۔ مہربان بندہ مزاج شریف۔ آپ کا مراسلہ تیسری رجب الاول کا لکھا ہوا پہنچا
جلسہ عام میں پیش کیا چونکہ آپ ایک حمایت درجہ کے لائق و نامی مقنن ہیں اور آپ کی شرکت ہر مجلس
قانونی کو بہت بڑی امداد کی امید تھی آپ کو استغفانے ہم سب کے دلوں کو دردناک کر دیا خصوصاً اس وقت
میں کہ عندئذ تاج نہایت قریب مانہ میں ظاہر ہوئے تھے تو چنانچہ تمام اہل مجلس آپ کو استغفار کی نسبت اپنا
ملاں ظاہر کرتے ہیں اور افسوس کیا تھا آپ کو استغفار کی منظوری کی خبر آپ تک پہنچائی تو میں نے رجب الاول
سوال۔ رفیقہ السلام علیکم جو کوئی ادھر سے آتا ہے اس کی زبانی سننے میں آتا ہے کہ عموماً وہاں کے

باشندے اپنی عمر یہ کاریوں میں صنایع کرتے ہیں تاڑی و شراب خواری میں و نرات مصروف
 رہتے ہیں جو ان تو جوان جن کے منہ میں دانت نہیں پیٹا میں آنت نہیں و و قدم چلنے سے سالس کھڑکی
 ہر سینہ میں دم رکتا ہی پچھے ہوئی گال عمر میں نو و نہ سال چہرہ پر لنبی سفید وارٹھی وہ بھی سر روز تار
 پیتے ہیں ریش سفید کو داغ لگاتے ہیں ان حیرت انگیز باتوں کے سننے سے نہایت تعجب اے اگر افسوس
 بجز خط معمولی کے کبھی آپنے حقیقت ہان کی ارقام نہ فرمائی براہ کرم کیفیت مفصل ہان کی لکھو یا و والسلام
جواب شفیق و علیکم السلام۔ بیان کے حالات خدا کی پناہ میں اپنی بیٹی سنا تا ہوں ذرا سنیو کہ
 جسے شہر رمضان المبارک شروع ہوا ہے بندہ درگاہ شام و گاہ دل بہارنے کی خاطر کسی جانب
 تفریحا جایا کرتا ہوا اتفاقاً جمعہ کے روز چار بجے شام کو سرچوک گیا تھا کیا دیکھتا ہوں کہ چند
 اشخاص سفید پوش میں فراموش آپس میں بکاش تھقے اڑاتے چلے آتے ہیں کسی پان سے
 منہ لال کسی برف نوشی سے چہرہ بحال ہو غرض کہ کل حوال عرض کرنے میں طول ہوتا ہی میں ہر حال
 کلیہ منہ کو آیا کہ یا الہی یہ سحر عید ہر یا شام ماہ رمضان ہر یہ کہ وہ ہندو ہر یا مسلمان ہر آخر کار
 نہ رہا گیا اگر بڑھکر پوچھا کہ کیوں صاحب آپ لوگوں کو کیا روزہ معاف ہیں (جواب طلبا حطہ ہو) کہ کس
 ڈھٹائی ویدہ کی صفائی سے فرماتے ہیں جی ہان آپ ہی کو بہشت مبارک ہر ہم و نوح ہی میں
 جلیں فکر و تلاش و دولت و روزہ ناز سے بہشت نہیں ملتی ہر جو مقدر میں ہر وہ ہر صورت ہر ہوتا ہر

اب تو آرام سے گذرتی ہے عاقبت کی خبر خدا جانے

میں ان کی یہ باتیں سکر نہایت شرمندہ ہوا فی الواقع مجھ کو ان کو کیا واسطہ تھا القصہ بیان کے
 باشندے ایسا سر اٹھا رکھا ہر کہ خوف خدا سطلق نہیں مانع آسمان پر ز میں پر قدم رکھنا شروع ہر ایک تو خود کی نظر میں
 شہر ہر یہ خبر ہی نہیں کہ ہمارے اصل ایک قطرہ ناپاک ہر یہ جسم سرسراک ہر انجام کار بھی ناہر و نیا مزہ آخرت ہر ہوا
 ہوتا ہر و ہمیش سفر اور مسافر غافل آرام سے ہیں رخت سفر کھول کے بیٹھے

سوال میرے شفیق ولی کو میرا سلام پہنچے۔ ایک مہینے کے خط آپکا نہیں آیا اسلئے دل بیتاب
 ہے امید کہ جواب ہر جلد کامیاب فرمائیے اور ہمیشہ اپنی خیر و عافیت لکھو رہے ہیں اکثر مسلمان

تا قصر العادات نامندب حرکات و سکنات اپنی تمام خیالی و طریقہ نیچری میں تہذیب شائستگی و ترقی رزق سمجھ کر نیچری بن گئے ہیں انکی عادت و روزمرہ کی گفتگو و راستے کہ جہان اس قسم کے چار آدمی دوست و ہمدم ایک جگہ جمع ہو کے بیٹھتے ہیں جبکہ ان میں کب شپاڑی رہی یا کسی شکایت و غیبت کا چرچا رہا اس وقت تک اس مجمع میں خیر رہی جہان ایک کے یہ تعلقات نشانہ و سر کی کوئی بات نکلی تو اسکے کاٹ دینے اور دور کر نیکو اس وقت مستند ہو جاتا ہے فوراً غیظ و غضب اپنا اثر انکے دلون میں پیدا کر دیتا ہے پھر تو اسنے اسکی طرف کو دیکھا اسنے اسکی طرف کو گھورا اسنے اسکو للکارا اسنے اسکو پھٹکارا انکھین بدلتے ہی آستینیں چر دھکیں دھول پیچہ شروع ہو کر نیچے اوپر ہو کر کسی کی پتلون پھٹی کسی کی جاکٹ جہانکے احباب حاضرین نے اس تماشے کو دیکھ لیا تب بیچ بچاؤ کرادیا واہ بھئی واہ خوب ہوا جانے دو بیچ ہوا انھین لوگوں نے ہندستان کی شائستگی و تہذیب بٹھ لگایا ہونیم خوشی کا خطا پایا ہے جواب میرے سچے دوست محبت نامہ ہو چا بدریافت آپکی خیر و عاقبت کے سیر و دیکھو تسلی ہوئی اللہ تعالیٰ باین یاد فرمائی ہمیشہ آپ کو تندرست رکھے بیوقوف لوگوں کا یہ قیاس کہ نیچری طریقہ اختیار کرنے میں تہذیب شائستگی و رزق میں ترقی ہے اور مذہب کی پابندی اسکی مارج ہے یہ بال غلط ہو کیا معنی مذہب کی پابندی ہرگز ہرگز مانع ترقی نہیں کیا جاکٹ پتلون پہنے اور چھری کانٹے سے میز پر کھانا کھائے بغیر تہذیب نہیں آتی حلال و حرام کی تمیز نہ دار و پھر یہودہ گوئی کی یہ جرات کہ معاذ اللہ دیکھو اسلام کا وہ عمدہ اصول ہے اور اس میں تہذیب اخلاق و شائستگی عادات کوٹ کوٹ کر ایسی بھری ہے کہ مقلدین کو ہرگز خطرہ لغزش نہیں جو لوگ اپنے مذہب اسلام کے پابند ہیں بلا شک وہ اول درجہ کے مذہب و مدبر و دانا و خلیق و علیم ہیں اور جو اپنے مذہب سے منحرف ہو گئے ہیں گو اس وقت اپنی شامت اعمال و دین اسلام پر حرف گیری و چبا چبا کر باتیں بنا رہے ہیں اللہ تعالیٰ کیفیت بعد مرگ جو ایک دن پیش آتی ہے معلوم ہو جائیگی اس وقت بجز حسرت و افسوس کچھ عیارہ نہ ہو گا فقط سوال محب بے ریا اس علاقہ میں اب تک بڑے زور شور سے قحط پڑا ہوا ہے صدمہ ہا قافہ کش و رختوں کی چھالوں کو کوٹ کاٹ کر اپنا پیٹ بھر رہے ہیں اس طرف یہ کہ قانون ٹکس جاری ہے اور کسی کو پابندی نہیں ہے

لے ہوا قانون بیکر کس سے ہوا
کس کس سے ہوا بی بی عاری ہا ہا
وادی گہشت مشق کڑا و مگر می ہوا
کس کے قابل تھی کجالت ہا ہا ہا
مرے مرے تھی امید شکاری ہکو آہ
ہوا کس کو ہوا کس سے ہوا ہا ہا ہا
دوست شفقت ہا ہا ہا ہا ہا ہا
ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا
جان مال دنیا تو نہ شک لای ہوا
یا کہ میں خرگوش پڑو شکار ہوا ہا

آن ہو چکی اکیسیت کی سواری ہا
ہر پناہ جز فاقہ سی مال کس کو ہا
ہوین سکتی بیان تفصیل سا ہا ہا
کس سے جو زید بدلی پریش کی عطا ہا
ملکی مٹی میں رہا سیدواری ہا ہا
اچھا ہوا چا کر مٹوٹ اس ملک کو
تا کہ ان ہونٹیلی یہ سوٹہ کار ہا ہا
کیا ہی قسمت چھٹا یا ہکو و و ہا
کس کو عورت کی چراغی استکار ہا ہا
مال ظاہر لٹکیا غار تگری میں قسط کی
محروہ یکم محرم ۱۳۱۲ھ

اسطر قمر خدای اسطر ضرب شہی
جان بھی ہونڈ کس شہر ی ہا ہا
ہا ہا خالی کدے لی فاقہ کشا و نزا
یہ نہیں تھا مقتضای شہر ی ہا ہا
کیا غضب سنتا نہیں یاد کوئی شکیں
گوشت قیصر تک ہا ہا آہ و زاری ہا ہا
قحط نے نو چاکھ ٹاپٹ بھاس ملک
فاقہ مستی شکوہ نکو و بکار ہا ہا
آئے ہیں چیرا سیان تختیت کو ہا
افغہ اعا فظ ہر عورت کا ہا ہا ہا

جواب بندہ نواز سعادت نامہ پوچھا کشف کیفیت کا ہوا بیان بھی کس لک گیا چنانچہ ایک شخص نے
لوہریے بنا کے ہفتہ میں پانچ چھ آنے پیدا کر لیا ہوا سپر بھی دور و سپہ سالار کس لک گیا ہر چیز اس
شور و غل مجایا اور در خواستین بن کر کون سنتا ہر حکم حاکم کہ منبر لڑگ مقابلات ہر کیا بس جلتا ہوا ہر
سوال کو بیان خوب بارش ہوئی جسکے ہوئے گرائی گئی اور ار زائی آئی آپ ہمیشہ اپنی خیر و عافیت
سے معہ کار لائقہ اطلاع دیتے رہے۔ فقط

سوال۔ اسے محبوب جانی بہت روز سے خط آچکا نہیں آیا کیا آپ مجھ سے خفا ہیں
مان کے کتا مرا اسے جان سہس کے بول کے
پھر کہاں یہ دلبری یہ شان سہس کے بول کے
حسن یہ دو دن کا ہے جہان سہس کے بول کے
مجم قیمت ہر ار کے نام ان سہس کے بول کے
رہا وہ بجز شوق ملاقات جہانی کیا لکھوں۔ فقط
جواب۔ دوست جانی عین انتظار میں محبت نامہ پوچھا کیفیت معلوم ہوئی نظم

یہ جان مشاچہ مہینے کی عارضہ بخار میں ایسا بیمار ہو گیا تھا زیادتی غفلت کے دو دو روز تک شوخ نہیں آتا تھا
 اشیائی مطلق نے شفا بخشی اگرچہ تندرست ہوں لیکن ناتوان دست ہوں صرف پوست و استخوان
 باقی ہر طرف ضعف و چل پھر نہیں سکتا بوجہ ناسازی طبع خیر بھیجے کی نوبت نہ آئی سرد دست
 مبلغ پچاس روپیہ ڈاکخانہ کے ذریعہ بھیجتا ہوں رسید وصولی کی جلد بھیجی چونکہ بدرہ یافت تمھاری
 خیر و عنایت کے میرے دل کو تقویت ہوتی ہے اور تمھاری خط کو مسرور و تیز اپنی حق میں دہائی صحت کا نسخہ
 سمجھتا ہوں امید کہ چوتھے روز خط اپنا بھیجتی رہو۔ فقط

سوال تسلی بخش خاطر بقرار خدا جانی اس غم و مہم کی کیا خطا سرزد ہوئی جو آپ کو یہاں آنی کی کد ہوئی و
 آپ کو لیا دون اس کی تقدیر کی خوبی ہے یہ گزشتہ تقدیر یہ بھارت ہے آپ میساجین آئیے دو ایک جو بدن کی لطف نندانی تھا

سہ چھوٹ جاؤں غم کے ہاتھوں سے جو کچھ دم کہیں خاک ایسی زندگی پر ہم کہیں اور ہم کہیں
 میں مجبور ہوں آپ صاحب اختیار ہیں میرے حال سے غفلت نہ کیجئے جلد تر خبر لیجئے جس دن
 آپ پھر نیلے خدا میرے دن پھر یگا۔ لٹڈ رحم فرمائیے جلد تشریف لائیے

دل کی بیتیابی سے ہر سینہ میں میرے کھلبلی مضطرب شدت کو ہوں اب جان جاتی ہے چلی
 جلد آکر و دور کر میرا تو یہ درد و دل در و فرقت سے ہر تیرے سخت محکوم بیکلی

اگر آپ نے آنے میں دیر کی میں نے صدمہ مہاجریت سے جان دی فقط
 جواب۔ امیری غنوار عین انتظار میں خط تمھارا آیا آنکھوں کے لگا یا دل پر کھا چھاتی ہے چپکایا

کبھی رکھتا تھا اس کو چشم تر پر کبھی دل پر کبھی دل سے جگر پر
 کبھی سینہ پر میں رکھتا تھا اسکو کہ بیتیابی سے کچھ تسکین تو ہو

لٹڈ الحمد تمھاری خیریت پائی جان میں جان آئی چونکہ تمھاری ملاقات جسمانی موجب لذت زندگی
 ہے لہذا تمھاری دیدار کی تمنا میں ہر وقت چین رہتا ہوں مثل اسے اب بتا ہوں نہ لکھتا ہوں شکوہ خواب ہو گیا کرو نہ لکھتا ہوں

وہیت) نہ چین جی کو نہ تاج لکھتا ہوں خواب شہم پر اب میرے غم جدائی سے جان میری عجیبے حکے عذاب میں ہے
 دل سے یہ عاجز کہ جامع المتفرقین دن دکھائی کہ تمھارا حال کیون اگر حیات باقی ہے تو عنقریب

بجھول رخصت تمھاری پاس پہنچتا ہوں اصلاً تشویش نہ کرو خدا کے فضل پر نظر رکھو فقط

چوتھی فصل میں بتدبیر کے خطوط

رقم دعوت

بقضای تعالیٰ

رباعی

ہوگی نیاز حضرت پیرن پری یعنی جناغی شمشیر کی حاصل کرین تو اتنا دل طعام یہ عرض مت قبول عنایت حق کی

تاریخ گیارہویں ماہ حال روز پچھنبہ کو آٹھ بجے دن گیارہ بجو دن تک فائدہ عاصی پر رونق افزہ ہو کر تناول
طعام کر بند کر کو ممنون و مشکو فرماوین زیادہ کرم ہو جو فقط الداع
عاصی محمد عنایت علی خان محقق و قریب

بهارک باد دولت و لطف فرزند

مجموعہ خوبی ہاوی سیکر ان جناب نقشبندی عنایت علیخان صاحب سلمہ الرحمن بعد سلام مسنون السلام ملکہ
یہ کہ آج عبدالغفور خان کی تحریر سے معلوم ہوا کہ پختنبہ کے روز تالیخ ۲۵ محرم الحرام ۱۲۸۹ مطابق
۱۱ ستمبر ۱۸۹۷ عتین بجے دن کو آپ کے گھوڑے فرزند ارجمند تولد ہوا اور آپ کے نام اسکا الطاف علیخان
رکھا ہو حق عزوجل مبارک کرے اس مژدہ کے سنے سے اس خیر طلب کے دل کو از حد مسرت ہوئی باغین
حقیقی اس لڑنہال گلشن مراد کو دنیا کے باغین ہمیشہ سرسبز و شاداب رکھو اور عمر طبعی تک پہنچاؤ فقط

رقعة ختم

بعد حمد خدا و نعت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم واضح ہو کہ ان ایام فرخندہ فرجام
شادی گم ختنہ بر خور دار لطف علیخان اطال اللہ عمرہ تاریخ پانچ جمادی الثانی سنہ ۱۳۴۲ھ روز شنبہ قرار پائی
امید کہ از راه عنایت تاریخ معینہ پر بعد نماز ظہر غریبہ عاصی تک قدم رنجہ فرما کے زینب محفل عشرت کو بندہ کو منور
الدا محمد عنایت علیخان کلا لوری محافظہ قزوین و حال موضع کوردہ پر کنہ اہار ضلع بلند شہر

وقوله يوم الدين

اَشْهَدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ
 اَصْحَابِهِ اَجْمَعِيْنَ اَللّٰهُمَّ سِرِّ الْقَضَاءِ مِنْ رَسْمِ لِسْمِ اللّٰهِ خَوَالِي بِرُخْوَارِ لُطْفِ عَلِيَّانِ بِعَمْرِهِ وَزَادَ
 اللّٰهُ عِلْمَهُ تَارِيخِ پندرہ جمادی الثانی ۱۱۳۰ یومِ اَدْنِیَ مَقَرِّیْ تَوْقِعْ کہ بعد نماز ظہر خانہ نیاز مستدیر تشریف
 تشریف ارزائی فرما کے بعد تناول طعام شریک جلسہ عیش و طرب ہو کر بندہ کو غمون فراوان فقط
 قدوسی محمد عنایت علیخان ہاشمی جاگیرات منقبطہ عرس و کرم آباد وغیرہ وار و حال گزیرہ

فصل پنجم تعزیت کے خطوط

خط تعزیت۔ براور عبدالعزیز خان میں ربیع الثانی کو پہنچنے کو کہ رہ گئے اسے عالم بقا ہوا اس
 صدمہ سے عقل و ہوش میرے بجا نہیں تہذا سزا خوف و جاسب ہو لگیا ہر دم اسی کا خیال
 اسی کا مال نہ تو وہ بھائی زندہ ہوتا ہوتا ہے دل کو صبر آتا ہے ہر چند اپنی کو سمجھاتا ہوں مگر اسکی محبت کا جوش
 کچھ سمجھ نہیں سکتا کئی بار چاہا کہ زہر کھا کر یا سر پھینک کر مر جاؤں الا ویدہ و والنتہ حرام موت مرنا
 حرام ہے اس سبب بدلہ نکل عقلی اس خیال کو روکیا لیکن یہ مشکل پیش آئی کہ بیان ملازمی
 نہیں لگتا ارادہ ہو کہ دنیا کے تعلقات کو چھوڑ کے مکہ معظمہ کو چلا جاؤں مگر تنہا کے پاکیا باؤں شغل ہوں
 ہم نے اس سستی میں رہ کر یہ اٹھا کر سچ و غم | جو روانہ ہو گئے سوے عدم اچھے رہے

جواب۔ براور عبدالعزیز خان کی وفات سے اس قدر سچ ہوا کہ میں نے اپنی حیات پر
 مات کو ترجیح دی اس حادثہ ہو شراب سے ایسا مبتلا میلم ہوا کہ غم نے میری جگر کو مجروح کیا شعر

دنیا میں کوئی داغ سے خالی جگہ نہیں | بے داغ چرخ پر بھی تو روشنی قرین
 دنیا نہیں جو کچھ بھی جو دیکھا چشم غور | اسیر وہ مبتلا ہن کہ تن کو لظ نہ سین

افسوس کہ کسی غیر و فقیر عقل نہیں دنیا میں پیدا ہو کر نابید ہو گئے مگر کسی نے وار و موت طین نہ کی
 موت کا گم ہوتا حکمت سے علاج | کا ہے کو مرتا کوئی یونان میں

اگر یہ غم وہ غم نہیں جو دل سے محو ہو لیکن بجز صبر اور کیا کیا جائی پس تم رضامندی از ہمہ اولی

تصویر کے صبر اور تائے ہمارے کعبہ شریف کے جانیکا قصد کردہ اگر عباد الہی کے نام مقصود ہو تو معین ہو جاتا ہے فقط
 و دیگر میں اس سانچہ ہو شراب و واقعہ حیرت افزا کو کمال افسوس و کمقار ہوں کہ تاریخ ۲۲ محرم الحرام
 ۱۳۱۳ھ کو جناب چچا علی بخش خان صاحب پٹی کلکٹر رحلت فرماے عالم جاودانی ہوئے انا للہ و
 انا الیہ راجعون قصہ ہذا میں انکا و م عنیت تھا ملتسا و غلیظ محو شب و سلمان انکو دلچ ہیں سچ ہی
 دنیا نہیں کسی کی ہمیشہ قیام گاہ | جو ہے بیان وہ میر قضا کا نشانہ ہو |

جواب۔ آپ کے چچا علی بخش خان صاحب کی رحلت فرمائی سے سب لوگ افسوس میں ہیں جس نے
 سنا ہوا ہے کہ نا شروع کیا کیونکہ ان کی ذات کو خاص مقام کو فائدہ تھا بڑے بامروت تھے
 ہمیشہ اشفاق و احسان و سب کو مسرور کرتے تھے اور جو فیض مود سے جو گھر آباد ہو وہ بھیرا ہو
 خدا انکو غریق رحمت کر دیا ایک خواب غفلت سے عدم تکلی تعبیر زمانہ ایک موقع حیرت و قضا جسکی تصویر
 و دیگر بڑے افسوس سے یہ جانکد از سانچہ حوالہ قلم کیا جاتا ہے کہ ظفر یا خان عین شباب میں تاریخ یا پنج شہر
 کو اس ارفانی سے عالم جاودانی کو سفر کر گئے اپنے والدین کو بڑھاپے میں داغ دیکھ کر ہر حید انکو والد
 ماجد نے انکی تعلیم میں اہتمام بلیغ کیا تھا اور ان کو علم عربی سے فراغ حاصل ہو گیا تھا مگر تعلیم یافتہ
 انگریزی لوگوں کی صحبت نے ایسا اثر کیا کہ کثرت میخواری و مرحوم نے اپنی جان دی سے
 سب جیو جی کے جھگڑے میں سچ پوچھو تو کیا خان | جب تیرا کام پڑا سبھے قضیے پاک ہوئے |

خیر خدا ان کے عزیزوں کو تسلی و مرحوم کو مغفرت نصیب کرے آمین فقط
 جواب۔ آپ کے خط نے خبر و حشت اثر سالی ظفر یا خان کے انتقال سے میری آنکھوں کے نیچے
 تاریکی آئی غم کی گھاٹی میرے دل پر چھائی بلکہ تمام بستی میں سخت ماتم ہوا اگرچہ ہر ایک متنفس کو
 یہی شاہ راہ و ریش ہے مگر عین شباب میں فوت ہونا ایک فسوناک و واقعہ ہے
 اگر پیر نو و سالہ میر و بچے نیست | این ماتم سخت ست کہ گویند جوان مرو |
 بر کیف مشیت ایزدی میں دم مارنے کی گنجائش نہیں کیونکہ کل کاموں کا فاعل وہی ہے
 قدرت اشکی رنگ بزرگی وہ قدر مگامالی | آپ ہی بوئے آپ ہی سینچے آپ کی رکھوالی |

دیکر افسوس صد ہزار افسوس کہ برسوں کے روز شہسوار خان کو گھوڑے سے گرتے ہی موت نے جھٹ پٹ چٹ کر لیا اس حادثہ جانکر اسے جقدر رنج و قلق محکوم ہوا اندازہ اسکا حد قیاس کے خارج ہر دنیا ایک ایسا مقام گذشتی و گذشتنی ہو کہ جسکے چھوڑ دینے میں کسی کو بھی گریز نہیں شعر

سب ان کو اجل کے ہوئے دام میں آکر	پیر و مرید و شاہ و گدا میرا اور وزیر
کون اس جہان میں زندہ رہا ہر میان نظر	منقلب غریب صاحب تاج و علم سریر

جواب شہسوار خان کے انتقال سے از حد ملال ہوا خدا ان کو بہشت نصیب کرے افسوس یہ دار نا پائدار جائے مصیبت و آزار ہے نہ منزل آرام و قرار ہے سہ

اک آن میں عدم ہر رنگ شمیم گل	کیا اعتبار ہستی بے اعتبار کا
------------------------------	------------------------------

سرچند وقوع اس واقعہ سے مبتلا کے اندہ و آلام ہوا الا کچھ فائدہ نہ دیکھا لہذا صبر اختیار کیا۔ دیکر شیخ ظہور الاسلام صاحب دفعۃً عارضہ سرسام میں بیمار ہو کے اس خرابی باد سے عالم بقا کو رحلت کر گئے عجب صدمہ جانکاہ دے گئے میری آنکھوں میں جہان تار یک ہو گیا کلیجہ ملیا اس ماتم میں کربار غم سے خم ہو گئی طبیعت درہم و برہم ہو گئی بیعت

غم سے خم ہو گئی مک کریم	ارکین تن پر بنی ہن جون مسطر
-------------------------	-----------------------------

افسوس! بسا یا گھر آجڑ کیا سنان ہو کا مکان ہو گیا سچ ہے دنیا سچ و الہم کا مقام ہے جس آہ وہ گویا بھی در پیش ہر معاملہ کم و بیش ہر بجز صبر چارہ نہیں دم مارنیکا یا زہین فقط جواب ایک خط شیخ ظہور الاسلام کے انتقال کا حال معلوم ہوا جو اس کی مرضی اس میں اختیار نہ نہ ہمارا کوئی مشیت ایزدی میں دم مارو کیا یا موت حاصل زندگانی ہر ایک دن آنی ہر نشی قدرت نے حرف بقاے جاودانی کسی کے نام نہ زندگانی میں تحریر نہیں کیا ہر جو لکھ دیا ہو اس میں گھٹانے بڑھانے کی کسی کو طاقت نہیں وقت مقرر ہے دنیا مقام گذران ہے جو ہے روان و وان ہے بقا بجز ذات خدا دوسرے کو کمان ہے پس جو بندہ پر گذرے راضی برضار ہے کیونکہ بجز صبر کچھ چارہ نہیں آس کے کارخانہ میں کسی کا اجارہ نہیں شادی و غم و لون تو ام پھر کیا غم ارہم میان کسی کو نہ کا تو وہ غم کمر چوٹ

کسی کے مرگ پر ایدل نہ کیجئے چشم تر نہ گرنے
 بہت سارے ویسے انہر جو اس جہنی پر مرتے ہیں فقط
 دیکھو بر خور دار عبدالستار عارفہ چچک میں بیمار ہو کر بارہوین رجب کو پستان ایہ اجل سرودو
 لی کر آغوش لحد میں جاسویا یعنی فوت ہو گیا اور میرے سینہ پر داغ اپنی مفارقت کا رکھ کر زندہ دگر
 کر گیا خیر شیت ایزدی ہی تھی میں بھی صابر ہوا آپ بھی صبر کیجئے فقط
 جواب بر خور دار عبدالستار کنار والدین سے کنار اکبر کے انگشت ایہ اجل بیکر ملک
 عدم کی طرف کیا گیا گویا جہان کو ہماری آنکھوں میں تیرا تار یک کر گیا ہر چند میں نے گریہ کیا
 کیا اور سر پر پتھر پتھر پر سر مارا الا غیر از صبر کچھ چارہ نہ دیکھا آخر کار شکیبائی اختیار کی فقط

چھٹی فصل میں طلقہ تحریر عرضی رقعہ متکونہ وغیرہ

عرضی

غریب پر در سلامت
 کمترین گورنمنٹ اسکول کا تعلیم یافتہ و مڈل پاس ہر دو قانون دیوانی و فوجداری میں
 امتحان دیکر سند حاصل کی ہو و علم انگریزی و اردو میں اس قدر مہارت ہو کہ انگریزی کا ترجمہ اردو
 میں اور اردو کا ترجمہ انگریزی میں بخوبی کر لیتا ہو الا بوجہ بیکاری نہایت تکلیف میں ہو اور کوئی
 ایسی معاش نہیں کہ جس کے گزراوقات اپنی کمر چوٹ کے ان دنوں ایک عمدہ تحصیلدار کی خالی ہوا دکان
 حضور کے بند کا کوئی مربی نہیں امید کہ براہ قدر وانی و شرفالواری کے عمدہ معروضہ پر
 پرورش قدوی کی فرمائی جائے واجب تھا عرض کیا معروضہ ۲ نومبر ۱۸۹۱ء فقط

عرضی

غریب پر در سلامت
 ان دنوں قدوی کے بھائی کی شادی وریش ہے اور کمترین کی طلبی میں دو خط بیکان
 آئے ہیں اس شادی میں شریک نہ ہونے کا بہت ضرور ہے لہذا بغرض ملاحظہ بندگان عالی دولوں
 ہر شتر عرضی بند بھیجا امید ہے کہ رخصت ماہ کی حمت ہو و واجب تھا عرض کیا معروضہ ۲ نومبر ۱۸۹۱ء

شیر خان ولد شیر خان بقلہ خود

گواہ

اور وصول بلا درج پشت تک ہر طرح باطل ہوگا اور واسطے اطمینان دین موصو کے
ایک مکان سکونہ اپنا چہر بذات خود قابض ہون اور وہ اس وقت تک کسی جگہ کی طرح پر رہے گا
نہیں ہر تک اپنے آؤ و مستغرق کر دیا تا ادا می کل نہ راصل ہو کہ مکان مستغرق بالاکو و درج
کسی طرح پر منتقل نہ کر دے گا اگر کہ وہ تو انتقال کیا ہوا میرا ناجائز ہوگا لہذا یہ تک افسی کہ یہاں
ضرورت کر کام آدمی المرقوم ۲۸ نومبر ۱۸۹۱ء

شہید

معدن لطف و کرم کرامت علی خان صاحب قعدار سلامت
پس از ابلاغ مراسم نیاز مدعا نگار ہوں جو کہ اپنے معرفت مولابخش ملازم اپنی مبلغ
پچاس روپیہ بابت قیمت یا نو بھر تھے مجھ کو اس وصول پر یہ شکست چاہا کہ میں کیا کیوں لکھ کر
المرقوم ۲۸ نومبر ۱۸۹۱ء
شاؤن خان سکونہ موضع کلانور بقلہ خود

فارغ خطی

گواہ

دبی دیو ولد بی بی قوم بقال
بقلہ خود

مین گردھاری ولد ہزاری قوم بقال ساکن بازار قصبہ کلانور کا ہوں
جو کہ مین میری و طور علی خان سپر حندل خان وردی سحر کے کئی برس سے لین دین تھا آج سب
کتابت کر دینے کے لئے جو کہ اس وقت بھی لے ہو گئے اب بقا صاحب صوف کے ذریعہ ایک
میری نرہی لہذا یہ فارغ خطی اشخاص مندرجہ گواہ حاشیہ کے رو برو اس غرض سے لکھا کہ عند الحاح
کام آدمی المرقوم ۲۹ نومبر ۱۸۹۱ء گردھاری لال بقلہ خود

سہن نامہ

گواہ

عبد اللہ خان ولد بی بی بخش خان ساکن
قصبہ کلانور زار زیندار موضع بیجا بقلہ خود

مین عبد اللہ خان ولد بی بی بخش خان قوم راجپوت ساکن قصبہ کلانور محلہ جینان ضلع
روہتاک ہوں جو کہ در و بست بست بسوہ موضع بنی پور پر گئے رسول آبا بقلہ مصطفیٰ
آباد ملک کو مقبوضہ میرا اور بلا شرکت غیرے ذیل قابض و نیز اسکی آمدنی سے مستحق ہوں
پہلے بحالت صحت نفس و رسی حواس سے موضع مذکور حقیقت و زمینداری بنی مع جمیع حقوق و علی

و خارجی یعنی اراضی مزروعہ و غیر مزروعہ و مخبر و مخبر و شور و گرو و کھرو و تالاب و چاہات
 پختہ و خام و باغات و درختان شمرہ و غیر شمرہ و خورد و آبادی و جنگل و ٹھاکہ و دیویر جوت و
 رقومات سوائی و آمدنی ہر قسم متعلقہ زمیندار می بمقابلہ عیش ہزار روپیہ سکہ راج الوقت کہ آج کے
 دس ہزار روپیہ ہوتے ہیں پانچ لاکھ ہزار می لال و لد کڑوڑی لال قوم بقال ساکن و ساہو
 موضع علی آباد پر گنہ و ضلع مذکور کے زمین کیا و گرو می رکھا اور زر زمین تمام و کمال مرہن کے
 تقدیر کیمشت وصول پاکر شے مرہونہ اپنے قبضہ مالکانہ سکن لکھ قبض و دخل مرہن زمین
 مرہنی من ابتداء فصل خریف ۱۲۹۹ افسلی ویدی اور قایم مقام مثل ذات اپنی کے کر دیا
 آج سے مرہن کو ہر طرح کا اختیار مثل ذات میری کے نسبت شومرہونہ حاصل ہے
 جس طرح چاہے اس سے فائدہ اٹھائے اور آمدنی اسکی بمقابلہ سو زر زمین تاقیام
 زمین برابر مجرا و محسوب ہوتی رہے گی مجرا من کو دعویٰ متافع پیداوار اور مرہن کو دعویٰ
 کسی وقت میں نہ ہوگا جب چاہوں یکمشت کل زر زمین ادا کر کے خاک میں کر لون بدون اداس
 یکمشت زر زمین کے انفکاک شومرہونہ عمل میں نہ آوے گا یا ادای کل زر زمین کے منقرود دوسری
 کسی طرح انتقال کا اختیار نہ ہوگا اگر کروں تو وہ انتقال کیا ہو اسیرانا جائزہ و اور و اخراج
 اسکا باضابطہ کر دوں گا اگر و اخراج نہ کر اؤں یا کبھی کلا یا جزا جائزہ و مرہونہ سیر یا سیر
 و رشاکے کسی عمل کے از تکا سب بکلی ادو تو مرہن کو اختیار ہے کہ روپیہ اپنا یعنی زر زمین مع سو
 فیصدی ایک روپیہ ماہانہ کے حساب میری جملہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ سے موافق ضابطہ کے وصول
 کرے اگر کوئی سیم یا شریک نسبت شومرہونہ کے دعویٰ ملے ہو تو جوابدی اسکی بذمہ میری روپیہ زمین نامہ
 و غلی اسوا سٹے لکھ یا کہ سند ہو اور حاجت کے وقت کام ادو و المرقوم ۳ نومبر ۱۲۹۹

فیصل طلبان و دار الشرف علیا ساکن کلانور بقلہ خود

شیخ رفیع الدین ولد جلال الدین ساکن موضع نیو

کون لال پورای موضع نیو پور بقلہ خود

از زمین نامہ سیر بالوفا

من نجیب خان ولد حبیب خان قوم راجپوت ساکن قصبہ کلانور محلہ شاہ مراد خان ضلع
 روشتہ کا ہوں جو کہ ایک مکان خام واقع محلہ مندرجہ عنوان کہ زمین ایک لکھ و چوبیس

فیصل طلبان و دار الشرف علیا ساکن کلانور بقلہ خود

مذکور سے لیکر اپنے قبضہ میں لایا اور آج سو چوبلی و نیز اسکی زمین متعلقہ بمثل اپنی ذات کے قبضہ و دخل
مشتی کا کرادیا اقرار کرتا ہوں کہ اس بیعیہ کے بارے میں مجھ کو یا میرے وارثوں کو کسی طرح کا دعویٰ نہ ہو گا اگر
کوئی شرکت حصہ ار پیدا ہو کے چوبلی بیعیہ پر کچھ اپنا دعویٰ کرے تو اسکی جوابدہی مجھ یا بیع کے ذمہ دار و بصورت
مجھ یا ذمہ دار چوبلی مسطور کے مشتری ہو گا کہ یہ اختیار ہے کہ زمین بحساب و فیصلہ ایک و بیہ ہوا رہی نہ ہو گی و بیہ جاندا
منقولہ و غیر منقولہ حسب بطور وصول کرے یہ بیعیہ بلکہ ای گواہان حاشیہ اس واسطے لکھی تاکہ سند ہو
ایک قسط و تاویز بزرگین کے وقت کی میرے پاس تھی میں نے مشتری کو دیا المرقوم ۲۲ و ۲۳

ایک بیع خان رسالدار
وہ بیع خان رسالدار
ساکین کا بیع خان رسالدار

بیعیہ موصوع

میں تار خان بیٹا چھاڑ خان پوتا بہار خان قوم ٹھکان ساکن زمیندار موصوع و مضاف
پرگنہ راجھ ضلع بھاڑ کا ہوں جو کہ یہ منقولہ و نسبت بہت لبوہ موصوع مندرجہ عنوان
بلا شرکت غیر وارث و مالک نمبر دار و نیز قابض و خیل ہو و موصوع مذکور بارکفالت غیر
ہر طرح میرا ہوا اب بحالت صحت نفس و ثبات عقل برضا و رغبت اپنی کے بلا اجبار و اگر موصوع مسطور
بالا کو مہملہ حقوق و داخلی خارجی و اراضی زرعی غیر زرعی و تجر و خجور و شور و کلروہ چراگاہ و آبادی
و غیر آبادی بلینڈ و سرلوہ و مویش و دھاک و چاہا ہا می پختہ و خام و جھیل و تالاب باغات و اشجار مثمرہ و غیر
مثمرہ و خود رو و کھائی ہر قسم متعلقہ زمیندار سی و بہشتش گاہ و رقومات سواد پور جوٹ کھاد و کورہ و
دیگر حقوق متعلق بہا کے محمد پلوان خان لد محمد روان خان قوم راجپوت ساکن قبضہ کلا نوز ضلع
روہتاک کے ہاتھ بالعوض مبلغ جو میں ہزار روپیہ سکے رائج الوقت کے کہ نصف اسکے بارہ ہزار
روپیہ ہوتے ہیں بیع کیا اور سچا اور زرخشن تمام و کمال قیمت مشتری کو وصول کیا کہ حقیقت بیع
بیعیہ پر قبضہ و دخل جس حیثیت کو مجھ یا بیع کا مشتری ہو صوف کو دیا و مثلاً بنو مالک کر دیا اب
رہل مجھ منقولہ و اثباتان نہ مقروہ حقیقت بیعیہ اور اسکے زمین میں کچھ دعویٰ اور مشتری کو کچھ تنازع
اقرار کرتا ہوں کہ اگر بالفرض التقدیر کو بیع و شریک پیدا ہو کر اپنی حق یا اہم کسی طرح کا دعویٰ کرے تو
اسکی جوابدہی مجھ یا بیع کے ذمہ دار اسکو انراجات صرف مشتری کو پھر کار ہو گا میرے یا میرے قائم مقام کسی فعل کے بارے

تار خان و لا چھاڑ خان بیہ بھاڑ خان زمیندار بہار
موصوع بھاڑ کا ہوں جو کہ یہ منقولہ و نسبت بہت لبوہ
ایک بیع خان رسالدار
وہ بیع خان رسالدار
ساکین کا بیع خان رسالدار

باب اول شہزادی موضع دھار بھلم خود

گلیا جہاں بیدار بیغہ کل جاوے یا میں افکار ج نہ کر اؤں تو مشتری نمٹج کو اختیار ہوگا کہ زمین
اپنا فیصدی ایک روپیہ ماہوار کے حساب میری ذات و نیز میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ سے
حسب ضابطہ وصول کرے منقر کو کسی طرح کا عذر نہ ہوگا نہ جمیع مراتب اقرار کر کے
یہ بیعنامہ لکھد یا کہ سند ہو اور وقت ضرورت کے کام آوی المرقوم ۳ روپیہ لکھد فقط

بیعہ نامہ

مین محمد عنایت علی خان خلیف محمد گلاب خان ساکن قصبہ کلا نور محلہ جہان خاں ضلع روہتک
کا ہوں کہ مسنی کپور کو منقر نے پرورش کیا تھا اسے تمام عمر بچے دل و نہایت خیر خواہی
و اطاعت گزاری سے ہر طرح پر بیکر عنایت رکھا عرصہ تین برس کا ہوا کہ وہ فوت ہو گیا
اسکا بیٹا مسنی کلاو اکا منقری میری خدمت کرتا ہوا اب بنجیال اس امر کے کہ اسکا باپ چلتا ہوا
و خادم صمیم میرا تھا اور نامبروہ بھی قدم بقدم اپنے پاس پہنچا ہوا تھا و رغبت و بحالت
صحت نفس و قیام عقل کے اقرار کرتا ہوں اور لکھو دیتا ہوں کہ منقر جائداد منقولہ و مقبوضہ اپنی کے
جائداد منقولہ و غیر منقولہ مفصلہ ذیل اسکو بیعہ کر دی اور بخشی اور اسکی ملکیت و دست ہوا ہوا
آج سے جائداد ہو ہو بہ پر قبضہ اسکا مالکانہ کر دیا اور مثل اپنی ذات کے اختیار و پیدیا اپنے محلہ
اپنی زندگی میں اور میرے وارثوں کو میری وفات کے بعد اس جائداد کی نسبت کچھ دعویٰ
تعلق نہ ہوگا تفصیل جائداد منقولہ - چار پائی چار قہنی عمر برتن سی جہہ عدد و زنی ۱۰ سیر قیمتی یہ

محبوب خان ولد یعقوب خان
رجت خان ولد حضرت خان موضع
عنایت آباد بھلم خود

کرنک پور شہزادی
موضع عنایت آباد بھلم خود

تفصیل جائداد منقولہ ایک کانٹا نام واقع موضع عنایت آباد قہنی دوسو روپیہ اراضی مزد و غیرہ ایک
یہ بیعہ نامہ اس واسطے لکھد یا کہ سند ہو المرقوم ۳ روپیہ لکھد فقط

تملیک نامہ

مین امیر خان پسر ظفر خان ساکن موضع کپور ضلع روہتک کا ہوں
جو کہ ایک قطہ مکان خام واقع موضع سندرجہ عنوان کہ جہان ایک الان مغرب
معد و حجرہ شرقی روہتک ایک یا پناہ جنوب روہتک و زہ آمد و رفت الہی و دیگر محلو

امیر ظفر خان
سلطان خان

لکھد یا کہ سند ہو اور وقت ضرورت کے کام آوی المرقوم ۳ روپیہ لکھد فقط

کہ انکی وکالت پر محمد بیوان خان لہردان خان کلا نوری عبد الغفور خان لہ حاجی امام
 علیخان کابنوری زمیندار موضع درآور پر گنہ اہار نے قاضی شرع کے روبرو گواہی دی
 مسماۃ نور بہان دختر شیخ فدا حسین کو باقبال ہر پانچزار روپیہ سکے رائج الوقت کہ آدمی
 اسکے اڑھائی ہزار روپیہ ہوتے ہیں اپنے نکاح میں لایا یہ نکاح صحیح شرع شہرت اعلیٰ
 کے ساتھ واقع ہوا اور ایجاب و قبول حاضرین مجلس اہل سلام و کافہ انام کے روبرو
 تمام ہوا یہ نکاح مشکوٰۃ مذکور کو کمال و بھون و زوجیت کی حق ادا کی کے ساتھ اینویاں
 رکھ کر نان و نفقہ و ضروری خرچ اسکا اپنے ذمہ سمجھ گایہ وثیقہ ہر نامہ حصار محفل کی گواہیوں
 سے اس واسطے مکمل و مرتب کر دیا کہ سند مضبوط ہو کر حاجت کے وقت کام آوے
 المرقوم یکم مارچ ۱۲۹۸ء مطابق غرہ ماہ شعبان المعظم ۱۳۸۸ھ فقط

مولوی حمایت اللہ ولد مولوی سید الدین سکند
 ر بھاری بھلہ خود
 قاضی رفیع الدین بھلہ خود

دیگر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اقرار صحیح و شرعی کرتا ہوں میں مولوی عبد العلی ولد مولوی امانت علی قوم سیکرن
 قصبہ خورہ ضلع بلند شہر بالپولی حقیقی و قدرتی محمد ریاض الحسن اپنے پسیر کا اور پرائیبات کے
 کہ بتاریخ امروزہ نکاح صحیح و شرعی محمد ریاض الحسن مذکور میرے پسیر نابالغ کا بولایت
 میری ساتھ مسماۃ امراؤ بانو دختر سید امداد حسین ساکن موضع دلی پورہ ضلع بلند شہر کے
 یقین مبلغ پانچزار روپیہ سکے رائج الوقت ہر موجدیل بوکالت شیخ فدا حسین صاحب حساب موضع
 رسولپور کے کہ ان کی وکالت پر سید نثار محمد صاحب سید عابد حسین صاحب کتان
 موضع دلی پورہ نے گواہی دی ہے منعقد ہوا ہے چنانچہ ہر واحد نے حاضران مجلس
 ایجاب قبول متعاقدین کا سنا و باہم مبارکیا دی نکاح صحیح شرعی جائز نافذ اعلیٰ طریق
 الشہدۃ و الاعلاۃ علی سبیل الخفیۃ و الکتمان لہذا یہ چند کلمے بطریق کا بین نامی کے لکھ کر
 کہ سند ہوا اور وقت حاجت کے کام آوے المرقوم ۱۲ شعبان ۱۳۸۸ھ فقط

مولوی عبد العلی ولد امانت علی بھلہ خود
 قاضی عبد الرزاق سکند بلند شہر بھلہ خود
 گواہ
 گواہ
 گواہ

اطلاق نامہ

موجب تحریر اس مقال اور باعث تفصیل اس اجمال کا یہ ہے کہ مسماۃ فلان عرصہ میں برس سے موافق شرع شریف میرے عقد میں تھی آج بحالت ہوش و حواس و ثبات عقل میں نے اسکو طلاق دی اور اسکے حق میں لفظ طلاق لکھا جس قدر شرعی تھا بمقابلہ اشخاص مندرجہ حاشیہ حوالہ مسماۃ مذکور کردیا بعد انقضایام عدت جس کے چاہئے نکاح کرے مجھ کو مزاحمت نہیں المرقومہ ماہ فلان و سنہ فلان

فلان بقل خود
فلان بقل خود
فلان بقل خود

ضامنی

ضامنی میں طرح کی ہر حاضر ضامنی مال ضامنی فعل ضامنی جسمین یہ اقرار ہو کہ فلان شخص کو حاضر کردو گا اسکو حاضر ضامنی کہتے ہیں اور جسمین یہ اقرار ہو کہ اگر فلان شخص نے اسکو روپیہ اس عرصہ میں داخل نہ کیا تو بالعوض اسکے میں اخل کرونگا وہ مال ضامنی کہلاتی اور میں یہ شرط تحریر ہو کہ اب فلان شخص سے فلان بدفعام وقوع میں نہ آوے گی اگر آئے تو اسکا میں ہو کر اقرار کرتا ہوں کہ جو میرا سرکار چاہے مقرر کردی اسکو فعل ضامنی کہتے ہیں منجملہ ان میں ضامنی بطور مثال حاضر ضامنی میں فلان بیٹا فلان سا کہ موضع فلان ہوں جو کہ اسمی فلان بمقدمہ فوج جاری حسب فصرہ (۳۳۵) تعمر ہا بندہ خود ہوا ہوں اس کے حاضر ضامنی طلب میں بذریعہ تحریر یہ اسکا ضامن ہو کہ اقرار کرتا ہوں کہ حسب مہر و کی عدالت میں طلبی ہوگی حاضر کردو گا اور بصوت نہ حاضر کرنے کے ذمہ کی جوابدہی مقرر کردہ ہر مرقوم

فلان بقل خود
فلان بقل خود
فلان بقل خود

مختصر نامہ

۱۳۰۰ مارچ ۱۹۱۲ء

چونکہ خداوند مطلق اور حاکم برحق کے نزدیک سب حق کا چھپانا اور اسکی شہادت و گواہی سے آپ کو بچانا گناہ ہوا سو اسے فقیر چھوٹے شاہ ولد بوٹھی شاہ اپنے حق پر گواہی طلب کرتا ہے اور سب صاحب باشندگان کھانور کی شہادت اس بات پر چاہتا ہوں کہ موانعی میں سے بیکہ ختم اراضی میرا امعافی واقع سوا و قبضہ مذکور متصل بیکہ پانہ خورد و شروع جلوس علیکری می میرے جدا بجد کے نام جاری و بحال ہو بخلاف اسکے سے بیکہ زمین کسی گھوٹے شاہ سپر بوٹھی شاہ نے

ایمیر قافان ہر وار
ایمیر قافان ہر وار

لے محض نامہ اسکو کہتے ہیں جو کسی حال کے ثابت کرنے کو بیٹے کا قذ لکھ کر واقف کا رون کی مہر اور گواہی لکھ لیتے ہیں اور اسی کو صورت حال کہتے ہیں ۱۲

ازراہ بدویاتی اپنی زمین میں شامل کر لی ہو اور پارساں بوجہ جلنے میری مکان
 کے اثاث البیت کیسا تھوڑا عطیہ اراضی مذکورہ جل گئی جو کوئی اس حقیقت
 سے آگاہی رکھتا ہو لہذا اس کا غریبہ و گواہی اپنی کروم اگر خود لکھتا ہے جانی
 تو دوسرے سے اپنی گواہی لکھا دی اور قوم ۱۳ ماہ ۱۲۹۲ء مطابق ۱۳ شعبان ۱۲۹۲ھ فقط

امداد خان بہر دار
 رحیم بخش خان بہر دار

مختار نامہ عام

میں اشرف النساء بیوہ ڈپٹی علی بخش خان مرحوم زمیندار موضع گرورہ و جریہ
 پرگنہ اہار ضلع بلند شہر کی ہوں جو کہ منقرہ پر دہ نشین ہو اور اکثر مقدمات دوسروں کو
 میر نام اور میرے دوسروں کے نام عدالتہائی دیوانی و فوجداری و کلکٹری وغیرہ
 میں دائر رہتے ہیں اور ہونگے اور میں بسبب پر وہ نشینی کے بذات خود پیروی و
 کی نہیں کر سکتی لہذا میں نے اپنی جانب سے محمد عنایت علی خان اپنی بھتیجی و داماد کو کہ جب اعتماد
 کلی ہو تجریہ اس مختار نامہ عام کے مختار عام و قائم مقام ذات خود مقرر کیا اقرار ہے کہ
 کہ مختار مذکور کو جملہ مقدمات میں جن میں منقرہ فریق ہو بحضور جملہ حکامان بال فوجداری
 و دیوانی و عدالت العالیہ ہائی کورٹ و صاحبان صدر بورڈ بہادر و محکمات
 ڈاکخانہ و تھانہ و فیون و جنگی و آبکاری و نمک و نہرویل و بندوبست و محکمہ عالیہ
 گورنر جنرل بہادر حاضر ہو کے ہر قسم کے جملہ مقدمات میں جو کچھ بذات خود پیروی
 کرے و بطرح کی کارروائی عمل میں لاوے یا کوئی مختار یا وکیل یا بیرسٹر مقرر کرے
 و بقدر ان کو مختار نہ ہووے یا کوئی عرضی دعویٰ یا جواب دعویٰ یا کیس طرح کی
 کی دتا و نیز پیش کرے یا کوئی کاغذ میری طرف سے عدالت وغیرہ میں تصدیق
 کرے یا میرے العبد و دستخط بقلم خود کرے یا بمقابلہ کسی مدعی و مدعا علیہ کے سوال
 جواب کرے خواہ اجراءے ڈگری کرادے یا زرڈگری و نیز ویکہ ہر قسم کا زر یا قسری

اشرف النساء بیوہ ڈپٹی علی بخش خان مرحوم زمیندار موضع گرورہ و جریہ
 بقدر است علی خان بھتیجی خود

عبد اللہ خان ولد رحیم بخش خان کلانوری تعلیم خود

۱۔ مختار نامہ میں بہت سے اختیارات نسبت مختار کے موصوف نے لکھے ہیں اور بہت سے چھوڑ دیے ہیں ضروری نہیں
 کہ سب اختیارات مختار کو دئے جائیں کاتب مختار نامہ کو اختیار ہے کہ جس قدر اختیار مناسب جائے مختار کو دے یا ان کے سوا اور اختیار اگر چاہے

میرا اپنے البعد و دستخط و معرفت کسی مختار یا وکیل یا برسر یا بطور خود کسی عدالت و محکمہ سے وصول کرے یا میری جانب سے کسی طرح کا روپیہ داخل کرے یا کسی مقدمہ میں پنچایت یا نالیش یا تصفیہ یا بھی کرے یا اقبال دیوے یا ثالثی قبول کرے یا اقرار نامہ کسی قسم کا تحریر کرے یا کوئی دستاویز لکھے یا رجسٹری کرادے یا کسی قسم کا روپیہ کاشتکاران خواہ کسی اور سے وصول کرے اور اپنی رسید لکھدے یا تحصیل تشخیص کرے یا میری جائداد تقسیم کرادے یا قریعہ برداری کرے یا نیلام خرید کرے یا تحسین دیوے یا لیوے یا رہن مجرائی کرے یا کسی کو روپیہ دیوے یا بذریعہ تحریر اپنی دنیا کرے یا شراکت نامہ کسی قسم کا لکھے یا عدالت وغیرہ میں کسی کی ضمانت کرے یا اپنی طرف سے میری جائداد پر کارندہ مقرر کرے یا اطلاع نامہ دفعہ ۳۶ - ایکٹ ۱۲ - اپنے نام سے جاری کرے یا قرقی حسب دفعہ ۳۶ - ایکٹ مذکور کرے یا کوئی جائداد وغیرہ میرے واسطے خرید کرے یا کوئی جائداد میری رہن یا بیع کرے یا کسی کے نام سپہ کرے یا جقدر روپیہ کسی معاہدہ وغیرہ سے بذریعہ تمسک و رقعہ لیوے اور اس تمسک میں میری جائداد آؤدہ مستغرق کرے یا داد و ستد کسی سے کرے یا کھیتی کر دے یا کسی کو پٹہ قبولیت و سرخط لکھے یا کسی کو گائون میں آباد کرے یا کسی کو کنواں بنانے و باغ لگانے کی اجازت دی غرضکہ جملہ اختیارات مالکانہ جو متمقرر کو حال میں وہ سب مختار مذکور کو حاصل ہونگے اور سب خاصہ و پرواختہ مختار مسطور کا مجھ کو مثل کر دہ ذات خاصہ اپنی کے قبول و منظور ہو اور ہوگا انتہا مختار نامہ عام لکھد یا کہ سند ہو اور وقت حاجت کے کام آوے امر قوم ۱ - مارچ ۱۹۰۹ء

جگوان داس پٹاری موضع گروہ پرگنہ آہا قلعہ خود
عبد القفور خان و خدار و لر صندل خان و روری میر قلعہ خود
محمد خان ولد غلام حسین خان قلعہ خود

وکالت نامہ

وکالت نامہ اسکو کہتے ہیں کہ جو کوئی اپنے مقدمہ کی خبر گیری و پیروی و سوال و جواب و دستاویز پیش کرنے کے واسطے کسی وکیل مقرر کرے وکالت نامہ لکھد یا اگر بجائے لفظ وکیل کے لفظ مختار لکھو تو وہ مختار نامہ خاص ہو جاتا ہے مثال وکالت نامہ

میں رحیم اللہ خان ولد کریم اللہ خان قوم شیخان ساکن موضع گروہ پرگنہ ہار ضلع بلند
 کاہون جو کہ منقرنے دعویٰ پانچسور و سپہ کا عدالت منصفی بلند شہر میں بنام علیم اللہ خان
 ولد عظیم اللہ خان ساکن موضع مذکور کے دائر کیا ہو لہذا اپنی جانب سے عبد الرحیم خان
 وکیل عدالت دیوانی کو وکیل مقرر کر کے اقرار کرتا ہوں کہ وکیل موصوف جو اس
 مقدمہ میں پیروی یا سوال و جواب کریں یا کوئی ثبوت کاغذی داخل کریں یا واپس
 لیوں وہ سب ساختہ پرداختہ وکیل موصوف کا مثل کردہ ذات خود مجھ کو قبول و
 منظور ہے یہ وکالت نامہ اس واسطے لکھ دیا کہ سند ہو المرقوم ۱۳ مارچ ۱۸۹۲ء

رحیم اللہ خان مدعی
 بلدیہ پور شاہ و قلعہ خود احمد اللہ محمد وکیل
 قلعہ خود

امانت نامہ

امانت نامہ اسکو کہتے ہیں کہ جو کوئی کسی کی چیز اپنے پاس امانت رکھ کر دتا دین لکھ دے مثال اسلی یہ ہے
 میں حافظ کریم الدین بیٹا حاجی نجم الدین قوم شیخ ساکن قصبہ کلا نور ضلع روستہ کا
 ہوں جو کہ مولوی قطب الدین صاحب خلیف مولوی رفیع الدین صاحب سکنہ
 قصبہ مندرجہ عنوان نے ایک ہزار روپیہ کلدار کے آدمے اُسکے پانچسور و سپہ پوتی
 میں میرے و نیز اشخاص مندرجہ حاشیہ کے رو برو کر ایک کیسہ میں رکھ کر میرے
 کر کے منقر کے پاس امانت رکھی ہیں جو وقت چاہیں مجھ سے لین مجھ دینے میں کچھ غند
 نہ ہو گا اگر وہ مر جاوین تو ان کے بیٹے فیض الدین کو دے جائینگے اگر منقر مر جاوے
 تو میرا بیٹا شرف الدین امانت مذکور عند الطلب مولوی صاحب صوف کو دے گا
 یہ امانت نامہ اس واسطے لکھ دیا کہ سند ہو اور وقت ضرورت کام آدمی المرقوم ۱۳ مارچ ۱۸۹۲ء

حافظ کریم الدین
 مولوی رحمت علی
 حاجی محمد خان قاضی رفیع الدین
 قلعہ خود

سرخط

سرخط دو قسم کے ہیں ایک تو یہ کہ جو کوئی کسی کا مکان بکرا یہ لیکر دتا دین لکھ دے اور اسکو گرا یہ نامہ بھی کہتے ہیں اور دوسرا
 یہ کہ رتنی لوگوں کو نوکر رکھ کے ان کی نوکری کا کاغذ لکھے مثال سرخط مکان یہ ہے۔
 میں حسن علیخان تحصیلدار متعینہ تحصیل انوپ شہر کاہون جو کہ میں نے ایک حلیہ بنی

ہزار می ولد گزاری می قوم بقال ساکن بازار قبضہ کلا نور مدعی
بنام گرو دھاری می پسر دار می قوم حجام سکنہ قبضہ مذکور مدعا علیہ

دعو
دلا پانے مبلغ دوسو روپیہ اصل مع سود

غریب پرور سلامت

جو کہ فدوی نے دعویٰ مندرجہ عنوان بنام مدعا علیہ اس عدالت میں کیا ہوا اور عدالت
ہذا سے تاریخ ۲۰ مارچ سال روان مقرر ہو کر اطلاع نامے بنام ہم فریقین بغرض ضرعی عدالت جاری ہو
میں آج مدعا علیہ مذکور نے زبردستی مجھ مدعی کو دیگر راضی کر لیا میں نے اسکو خرچہ چھوڑ دیا اب اس کے
ذمے میرا کچھ باقی نہ رہا امید کہ مقدمہ زیر تجویز سے خارج فرمایا جاوے فقط
فدوی ہزار می بقال سکنہ کلا نور مدعی معروضہ تاریخ فلان

تقسیم نامہ

نور محمد خان فیض طلبان پسران اشرف علی خان قوم راجپوت مسلمان مینداران موضع خیال پور
پرگنہ کمال پور ضلع اقبال پور کے ہیں جو کہ بست بسوہ موضع خیال پور و مکانات و باغات
وغیرہ جو اس موضع میں واقع ہیں بلا شرکت غیرے ملکیت ہم دونوں بھائی کی ہیں اب ہم
بخیال دفعہ ختم و نزاع آئندہ کے بحالت صحت نفس و ثبات عقل مصلحت دیکھ کر فیاض
خو و یوین جمعند می خرہ بند بست موضع مذکور کی دو محال کر لی ہیں نیز جملہ اثاثہ منقولہ
وغیر منقولہ بعد مساوی کرنے اسکی مالیت کو حصہ مساوی ہم دونوں پر حسب تفصیل مندرجہ ذیل و فرد
منسلک کے تقسیم ہوئی اور اپنا اپنا حصہ پر قبضہ کر لیا سال آئندہ یعنی ۱۲۹۹ ف سال گذاری سہری
جدی جدی ادا کر نیلے اور ایک ایک فرد اس تقسیم نامہ کی مع ان دو فرد کے کہ جو دو کاغذ
جدا گانہ پر مرتب ہو کر سہرہ تقسیم نامہ ہذا میں ان میں حاجت حصص مساوی مالیت کل جائیداد
منقولہ وغیر منقولہ و راجع ہر ہم متقران کو پاس ہو کر مطابق اس تقسیم کے محکمہ کلکٹری میں درخواست فیک

نور محمد خان فیض طلبان پسران اشرف علی خان قوم راجپوت مسلمان مینداران موضع خیال پور
پرگنہ کمال پور ضلع اقبال پور کے ہیں جو کہ بست بسوہ موضع خیال پور و مکانات و باغات
وغیرہ جو اس موضع میں واقع ہیں بلا شرکت غیرے ملکیت ہم دونوں بھائی کی ہیں اب ہم
بخیال دفعہ ختم و نزاع آئندہ کے بحالت صحت نفس و ثبات عقل مصلحت دیکھ کر فیاض
خو و یوین جمعند می خرہ بند بست موضع مذکور کی دو محال کر لی ہیں نیز جملہ اثاثہ منقولہ
وغیر منقولہ بعد مساوی کرنے اسکی مالیت کو حصہ مساوی ہم دونوں پر حسب تفصیل مندرجہ ذیل و فرد
منسلک کے تقسیم ہوئی اور اپنا اپنا حصہ پر قبضہ کر لیا سال آئندہ یعنی ۱۲۹۹ ف سال گذاری سہری
جدی جدی ادا کر نیلے اور ایک ایک فرد اس تقسیم نامہ کی مع ان دو فرد کے کہ جو دو کاغذ
جدا گانہ پر مرتب ہو کر سہرہ تقسیم نامہ ہذا میں ان میں حاجت حصص مساوی مالیت کل جائیداد
منقولہ وغیر منقولہ و راجع ہر ہم متقران کو پاس ہو کر مطابق اس تقسیم کے محکمہ کلکٹری میں درخواست فیک

مکتوب جلاگاہ دولون محال کی مرتبہ کر کے جمعیت علی علیہ السلام کو روایا میں اب انہ کو ہم
 متقران میں کسی کو یا ہمارے وارثوں کو خلاف شریعت مندرجہ اس قسم نامہ کے اختیار تفریق نہ کرے گا
 تقسیم نامہ شہادت کو اب ان جاتیہ اس واسطے مرتب ہوا کہ سند ہوا حاجت کی وقت کام اور المرقوم ۱۲ مارچ ۱۸۹۲

محرم الحرام ۱۲۸۲
 ۱۲ مارچ ۱۸۹۲
 ۱۲ مارچ ۱۸۹۲

اقرار نامہ ثالثی یعنی بیچاپیت نامہ

ہم کہ وزیر علی ولد امیر علی مدعی و عبد الصمد خلف عبد الاحد مدعی علیہ ساکنان شہر لکھنؤ علی
 اشرف آباد تھانہ چوک چوکی بھلی گنج کے ہیں جو کہ درمیان ہم متقران کے بابت جائداد متروکہ
 شیخ غلام علی مرحوم کے نزاع اور مناقشہ ہر لکھنؤ بالفہمائش بعض عزیزان و دوستان و
 رؤسائے شہر بحالت صحت ذات و ثبات عقل بلا جبر و اکراہ بدرستی ہوش و حواس و مضامین
 و صواب پیدا خود ہوا اقرار کرتے اور لکھے دیتے ہیں کہ ہم متقران نے واسطے فیصلہ تقسیم جائداد
 متروکہ مذکورہ بالا کے شیخ جواد علی و شیخ خدا بخش و مولوی عبد الکریم صاحبان
 ساکنان شہر لکھنؤ کو بیچ و ثالث مقسم کیلئے
 اور یہ اقرار نامہ ثالثی تحریر کر دیا کہ جو کچھ بیچ صاحبان مقدمہ مذکور الصمد
 فیصلہ کرینگے وہ ہر صورت اور ہر حالت میں بلا کسی عذر و حیلہ کے ہم کو قبول و منظور ہوگا
 اور اس فیصلہ نامہ سے کسی قسم کا ہم فریقین یا تخلاف نہ کرینگے اور اگر ہم میں سے کوئی
 فریق کسی قسم کا عذر و حیلہ کرے وہ قابل سماعت کسی عدالت کے نہ ہوگا لہذا چنانچہ
 بطریق اقرار نامہ ثالثی کے لکھ کے اقرار نامہ ہذا حوالہ بیچ صاحبان موصوفین بالا
 کر دیا کہ سند ہوا اور وقت بیچ کام آوے فقط المرقوم فلان ماہ و سنہ فلان

وزیر علی علی خود
 عبد الصمد علی خود
 صاحبان و لکھنؤ
 وزیر محمد ولد نور احمد

(نوٹ) اگر مقدمہ عدالت میں دائر ہو چکا ہو تو تاریخ و ماہ و سنہ اذ قال دعوی و نمبر مقدمہ بھی لکھ دیا جائے
 اور جاہن یہ بھی لکھ دین کہ اتنی مدت میں ثالث صاحبان فیصلہ کر دیں۔
 صفحہ ۱۷ نے التزاماً وہ کاغذات جنکی تحریر کی ضرورت پیش آیا کرتی ہے اس کتاب میں لکھ دیے ہیں مگر بعض قسم کے
 کاغذات مثلاً اقرار نامہ ثالثی و حاق نامہ وغیرہ کے جوہر دیکھتے ہیں سے موافق رہتا رہتا کہ اس واسطے اقرار نامہ ثالثی
 کے حاق نامہ وغیرہ کی ضرورت باقی نہ رہی تھی لہذا صرف اقرار نامہ ثالثی کے لکھ دینے پر مطلع نامی نے اکتفا کیا اور نامی

ساتویں فصل میں ذکر خاتم کتاب

الحمد لله رب العالمین کہ یکشنبہ کے روز تیسرے ۲۴ ذی قعدہ ۱۳۱۲ھ مطابق ماہ اپریل ۱۹۹۵ء کو یہ کتاب رقعات عنایت علی بعد نظر ثانی درست ہو کر زمانہ میں یادگار محب محمد عنایت علی کی ہوئی ہے من نوشتم صرف کردم روزگار من نام این باند یادگار

اعلان

یہ مصنف نہایت صیاف باطنی و اجازت دیتا ہے کہ جو صاحب چاہے اس نسخہ ہذا کو چھپو اگر فائدہ اٹھائے لکھ

مصدر الطاف و انوار و توفیق انہی جمیع خیرین و نیکو خاندان ہر یہ انشا بس نہایت ہی سلیس اسکا املا علم کی املاک ہر طرز تحریر اسکا لاثانی ہوا ہند میں ہم طرز یہ کتب نہیں جب میں جانوں سکھو ہر اہل و کا یون تو تصنیف اکثر او میں چاہی استاد کوئی باصفا	ہم خلیق و ہم شفیق و ہم رفیق ہیں کلا توری عنایت علی قاعدہ اور روز مرہ میں نفیس جان لو کہ تمہیں دراک ہر لو خریدار و ستون و ذرا جسکو دعوی ہو لکھو باقیین جس نے ہم طرز اس کے قلم لکھا لیکن اس کے بھی درے طو میں شروع لڑکے کو کریم کتاب کہہ چکا اب چل تو بلرامی حید	قدردان کجیہ علم و سخن انکی ہی تصنیف ہی ہے کتاب اسکا ہر فقرہ ہر فقرہ نشان مختصر فقرہ میں اور مطلب کثیر سادہ بن اسکا مجھ مرعوب ایک ورقہ مجھ لکھا دکھا راست باز و راست کو مانو دیکھی ہیں میں بھی ان کتاب تا کہ سارے قاعدہ علم کو دیکھو وہ پڑھتا ہے کیا عجیب	اہل اسلام و ان نیکوین در اصل اپنا نہیں لکھی جواب حاصل رو دین ہر کیا تو الغرض انشا ہوئی یہ منتظر طالب علموں کیلئے یہ خوب ہو ہو اسکی عبارت سہل یہ سخن بجائے میرا جانو لیکن رو دین نہیں اسکا خادمی کریں سیکھو خدمت
--	---	---	---

خاتم الطبع

بعد حمد نشی کن فکان و نعت سرور النش جان پڑھے لکھوں کو نوید تازہ و نشید بے اندازہ سنانا ہوں کہ
کتاب فوائد انتساب مطبوع خاص و رقعات عنایت علی نام مولفہ جناب نشی محمد عنایت علی
خالصا حب ام فیوضہ رئیس قصبہ کلا توری ضلع روہتک شریف میں بارہ ماہ بیج الاول ۱۳۱۲ھ مطابق
ماہ ستمبر ۱۹۹۵ء قطب الدین احمد پروپرائٹر پبلشر نامی پریس لکھنؤ کے استہام مطبع ہوئی

